BROWN

BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY

OU_222627

UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵ ۴۳۱۴ Accession No. 21243

Author ب ع

Title بادشاہ محل سیاحی عشاق

This book should be returned on or before the date last marked below.

فہرست کتب معروف درسی وغیرہ

پارہ عم	پارہ الم	پارہ سیقول	پارہ تلک الرسل	پارہ لن تنالوا	پارہ والمحصنت
پارہ لایحب اللہ	پنجسورہ مترجم اردو	الف بای فارسی	انشاء خرد افروز	مصدر فیوض	نسخہ تعلیمیہ
اللہ خدائی	ہفت ضابطہ	کریما	مامقیمان	خالق باری	دستور الصبیان
انشاء فائق	دستور المکتوبات	انشاء خلیفہ	انشاء دلکشا	انشاء عجیب	انشاء طاہر وحید
انشاء مادھورام	انشاء فیض رسان	انشاء بہار عجم	پنج رقعہ	کریما مترجم	آمد نامہ
مینا بازار	گلستان	سکندر نامہ	انوار سہیلی	ابو الفضل	قصائد عرفی
قصائد بدر چاچ	مرزا قتیل	نیرنگ عشق	عبد الواسع	کلیات نظم غالب	رقعات بیدل
کلیات نثر غالب	عطر بہار	رسائل طغرا	توقیعات کسری	بہار دانش	دستور پارسی آموز
ہفت پیکر	رقعات عالمگیری	چہار گلزار	گلستان مترجم	بوستان مترجم	پندنامہ فرید الدین عطار
قواعد بغدادی	تشریح الحروف	سکندر نامہ بحری	قائم نامہ	وزیر نامہ	مرۃ العروس
توبۃ النصوح	قصہ بہرام گور	وفات نامہ	قصہ ماہ رمضان	قصہ شاہ روم	بارہ ماسہ وہاب
قیامت نامہ	معراج نامہ	چہل رسالہ	نورتن	شگوفہ محبت	مثنوی عالم
زہرہ بہرام	گلشن جانفزا	نور نامہ	معجزہ آل نبی	آرائش محفل	طوطا کہانی
گل صنوبر	نامدین اردو	صبح کا ستارہ	لڑکوں کا کھیل	گفتگو نامہ	باغ وبہار
گل بکاولی	شاہنامہ اردو	گلزار نسیم	اندر سبھا امانت	اندر سبھا مدارلال	مثنوی میرحسن
یوسف زلیخا اردو	ایجاد رنگین	نقل محفل	نقل مجلس	آیات بینات	مسکت لامذہبان
تردید کذاب	اثبات الاستمداد والسماع بجواب المستفیدیہ الاسماع	رجوما للشیاطین	فتح الاسلام	نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی
تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اعجاز عیسوی	اعجاز محمدی	بحر طلسم
دریای طلسم	چشمہ طلسم	عملیات نادرہ	آفتاب نجوم	حقیقۃ الصلوٰۃ	راہ نجات
مالابد اردو	حیرۃ الفقہ	ہزار مسئلہ	مفتاح الجنۃ	مجموعہ ہزار مسئلہ	حزب البحر مترجم
ظفر جلیل شرح حصن حصین	درود تاج مع ترجمہ	توشۂ عقبےٰ	دعای قنوت	بہار خلد	چہل حدیث
کریم اللغات	متوسط اللغات	اغلاط الفراح	دیوان لطف	دیوان سید	دیوان محسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

للہ الحمد کہ دیوان فصاحت ترجمان بلقیس دوران مخدرہ عظمیٰ نواب دلشاد محل صاحبہ دام اقبالہا

نیازِ عشاق

۱۳۰۲ھ

بار دوم

بعد نظر ثانی جناب موصوفہ دام حشمتہا باز دیاد چند غزلیات باہتمام تمام

در مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ زیور طبع

اردو نظم U1243
U891.4314
A44B

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل ردیف الالف اول

محو نظارۂ نگار رہا / تیر مژگان جگر کی پار ہوا
شمع عارض کا دیکھکر جلوہ / مثل پروانہ دل نثار ہوا
صبح کی دینے کروٹین لیکر / رات کو دل جو بیقرار ہوا
شب فرقت مین وقت تنہائی / غم محبوب غمگسار ہوا
آنکھ ہوتی ہی چار اوس گل سی / عشق میرے گلے کا ہار ہوا
لاکھ جی سی فدا ہوئی لاکھون / اوسکی جوبن کا جب اوبھار ہوا
شکر خالق کہ بعد مدت کی / عاشقون مین مرا شمار ہوا

صاف وو نکڑی ہو گیا وہ دل | تیغ ابرو کا جسپہ وار ہوا
مثل آئینہ اب جو حیران ہی | کیون دلا اوس سی تو دوچار ہوا
انکھین مجھسی جو تم چراتی ہو | کیا نیا پھر کسی سی پیار ہوا
قدر اوس شخص کی دوچند ہوئی | اس جہان مین جو مالدار ہوا

غزل دوم

تیر مژگان سی آپ کی عالم
مرغ دل پہلے ہی شکار ہوا

ہو کر خفا جو مجھسی وہ رشک قمر گیا | مین جیتی جی وفور غم سی مر گیا
بیدل ہوا ہون کیون نہ ہی مجھکو اضطراب | حیرت مین ہون کہ یہ دل وحشی کدھر گیا
وہ مجھسی بعد ترک ملاقات کہتا ہی | لو اب تو خوش ہوئی کہ ہمیشہ کا شر گیا
مشہور ہی کہ وصل سی تسکین ہوتی ہی | مجھکو ہوا قرار نہ درد جگر گیا
کہتا ہی مجھسی آج وہ گلرو جو ہوش مین | نشہ ہماری عشق کا شاید اوتر گیا
لایا جواب خط نہ زبانی خبر کہلی | کیسی گھڑی وہ تھی کہ مرا نامہ بر گیا
دیکھا کسی نے یہ بہی تماشا ہوئی گا | دل لیکی میرا صاف وہ ظالم مکر گیا
ملک عدم کا حال کسی نی نہ کچھ کہا | آیا نہ پھر وہان سے جو بہر خبر گیا
دیکھا جو مینی صحبت اغیار مین اوسی | شرمندگی سی پھر نہ پھرا ابھی گھر گیا

غزل سوم

عشق بتان سی ہاتھ جو عالم اوٹھا لیا
شکر خدا کہ جان کا خوف و خطر گیا

دل لگا کر بہت خراب ہوا — کہ جگر غم سے آب آب ہوا
غم سے فرصت نہ ایک آن ملی — مفت ضائع مرا شباب ہوا
خانہ جنگی ہوئی نہ عشق کی کم — کبھی اسکا نہ سد باب ہوا
دوست بھی ہو گئی عدو افسوس — کیا زمانے کا انقلاب ہوا
میری رونی پہ ہنس کی وہ بولی — عشق کیا جان کا عذاب ہوا
ایسی کیا ہو گئی خطا یارب — اوسکو مجھ سے جو اجتناب ہوا
دیدۂ تر کے سامنے آ کر — نہ مقابل کبھی سحاب ہوا
گر نہیں عشق سے نہ پائی نجات — جلتی جلتی جگر کباب ہوا
دیکھی رخسار یار کی جو چمک — شرم سے زرد آفتاب ہوا
شکر صد شکر بعد مدت کی — آج وہ یار بے حجاب ہوا

غزل — چہارم

ہجر مین اوسکے اتوا ای عالم
خواب آنکھوں مین اپنی خواب ہوا

تیغ ابروسی اگر ہو گا اشارا آپکا — ہی یقین پانی بھی مانگی گا نہ مارا آپکا
دلسی سمجھین گی غنیمت ہم نظارا آپکا — دیکھنا ہو گا میسر گر دوبارا آپکا
کبر زیبا حسن پر ای ماہرو ہی آپکو — اوج پر رہتا ہی ان ذرون ستارا آپکا
قدر الفت کی ہماری ہو گی دشمن آپکو — ایکدل ہو جائیگا جبدن ہمارا آپکا
جنبش ابرو یہ کہتی ہی کہ دلکی پار ہون — کون سمجھا ہی سوا میری اشارا آپکا

آپ گر جا ملین غیرون سی میری سامنے
یہ ستم ہرگز نہین دل کو گوارا آپکا

ترک ہمسی غیر سے ملنا ہوا مدِ نظر
ہو گیا مطلب ہویدا آج سارا آپکا

خوب کرتی ہین جو کچھ کرتی ہین کیا صاحب کو غم
جان اپنی دینگی ہم کیا ہی اجارا آپکا

غزل

اب نہ سینیگا کبھی عالم سی شکوہ تا بہ عمر
ہوگا بس انصاف محشر مین ہمارا آپکا

پنجم

خوب لیدل نہین ہونی کا قرینا اپنا
کور ہووی نہ کہین دیدہ بینا اپنا

بڑہگیا ہی مرض ہجر یہ ای رشکِ مسیح
مرگ آسان ہی دشوار ہی جینا اپنا

خاک صحرا کی یہ چہائی کہ ہوا کام تمام
عین خشکی مین ہوا غرق سفینا اپنا

مثلِ خورشید ہر اداغ جگر ہی روشن
صبح ہو جای کرون چاک جو سینا اپنا

ہم بھی ہین اہلِ وفا خون بہائینگی ضرور
جبجگہہ آپ گرائین گی پسینا اپنا

اپنی ہمراہ نہ لیجائینگی جز درد ہم داغ
چھوڑ جائینگی جو دنیا مین دفینا اپنا

دلسی تا مرگ نہ جائینگی غم درد و الم
چرخ کیا کیا نہ دکھائیگا قرینا اپنا

پی پی میکدہ دہر مین ہم ہین سرشار
ساقیا رہنی دی تو ساغر و مینا اپنا

نقش ہر دلپہ ترا نام یہ ہی باعثِ فخر
ہمسر مہر سلیمان ہی نگینا اپنا

عین گریہ مین تمنا ہی کہ ہو کام آخر
غرق ہو جوشش طوفان مین سفینا اپنا

غزل

خواہش زر نہین عالم مری دلکو واللہ
سکہ داغ سے مملو ہے خزینا اپنا

ششم

سامنا اپنا جو شبکو ماہتاب کا رہا
رات بہر ہمکو تصور روی جانانکا رہا

جب لگا دی چشم تر نی مینہ کی شکو نسی جہڑی
پہر نہ کچھہ تر سبز نظر مین ابر باران کا رہا

ای کمان ابرو بچایا لاکھہ صورت سی مگر
کیا کشش ہی دل نشانہ تیر مژگان کا رہا

کام آیا سر مرا قاتل تری صد شکر ہی
دل نہ اب ممنون ہرگز بار احسان کا رہا

وصل کی بہی اتہہ سی بن وہی آگاہ ہی
کچھہ مزا الفت مین جسکو درد ہجران کا رہا

اپنی گردش سی ہمیشہ تفرقہ انداز ہی
کیا ازل سی دور این گردون گردان کا رہا

جوش وحشت نی یہ عالم کردیا ہی آجکل
پیرہن کیسا نہ ہوش اپنی تن و جان کا رہا

داد مانگینگے وہین ہم بہی تری بیداد کی
ایک سا تیرہ جہان مور و سلیمان کا رہا

غزل

اوس صنم کے عشق مین کی بت پرستی اختیار
پاس کچھہ تمکو نہ عالم دین و ایمان کا رہا

ہفتم

کیا کیون بند میخانہ ہمارا بہر دی پیمانا
پڑہین اشعار رندانہ غزل کہنی ہی مستانا

یقین اس بات کا لانا خدا ہی عالم [illegible]
تصدق تجہہ پہ ہون جانا بہی کہتی ہین مرجانا

سدا رہتی ہین آنکہین تر جنون سی حال ابتر ہی
کہلا مین ہہ کرین در در منا کر مجہکو دیوانہ

بدن لاغر ہی چہرہ فق جگر زخمی ہی سینہ شق
ہی جہل وحشت لق و دق چلین اپنا ہی مستانا

اری ساقی جگر ہی خون ہی نشہ عشق کا افزون
رہین آنکہین سدا ہیگون پیا وہ جام مستانا

ستم جہیلی تری سارے نہ عمری آہ کی ماری
کہی دیتی ہین ای پیاری ابہی لکا تیرا پانا

ستم کرنیلگی بیجد ہوئی عادت تمہاری یہ
مگر سننی لگے شاید صنم غیرون کا بہرکانا

ہر اسر جی کا ہی نقصان کیا او دل نادان — تمہین چلنا ہی بس اس آن سے ای اشک بھر آنا
نکی کچھ قدر جی نہ سمجھی عاشقی میری — کہی گا کیا تمہین کوئی سنیگا جب یہ فسانا

غزل ہشتم

رہون اوسپر فدا ہر دم مئی الفت پیون ہیہم
جہان کا جب تلک عالم رہی آباد میخانا

کیا بہار آئی دل وحشی جو گھبرانی لگا — ہر ستون در کی کیون سر اپنا ٹکرانی لگا
گیسوئی خمدار اوسکی کچھ بل کھانی لگا — سینۂ عشاق پر اک سانپ لہرانی لگا
بام پر کل دفعتہً آیا جو میرا ماہرو — روشنی رخ سی اوسکی مہر شرمانی لگا
ہجر جانان نی ہمارا حال یہ پہونچا دیا — ہر گھڑی سامان قضا کا بس نظر آنی لگا
عشق وہ کافر ہی جسکی ظلم کا پایان نہین — کعبۂ دل کو ہماری بی سبب ڈھانی لگا
کرکی رسوا شہر مین کیون ای دل خانہ خراب — ہمکو باتین ہر کس و ناکس کی سنوانی لگا
بیقراری کیا بیان ہو اس دل بیتاب کی — شور افغان سی ہماری عرش تہرانی لگا
اشک کی طوفان سی یارب کشتی دل بچ نجای — ابر غم کچھ بیطرح دلپر مری چھانی لگا
خود فراموشونکی کیون ہی فکر بیہوشی تجھی — ساقیا اک جام می دیکر جو بہکانی لگا
کونسی آہو نگہ کا ہو گیا مشتاق دل — ہر طرف مثل صبا جو ٹھوکرین کھانی لگا

غزل نہم ۹

ای فلک عالم کو ہجر اک ساقی گلفام کا
چار ہی دن مین کف افسوس ملوانی لگا

رو بصحت نظر آتا نہین بیمار ترا — ای تپ ہجر نجائیگا یہ آزار ترا

دیکھہ کر نبض طبیبون نی دیا مجھکو جواب
مرض عشق نہ جائیگا یہ زنہار ترا

صدمۂ ہجر ہی ای راحت جان عاشق
جلد آ دیر سی ہون طالب دیدار ترا

ایکدن دم مرا گھبرا کی نکلجائیگا
تا بکی ظلم اوٹھاؤن مین ستمگار ترا

او مسیحا سر بالین جو قدم رکھے تو
زندہ ہوجائی ابہی طالب دیدار ترا

عشقمین جان نہ دی کہتا ہی مجہسی ناصح
بیوفا ساری زمانی سی ہی دلدار ترا

کھینچ لایا نہ ادسی جذبۂ دل ہی مجھہ تک
کچھہ بہی دیکہا نہ اثر آہ شرربار ترا

مشتری دلسی مین ہی جی یوسف مصری عشق
مجسا ای زہرہ جبین کب ہی خریدار ترا

غزل	وہ وفا کر کہ جو مشہور جہان مین ہوجائے نام عالم ہی اگر صادق الاقرار ترا	دلہم

اوداس رہنی کا باعث نکچھہ کھلا دل کا
کہان پھنسا مجھی ملتا نہین پتا دل کا

جہان سائی پیک صبا نہین ممکن
ہوا ہی اوس گل تر سی مقابلا دل کا

ہوئی ہی کشتی دل غرق بحر الفت مین
خدا بچائی ہی بیرحم ناخدا دل کا

مری سنبھالی نہین آج یہ سنبہلتا ہی
الٰہی خیر ہو کچھہ ڈہنگ ہی برا دل کا

پھرا ہی جی مرا دنیا کی بیوفائی سی
خدا گواہ ہوا پست حوصلا دل کا

فراق یار سی کیونکر بچیگی جان حزین
کیا ہی درد نی پیدا عجب محاصرا دل کا

ہر اک سی قصۂ درد جگر کہا مین سنے
کیا کسی نی نہ فیصل معاملا دل کا

ہزارون شاہ و گدا اوادی محبت مین
اسیطرح ہوی برباد ہو برا دل کا

یہ بیوفائی کی کاہیکو انتہا ہوتی — جو ابتدا ہی مین کہل جاتا مدعا دل کا

ہمیشہ رنج والم مین بسر ہوئی اوقات — سمجھہ مین آیا نہ کچھہ اپنی ماجرا دل کا

تمام خلق کی رسوائیونسی فرصت ہو — الہی دل ہی مین ہوجای فیصلہ دل کا

اسیکی ہاتہونسی برباد ہوگئی لاکہون — گلہ ہر ایک کری کیون نہ برملا دل کا

گہٹا ہی باغ ہی لبریز مے سی کر ساغر — عجیب حال ہی اس وقت ساقیا دل کا

ملال و رنج و تعب آہ و داغ و درد جگر — عجب ہی کیا جو کرین ملکی فیصلا دل کا

غزل یازدہم

مقام منزل مقصد و دشت ہی عالم
الہی دیکھیے کب طی ہو حوصلہ دل کا

جتا کر مجھے عشق کیا کیجیے گا — لیا دل تو بیشک دغا کیجیے گا

ہمین رنج مین مبتلا کیجیے گا — جو غیرون سی چہپ کر ملا کیجیے گا

محبت نہین یہ فقط دلگی ہے — یقین ہی کہ محشر بپا کیجیے گا

اگر لاکہہ کہیے کہ عاشق ہون تیرا — نہ اک شرط الفت ادا کیجیے گا

تمہاری طرحسی جو ہم بہی نہ بولین — تو پہر ہم ہی اولٹی گلا کیجیے گا

بظاہر محبت اگر آپ کو ہے — تو باطن مین ہمسی دغا کیجیے گا

ابہی سی تو آنکہین چراتی ہین صاحب — اسی منہ سی ہمسی وفا کیجیے گا

زمانی مین نیکی کا بدلا بدی ہے — سوا دل جلانے کے کیا کیجیے گا

خدا کے لئے ایک بوسہ ہی دیدو — بہلا ہی کسی کا بہلا کیجیے گا

نہ مطلب مرا اُٹھا لیے گا ہنسی مین — سخن رد نہ پھر خدا کیجیے گا

غزل — محبت جتاتے ہین عالم وہ ناحق / بہت ایسی باتین سنا کیجیے گا — دوازدہم ۱۲

کسیکو درد خدا دی نہ رنج فرقت کا — کہ آپ مرتا ہی مارا ہوا محبت کا
ہماری جو کہ تہی اغیار اونکو یار کیا — نہ تمکو پاس رہا حیف کچھہ مروت کا
نہ بیوفا تہا وہ ایسا قسم مین کہتا ہون — اثر یہ ہوگیا غیر ونکی اوسکو صحبت کا
کبھی وہ ہوتی ہین خوش گاہ ہوتی ہین ناخوش — نہ ہمکو حال کہلا آج تک طبیعت کا
یہ انتہا کی زمانی نی بیوفائی کی — کہ شرم آتی ہی اب نام لین جو الفت کا
عبث پہراتا ہی بکبک کی سر مرا ناصح — اثر نہ دلکو مری ہوگا کچھہ نصیحت کا
مثال قیس بیابان کوئی بسائین گے — کہ اندنون مین ہی پہر دلکو جوش وحشت کا
ہوا ہی دل مرا مجروح تیغ ابرو سے — جہان مین نہین مرہم ہی اس جراحت کا
وہ آیا گہر مین نہ ہشیار مین ہوا غش سے — بیان کس سی کرون اپنی مین ندامت کا
نہ شبکو ملتی ہو گہر مین نہ ونکو ملتے ہو — ہی کوئی وقت بہی آخر تمہاری فرصت کا

غزل — زمانہ سازیان ایسی بہت سی ہوتی ہین / یقین کیجیو عالم نہ تم محبت کا — سیزدہم ۱۳

اپنی بیمار کا اک روز نظارہ دیکھا — اوسی کبھی بالین پہ گذارا نکیا
اپنی پہلوی مین اغیار کو دی تمنی جگہہ — جا کی انصاف ہی کچھہ پاس ہمارا نکیا

تیر مژگان سی تری کون بچا ای ظالم
خنجر ظلم سی کس دل کو دوپارا نہ کیا

کر دیا نذر تری پاس ہماری جو تہا
ایک دل کہتی تہی سو وہ بہی تو پیارا نہ کیا

صنعت خالق قیوم کرون کیا تحریر
جیسا ایکبار کیا خلق دوبارا نہ کیا

شرط الفت کی یہی تہی جو ادا کی تونی
بہول کر بہی مری مرقد پہ گذارا نکیا

ہو گئی عمر بسر اپنی اسی حسرت مین
نظر مہر سی عاشق کو اشارا نہ کیا

منصفی شرط ہی سب آپکی بیجا ہین گلے
پاس کس بات مین ایجان تمہارا نکیا

نیم بسمل ہمین تا عمر رکہا قاتل نے
تیغ ابرو سی کبہی کام ہمارا نہ کیا

داغ پہ داغ دیی ملکی رقیبون سی مدام
رنج کس روز مرا تمنی گوارا نکیا

غزل چہاردہم ۱۴

رنگ دنیا کے بہت دیکھہ چکی ای عالم
کیا سبب تمنی جو پہر اس سی کنارا نکیا

کیا کہین ہجر مین اوس شوخ کی کیا کیا دیکھا
جو نہ دیکھا تہا وہ آنکھون نی تماشا دیکھا

ڈوبتی نکلی ہین دریا سی ہزارون لیکن
بحر الفت کی نہ ڈوبی کو نکلتا دیکھا

عمر بہر پہر نہ رہائی ہوئی وہ پیچ پڑی
نہ چھٹا دام مین گیسو کی جو ادلجہا دیکھا

رنج کا درد کا اندوہ قلق کا صدمہ
سینہ و دل جگر و روح نی کیا کیا دیکھا

تپ فرقت سی نہ فرصت ہمین اک آن ملی
کچھہ نہ اعجاز ترا ہمنے مسیحا دیکھا

جس زمین پر گذر عشق ہوا وان ہمنی
بید مجنون کے سوا پہر نہ کچھہ اوگتا دیکھا

کیا ازل ہی سی مزا تفرقہ پردازی کا
کبہی اس چرخ نی دو دلکو نہ یکجا دیکھا

غزل	نقد دل دیکی اوسے داغ جگر مول لیا ہی یہ عالم کہین دنیا مین تماشا دیکہا	پانزدہم ۱۵

زلفِ پر پیچ مین دل ایسا گرفتار ہوا چھٹنا دشوار ہوا

بیٹھی بٹھلائی نیا عشق کا آزار ہوا مفت بیمار ہوا

خاک صحرا کی تری ہجر مین چہانی اپنی حیثیت تک نہ ہی

پا ر تلوون سی مری دشت کا ہر خار ہوا کیسا ناچار ہوا

اپنی بیگانون نی لی تیری سبب آنکھ چرا ہی انصاف کی جا

حیف اسیر ہی نہ تو مجھ سی خبردار ہوا اور انکار ہوا

ہمکو دکھلایا ترِی عشق نی جانان یہ اثر نرہی تن کی خبر

اسی الفت کو تری پی کی وہ سرشار ہوا پھر نہ ہشیار ہوا

ہمدم و ہم سخن و مونس و ہمراز و شفیق نرہا ایک رفیق

درد غم مین مرا ایک ہی غمخوار ہوا غم فقط یار ہوا

رات کو تم ہی جو چپ چپ کی چلے جاتی ہو اسکا باعث تو کہو

یہ تو بتلاؤ تمہین کس سی نیا پیار ہوا کون دلدار ہوا

میری باعث سی ہوا تیرا جہان مین شہرا مان احسان مرا

مثل یوسف جو ہر اک تیرا خریدار ہوا گرم بازار ہوا

قدر دانی مری لازم ہی تجہی ای ظالم دی نہ ہیدرِ الم

عاشقون مین تری الفت مین سزا رہوا | ہر سرِ دار رہوا
یار کی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلا | ہمکو عالم بخدا
وای تقدیر کہ وہ یار ستمگار ہوا | اُن پہ سر بار ہوا

غزل شانزدہم ۱۶

خود ہوے رسوا مجھے رسوا کیا | جس جگہ بیٹھی مرا چرچا کیا
عمر گذری ردتی ہجر یار مین | کیا کیا ای عشق تونے کیا کیا
گر یہی قسمت مین صدمے تھی لکھی | ہمکو کیون اللہ نے پیدا کیا
وان ہوا شانہ جو زلفِ یار مین | خود بخود یان دم مرا الجھا کیا
ایک لحظہ بھی نہین دلکو قرار | کیا ہوا ہی مجھکو اس نی کیا کیا
دی جھکی جب نظر اونکو جان و دل | پھر ہوا افسوس ہمنی کیا کیا
وعدہ ہم سے تھا بلایا غیر کو | یہ نیا ڈھنگ آپ نی پیدا کیا
داغ دل کا حال اپنی کیا کہون | مثل شعلہ رات بھر بھڑکا کیا
عشق مین تجھسی گلا ہی ای فلک | ہمکو کس بیرحم پر شیدا کیا

غزل ہفتدہم ۱۷

ایسے نامنصف کو عالم دل دیا
حیف دانستہ یہ تمنے کیا کیا

دلکو بلای زلف مین لا کر پھنسا دیا | روز سیاہ چرخ نی ہمکو دکھا دیا

جو دوست تھی وہ دشمن جانی نظر پڑی
سبکا خدائی ہمکو تماشا دکھا دیا

مدت کی بعد قدر ہماری یہ اوسنی کی
پہلو سی اپنے غیر کو فوراً اوٹھا دیا

جھوٹون بھی ایکدن نہ لکھا اونی خط شوق
افسوس یک قلم ہمین دلسی بھلا دیا

تھی آرزو نہ قدموسی تا مرگ ہون جدا
پر کیا کرون نصیب نی تجھسی چھڑا دیا

افسوس اوسکی دلمین نہ آنا اثر ہوا
آہون نی میری چرخ برین کو ہلا دیا

سنگ جفا سی شیشۂ دل چور کر دیا
ساقی نی طرز عشق جہانسی اوٹھا دیا

صد شکر بعد مرگ یہ برآئی آرزو
دنیا کی رنج و غم سے خدا نی چھڑا دیا

غزل

عالم نہ وہ بھی اپنا ہوا جای حیف ہی
لطف حیات واسطے جسکے مٹا دیا

ہیچمدان

ثابت ہوا یہ دل ہی گرفتار کسی کا
ہی وردِ زبان نام جو ہر بار کسی کا

بیوجہ نہین حال دل اپنا متغیر
شاید کہ ہوا عشق نمودار کسی کا

بیتابی سی بل کھانے لگا کیون دل بیتاب
یاد آگیا کیا گیسوی خمدار کسی کا

تا زیست ہائی نہین ہوتی ہی الم سی
خالق نکری طالب دیدار کسی کا

باندھی ہی کمر قتل پہ بیجرم جو تونی
خون ہو گا تری سر یہ ستمگار کسی کا

گو لاکھہ طرح عشق جتائی کوئی اپنا
ہو گا نہ پذیرا کبھی اظہار کسی کا

کب سنتا ہی عیار نصیحت کو کسیکی
قائل نہین دنیا مین جفاکار کسی کا

یوسف کی ہوئی قدر زلیخا کو وگرنہ
ہی کون زمانی مین خریدار کسی کا

شاید کہ اوسے وصل صنم ای میسر
ایسا ہی جو ہو طالع بیدار کسی کا

انصاف سی اب تو ہی بتا دی مجھی بلبل
دل لگتا ہی گلشن مین بہی بن یار کسی کا

ہر وقت یہی خالق اکبر سی دعا ہی
یارب نہ جدا ہو کبہی دلدار کسی کا

غزل نوزدہم ۱۹

یہ یاد رہی میری نصیحت تمہین عالم
خون لیجیو سر پر نہ خبردار کسی کا

قدم اوسدم در جانان پہ بیخوف و خطر رکہنا
کہ جب ایدل ہتیلی پر مثال شمع سر رکہنا

مجھی منظور ہی زیر قدم گر ای قمر رکہنا
تو مجھ پہ مہربانی کی ہمیشہ تو نظر رکہنا

قدم سر کے نہ پیچھے معرکہ سی عشق کی ایدل
ہمیشہ تیر مژگان کی لیے سینہ سپر رکہنا

اگر وہ مہربان ہو کر جواب خط لکھی مجھکو
برابر جان کی اپنی اوسی تم نامہ بر رکہنا

نہ ٹوٹی تار اشکون کا فراق یار مین ایدل
مثال ابر باران چشم کو ہر وقت تر رکہنا

نہیں دیتا مجھکو درد دل اکدم کی مہلت
تڑپتا ماہی بے آب سا شام و سحر رکہنا

نہین ہم لہو و لعب سی منع کرتی ہم تجہی لیکن
ہماری دل کی ہی بہر خدا ای جان خبر رکہنا

دکہا کر چار دن کی چاندنی کیجیو نہ روپوشی
قدم سی گہر مرا روشن ہمیشہ ای قمر رکہنا

رقیبون کی نہ بہر کانی پہ تم آنا ای قمر ہرگز
غریبون پر بہی اپنی مہربانی کی نظر رکہنا

فلک بہر خدا گرد کدورت صاف کر دیسی
نہین اچھا میان عاشق و معشوق شر رکہنا

بنا دی ہمکو قاتل قتل کا کسکی ارادہ ہی
نہین بیکار اس شمشیر کا زیب کمر رکہنا

نہ لانا آہ لب پر ایدل سوزان قیامت تک
یہ لازم ہی کہ سینی مین نہان آہ شرر رکہنا

کیسن غیر فصل مین گل تازہ کھلائین گے
نہین اچھا ہی مصاحبت نہین ہون پر کہنا

نہ ٹہرے چلنا پھنسا نکی لئی ان سگنا ہو نکی
بس ای زلف رسا اپنی بلا ہین کمر کہنا

اثر ظلم ہی صیاد تیرا موسم گل مین
قفس مین بلبل ناشاد کو بی بال و پر کہنا

ہنسی سے گر کبھی چھیڑا تو جھنجلا کر وہ کہتی ہین
خدا کیواسطی ای گریبان اپنی ادھر کہنا

نہین ہاتو منہ لگی چھین سنے کا قصد کرتے ہو
بہت مشکل ہی ای دلبر کسیکو اپنا کر کہنا

ستایا کیا ہمین ہنی جو منہ ہنسی پہر اینٹھی
ذرا پی رنجی ہی یاد اپنی ای قمر کہنا

نہونا حکم سے باہر کبھی تا زیست اختر کے
ہمیشہ جادہ طاعت پہ عالم اپنا سر کہنا

غزل بشستم

اودھر گیا چین مین ہو کی جو دلبر میرا
نہ رہا قابو مین نہ ہرگز دل مضطر میرا

بی سبب قتل پہ کیون کمر باندھی ہی
دشمن جان ہوا کیون وہ ستمگر میرا

کیا کہون کسنے دکھائی مجھی راہ الفت
ہو گیا جان کا دشمن دل رہبر میرا

پوچھہ تو قیس سے جا کر مری بیتابی کو
کہ رہا ہی وہ شریک الم اکثر میرا

آتش عشق سی دل اٹھہ پہر جلتا ہی
شمع سان سینہ فانوس کی اندر میرا

ہل گیا عرش مین کانپ اوٹھی دہشت سے
برق کی طرح جو تڑپا دل مضطر میرا

جبکہ عیسی ہی مرا مجھہ سے خفا ہو جاے
حال دل کیون نہو ہیجان بہتر میرا

مثل بلبل کے کیا کرتا ہون نالی پیہم
جیسے پوشیدہ ہی مجھسی وہ گل تر میرا

تو ہی بتلا دی مجھی باد صبا بہر خدا
در جانان پہ گذر ہویگا کیونکر میرا

کو بکو آہ پھرا ہو کریں در در کہیں
دیکھوں کیا آگے کہا تا ہے مقدر میرا

بھولے یہ استقدسی اپنی چمن میں شمشاد
باغ میں آئی اگر سرو صنوبر میرا

منتخب چاہنے والوں میں کیا ہے اونے
نام ہے عاشق صادق سر دفتر میرا

رحم قاتل کو مری حال پہ آیا آخر
رو دیا دیکھہ کی ظالم تن لاغر میرا

غزل

تارے گن گن کے سحر ہوگئی ہکو عالم
سر افلاک نظر آیا جو اختر میرا

بست و یکم ۲۱

دل اگر میرا نہ اوس حور پہ شیدا ہوتا
بخدا ساری زمانے میں نہ رسوا ہوتا

عشق گر چہرے سے میری نہ ہویدا ہوتا
یوں جہان میں نہ ہر اک سو مرا چرچا ہوتا

مرض عشق سے واللہ میں اچھا ہوتا
سر بالیں جو مرا رشک مسیحا ہوتا

اسطرح کیوں دل بیتاب تڑپتا ہر دم
اپنی قابو میں جو ایجان کلیجا ہوتا

گر تری شربت دیدا سے ہوتی سیراب
کیوں یہ وان اشکوں کا ان آنکھوں سے دریا ہوتا

اشک بہتا ہے مری واسطے اکسیر
ضبط کرتا غم گیسو میں تو سودا ہوتا

تجھکو خالق نے کیا یوسف ثانی ایجان
کیوں نہ میں دل سے فدا مثل زلیخا ہوتا

گھر مرا نور قدم سے جو نہ روشن کرتا
ماہ کامل کا مجھے وسپہ نہ دھوکا ہوتا

مجھسے کہتا ہے مری دل کو بھی ہوتی تاثیر
مہربان عشق اگر آپ کا سچا ہوتا

حیف اکدن بھی نہ دنیا میں اوٹھائی راحت
کاش اس سے تو میں عالم میں نہ پیدا ہوتا

شکل گر میری تعشق کی نہ ایسی ہوتی
آج عالم نہ کوئی محو تماشا ہوتا

غزل بست و دوم ۲۲

پھنس گیا دل کس طرح یارب کروں تدبیر کیا | دیکھوں دکھلاتی ہی اب مجھکو مری تقدیر کیا
ہل نہیں سکتا در جاناں سی جو تو اک قدم | پڑ گئی الفت کی اے دل پاؤں میں زنجیر کیا
خود بخود جو مرغ دل پہلو میں بسمل ہو گیا | ابروؤں کی یار نی کھینچی ہی پھر شمشیر کیا
ہوں تمہیں نزدیک اے قاتل اگر تقصیروار | سر مرا موجود ہی پھر قتل میں تاخیر کیا
جرم رسوائی پہ ہی فکر سزا مجھکو عبث | جسکا دل قابو سی باہر ہوا اوسی تعزیر کیا
لیگیا دل کھینچ کر با تو نہیں وہ ظالم مرا | یوں کریگا کام کوئی طفل باہی گیر کیا
رحم میری منتوں پر بھی تجھی آیا نہ کچھ | تو ہی بتلا اب کری یہ عاشق دلگیر کیا
ابتلک آیا نکیوں یارب مری خط کا جواب | چاک کر ڈالی خفا ہو کر مری تحریر کیا
کیوں ضیا سی اوسکی رخ کی ہو نہ کاہیدہ ہلال | میری مہ کے سامنی اوس ماہ کی تنویر کیا
غیر تمہیں دلواتا ہی مجھکو عبث تو تا ہجا | کوچۂ جاناں میں عاشق کی بھلا توقیر کیا
لوح دل پر نقش جسکی نقشہ لدا ہو | اے دل ناداں اوسی پھر چاہت تصویر کیا
جسنی دیوانہ بنا مجھکو پھرایا دربدر | رحم میری حال پر آئیگا ولی بے پیر کیا
اوس سی گر کہتا ہوں مر جاونگا تیری عشق میں | ہنس کی کہتا ہی جاہل سی کروں تقریر کیا

غزل بست و سوم ۲۳

جذبۂ دل کھینچ لایا اوسکو عالم یاں تلک
اب نہ کہیں گا کہ ہی یہ آہ بے تاثیر کیا

باغ تہا وہ یار تہا بادِ صبا تہی مین نہ تہا
قلقلِ مینا و مطرب کی صدا تہی مین نہ تہا

کبہی انصاف گر صاحب تو ہو نہین بیٹہا
باعثِ الفت یہی پاسِ ادا تہی مین نہ تہا

آپ ہی کیون چشمِ عاشق کو نہ تلوون سی ملا
لائقِ پابوس ای جان کیا حنا تہی مین نہ تہا

رکہہ دیا سر زیرِ شمشیرِ جفا پر اُف نہ کی
دیکہہ ای جلاد یہ شرطِ وفا تہی مین نہ تہا

باغ مین گل کہل گیا تہا جو وہ گل پیرہن
یہ فقط واللہ تاثیرِ دعا تہی مین نہ تہا

تیغِ ابرو سی کیا جو سنگ کیون اغیار کو
آپکو منظور گر مشقِ جفا تہی مین نہ تہا

باغ مین وہ ماہ تہا چہٹکی ہوئی تہی چاندنی
گلشنِ فردوس کی سیر و فضا تہی مین نہ تہا

اپنی محرومی کا ای قاتل نکیون افسوس ہو
جب کہ میدانِ علم تیغِ قضا تہی مین نہ تہا

ہوگیا دل دامِ زلفِ یار مین ناحق اسیر
سر لئی تا صبح کوئی نالہ بلا تہی مین نہ تہا

مینی جب پوچہا کہان ہی اب وہ الطاف و کرم
ہنس کی فرمانی لگی مہرِ خدا تہی مین نہ تہا

بی گناہون پر نہین لازم تہی جور و جفا
قابلِ تجویز اس دل کی سزا تہی مین نہ تہا

نارسائی دیکہیی تقدیر کی عالم فدا
تا کمر اوس شوخ کی زلفِ رسا تہی مین نہ تہا

غزل — ردیف الباء — بست و چہارم

کرتا ہی ظالم کیون ستم ایجاد بی سبب
درپی ہوا ہی قتل کی جلاد بی سبب

میرا قصور کیا ہی جو فصلِ بہار مین
کرتا ہی قید تو مجہی صیاد بی سبب

پچھتائیے گا آپ بہت دل میں جانِ جاں — کیجیے مجھی نہ ہاتھ سی برباد بی سبب
پہنچیں نہ پر یہ عشق کی کہتا تھا میں دلا — اک روز قتل ہوگا تو ناشاد بی سبب
کوچے سے یار کی نہ اڑا اے صبا مجھے — کرتی ہے خاک کیوں ہی برباد بی سبب
روتی ہے میری ہنستے ہو خوفِ خدا اگر — ہرگز نہیں تو مری فریاد بی سبب
کھلتا نہیں ہی حال کہ یہ ماجرا ہی کیا — بیداد بھی نہیں ہی پریزاد بی سبب
کیونکر کہوں کہ عشق میں باقی نہیں اثر — استادہ باغ میں نہیں شمشاد بی سبب

کیا آپ کو ثواب ملے گا بتائیے
عالم پہ کر رہی ہو جو بیداد بی سبب

غزل — ردیف الپائی ہندی — بست و پنجم ٢٥

بی سبب مجھ سے جو خفا ہیں آپ — بخدا بر سرِ خطا ہیں آپ
حال کھلتا نہیں کہ کیا ہیں آپ — برق یا شعلہ یا ہوا ہیں آپ
ایک بوسے پہ کرتے ہیں تکرار — کتنے واللہ بدمزاج ہیں آپ
ہم سے انکار کا سبب کہیے — ہجر میں کسکے مبتلا ہیں آپ
ہی جو ہر وقت صحبتِ اغیار — ہم سے کیا بر سرِ دغا ہیں آپ
ہی یقین نرم دل ہوں باطن میں — گو کہ ظاہر میں پرجفا ہیں آپ
بحرِ غم سے بچا لیا مجھکو — کشتی دل کے ناخدا ہیں آپ

گو نہین دعوی مسیحائی
پر ہمارے لیے دوا ہین آپ

دی خدا نے وہ آبرو ایجان
گوہر معدن وفا ہین آپ

گو کہ ظاہر مین دور ہین مجھہ سی
پر مری دل سی کب جدا ہین آپ

کیا ہی قدر عاشقون کی ہی
دیتی دشنام برملا ہین آپ

جو کہین آپ غیر یون ہین سہی
بی وفا ہم ہین با وفا ہین آپ

تم مرو وہ نہ پوچھی عالم بات
مرحبا کتنے با وفا ہین آپ

غزل ردیف الف التای فوقانی بست و ششم ۲۶

گھر مین آ جای وہ گل میری اگر آج کی رات
ہو عیان نخل تمنا مین ثمر آج کی رات

کرلون نظارۂ دلدار بخوبی یارب
اتنی مہلت دی مجھی درد جگر آج کی رات

ہو گئی پھر طپش آبلہ پا افزون
دیکھیی ہوتی ہی کسطرح بسر آج کی رات

سر مرا تن سی اتارو تو سبکسار ہون مین
صبح ہو جای جو یہ قصہ ہو سر آج کی رات

دیکھہ کر شکل مری وہ متحیر ہو کر
پوچھتا ہی کہو آنکلی کدھر آج کی رات

رنگ بے ڈھب نظر آتا ہی خدا خیر کری
دل عجب طرح کی دیتا ہی خبر آج کی رات

دلپہ لہرائینگی اب عالم سودا مین ہی سپا
آئی ہی زلف مسلسل جو نظر آج کی رات

گھر چمک جای ابھی آج قمر کی صورت
جلوہ گر ہو جو مرا رشک قمر آج کی رات

کل شفا ہوگی جو تو آئیگا ای شک مسیح	تیری بیمار پہ بھاری ہی مگر آج کی رات

غزل

ہی شب وصل مگر دل مین ہی ہجر کا عالم
بول اوٹھی ہی نہ کہین مرغ سحر آج کی رات

بست و ہفتم

ہجر مین ہمنی یون گذاری رات
صبح کی کرکے آہ وزاری رات

ہمنی آنکھون مین کاٹی ساری رات
تا سحر کی انتظاری رات

یان تڑپتی بسر ہو ساری رات
وان رہی حیف بادہ خواری رات

تھی یونہین دل کی بیقراری رات
جیسے بیمار پر ہو بھاری رات

رہی عاشق کو دم شماری رات
چھڑ رہی تھی وہان ستاری رات

اسطرح سے کٹے نہ دشمن پر
جسطرح سے کٹی ہماری رات

شام سے تا سحر رہی اے یار
جوی خون چشم تر سی جاری رات

بزم ہی چاندنی ہی وہ گل ہے
آج ساقی ہی کیا ہی پیاری رات

اوٹھ سکا پھر نہ بستر غم سے
زخم دل پر لگا جو کاری رات

کھائی سنبل نے پیچ و تاب بہت
زلف جو یار نے سنواری رات

موج زن بحر ہوا و ر دریا ہے
دیکھے میری جو اشکباری رات

جلسہ میکشان سی کیون ساقی
خوب چمکے تھی آبکاری رات

ہوگیا رنگ سرخ اوس گل کا
بازی دل جو مینی ہاری رات

یاد مژگان یار مین عالم

دلپہ چلتی ہی کٹاری رات

غزل	ردیف التای ہندی	بست و ہشتم

ہوگیا کیا بیوفائی سی گلون کی دل اوچاٹ
آجکل رہتی ہی تو کیون بلبل مائل اوچاٹ

دیکھکر اوس ماہ کو جوش حیا و شرم سے
چھپ گیا ہی برج مین ہوکر مہ کامل اوچاٹ

دی تجھی اللہ نی وہ دولت حسن و جمال
کس طرح ہوتی پی پیکر ترا مائل اوچاٹ

دولت دیدار کی بخشش سی مالا مال کر
ای شہ خوبان تیری در سی ہو سائل اوچاٹ

ترک عشق گل مجھی زیبندہ ای بلبل نہین
چار دن کی عشق مین کرتی ہین جاہل اوچاٹ

پند ناصح گاہ گاہی کہنی کو ہرگز ناصحا
گفتگو مین پہلی ہو لی مجھی قائل اوچاٹ

گوش زد ہوتا نہین و کر پی جو آتی نہین
ہوگئی ای عقل تیری کی سبب عاقل اوچاٹ

ہم کوی دیتی ہین ایدل کو جو دلدار سی
لاکھ پھر کا کی کوئی ہونا ہی عاقل اوچاٹ

لاکھ تم جلسہ کرو عالم مگر ہوتا ہے کیا
رہتی ہی بی یار کی واللہ سب محفل اوچاٹ

غزل	ردیف الثای مثلثہ	بست و نہم

ہوگئی ہمسی خفا کیا باعث
کیا ہوئی ایسی خطا کیا باعث

دلسی جو تجھپہ فدا ہو پیاری
اوسپہ اور اتنی جفا کیا باعث

ہی کدورت اوسی بیشک مجھسی — کیون نہ وہ صاف ہوا کیا باعث
ای صنم حق محبت تمنے — نہ کیا ہمسی ادا کیا باعث
پردہ کرنیکا سبب کیا ایجان — اس قدر ہمسی حیا کیا باعث
اپنی بیمار کی ای رشک مسیح — کیون نہ کی تونی دوا کیا باعث
کیون نہ گلزار مین آیا وہ گل — ہمکو تبلادی صبا کیا باعث
منہ پہرانیکا سبب کچھ نہ کہلا — تمنی بوسہ ندیا کیا باعث
کیا خطا ہو گئی یارب ایسی — وہ جدا ہمسی ہوا کیا باعث
نامہ بر بہول گیا راہ طلب — نہ ملا اوسکو پتا کیا باعث
راتدن آپ خفا ہوتی ہین — ہی یہہ انداز نیا کیا باعث

اب جو عالم سے ہی صحبت تو فوق
اوٹھ گیا تمکو مزا کیا باعث

غزل — ردیف الجیم — سی ام ۳۰

مجھسی آزردہ میرا یار ہی آج — صبر کیسا کسی قرار ہی آج
کل خزان ہوگی گو بہار ہی آج — یہی گلزار مین پکار ہی آج
باعث رنج ہجر یار ہی آج — دل بیتاب بیقرار ہی آج
کل تو ہنس ہنس کی کر رہی تہی کلام — باتین کرنیمین مجھسی عار ہی آج

میری سینے کے داغ دیکھو گل / کتنی طرح کی بہار ہے آج
ساقیا کسکا جام عشق پیا / چشم بد دور کیا خمار ہے آج
نہیں ثابت کہ کیا ہوا دل کو / مثل سیماب بیقرار ہے آج
طعن حاسد جگر کو چھید گئی / نشتر غم سی دل فگار ہے آج

جلد آ ای عزیز مصر جمال
تیرا عالم کو انتظار ہے آج

غزل ردیف الجیم پارسی ۳۱ ستی وکیم

بندھ گیا دل یہ تری زلف گرہ گیر کا پیچ / کھل گیا سارے جہاں پر مری تقدیر کا پیچ
ہجر میں کسکی سد کھنچی ہیں آہیں دل سے / نہ کھلا ہے یہ کبھی نالۂ شبگیر کا پیچ
مہر ابرو طعن سی القاب میں لکھا مجھکو / سب سمجھتا ہوں ستمگر تری شمشیر کا پیچ
قاتلا ہر زخم سے آتی ہے صدا / یاد دیتا حشر رہے گا تری شمشیر کا پیچ
مرغ دل ہو گیا جب دام محبت میں اسیر / خاک ہے سمجھی اگر عشق گلوگیر کا پیچ
جو سزا دی وہ بجا ہے ہمیں دل دینی کی / کچھ خطا اوسکی نہیں ہے مری تقصیر کا پیچ
ناصحا وہ نہ نصیحت کو تری مانیگا / بس لگا دیگا ہر اک بات میں تقریر کا پیچ
مثل یوسف جو خریدار ہوی ہیں لاکھوں / ہے فقط یار تری حسن کی جاگیر کا پیچ
دولت وصل گلے آتی نہ میسر لیکن / نہ چلا وائی مقدر کوئی تدبیر کا پیچ

بی سبب اشک بہانا نہین ہر شب اوسکا
شمع کی دسی کوئی پوچھہ لی گلگیر کا پیچ

اب سوا مرگ کے چارہ نہین عالم واللہ
دی چکی دل تو کھلا اوس بت بی پیر کا پیچ

غزل — ردیف الحائی مہملہ — سی و دوم ۳۲

دیکھیں وقت مین گذری ہی آجکی شب کسطرح
ہی تعلق دلکو بہت ہوگی سحر اب کسطرح

جو ستم حق مین کیا میری وہ سب اچھا کیا
تیری شکوی کرو نہین آشنا لب کسطرح

نامہ بر آیا نہ میرے خط کا کچھہ لایا جواب
سوچ ہی دلکو سنبھالون آجکی شب کسطرح

سوزش داغ جگر پہر آج افزون ہوگئی
رات یہ میری بسر ہوئیگی یارب کسطرح

ناز و انداز و ادا و عشوہ و ابرو و چشم
دیکھتی ہیش آتی ہین مری اب کسطرح

خواب مین بہی شکل اب جسکی نظر آتی نہین
اوس سی ہوئیگی میسر وصل کی شب کسطرح

صدمہ و رنج و اندوہ و زاری و الم غمخوار تہی
کیا کہین صاحب کہ گذری ہجر مین شب کسطرح

شاق تہی میری جدائی ایکدم کی کل تمہین
بی مری کہدو کہ آیا ہی قرار اب کسطرح

پہل ہی تلوار کی کہائی ہین ابی شیرین دہان
اب بہلا چہوٹین وہان زخم کی لب کسطرح

چین ہا ابرو یار ہی ہنستا نہین منت مری
ہون تعجب مین نکالون اپنا مطلب کسطرح

کوئی بہی تدبیر بن آتی نہین عالم مجھے
کہ بمقصود تک پہونچون بہلا اب کسطرح

غزل — ردیف الخاء — سی و سوم ۳۳

دونون نسخون میں عیان کب ہی مری یار کا رخ
جلوہ گر ابر مین ہی ماہ شب تار کا رخ

کوئی اوس عیسی دوران ہی کہی بہر خدا
دیکھہ جا آکی برا ہی تری بیمار کا رخ

دہن فردی گل اندام کی لکھی ہین جو وصف
باغ دلکش سے ہی بہتر خط گلزار کا رخ

ہی یقین عمر بہر اوس سی نہ مقابل ہو مہر
دیکھہ لی گر مہ تابان مری دلدار کا رخ

تیغ ابروی صنم خوب مرقع مین کہینچی
مائل قتل ہی تصویر ستمگار کا رخ

ہین کہنچی ابروے خمدار خدا خیر کری
کچھہ کشیدہ نظر آتا ہی کماندار کا رخ

بلبلون کو نہی تقصیر ہوئی ہی گل سی
یک قلم چھوڑ دیا تمنے جو گلزار کا رخ

غزل — سی و چہارم ۳۴

دیکھیں پیش وہ کس طرح سے آئی عالم
آج بیڈھب نظر آتا ہی ستمگار کا رخ

ردیف الدال

کیا جو قید سی تو نے مجھے رہا صیاد
بتا تو کونسی مجھسی ہوئی خطا صیاد

وہ عندلیب ہون شہرہ ہی چار سو جسکا
چمن مین پوچھہ لے جا کر مرا پتا صیاد

دکھا کی سیر گلستان جو رنج دیتا ہی
قفس مین بہی مری تجویز کی سزا صیاد

رہا جو کر دی تو ممنون ہون تا بزیست
چمن کی چند دنون کہاؤن پہر ہوا صیاد

قفس مین بند جو کرکے مجہی ستایا ہی
تجہی بہی ظلم کی دیگا خدا سزا صیاد

یہ اوٹھی رسم ہی دنیا کی آجکل افسوس
وفا مین تجھسی کرون تو کری جفا صیاد

دکھادی شکل جو اوس گل کی تو مجھی کیا بار
کرونگا تجھہ سی نہ تا زیست پھر گلا صیاد

پھنسا جو دام بلا مین رہا ہوا نہ کبھی
سُنا کی مجھکو یہ کہتا ہی بر ملا صیاد

غزل

ملائیگا جو تو اوس گل کو آج عالم سی
ملے گی حشر مین اسکے تجھی جزا صیاد

سی و پنجم ۳۵

ہوا ہی جانب گلزار پریشان صیاد
پھنسائیگا کسی اب دیکھیی روان صیاد

وہ سیر کرتا ہی گلشن مین جیسی جا بطرف
صلا ہی مرغ خوش الحان ہی امان صیاد

اوجاڑی دیکھیی کس کس کے آشیانی کو
یہی چمن مین ہی اب جا پر سوز فغان صیاد

ابھی رہا ہون اسیران درد و رنج و محن
ذرا جو حال پہ ہوا انکی مہربان صیاد

رہی جو بس ٹھکانی نہ عندلیبون کے
گیا چمن کیطرف جبکہ ناگہان صیاد

سنی تونی کبھی گوش دلسی ہی اکدن
ہماری درد کی افسوس داستان صیاد

ہوئی ہی کونسی تقصیر عندلیبون سے
بٹھائی کیون در گلشن پہ پاسبان صیاد

خدا کری کہ یوہین تو ہو خانمان برباد
کیا ہی جیسا ہمین تونی لامکان صیاد

پھنسائی دیکھیی کس کسکو دام الفت مین
ابھی تو فضل خدا سی ہی نوجوان صیاد

نہونا چاہیی غلغل سے تجھے اے بلبل
ہی زیر نخل تری تاک مین نہان صیاد

یقین ہی اب رہی کچہہ نہ زندگی باقی
ملا جو اپنی مقدر سی قدردان صیاد

فراق گل نی لگائی ہی آگ سینی مین
مثال آبلہ رہتا ہی دل طپان صیاد

نہ اتنا ظلم وستم کر کہ تو گرفتہ ہون
گذر نہ جائی قفس مین یہ ناتوان صیاد

ہزار حیف ہی برسون رہا تو ہم صحبت
پہ آج تک نہوا کچھ مزا جدان صیاد

نہین ہی میری محبت کا گر یقین تجکو
ہمارا پھر خدا کرلے امتحان صیاد

خدا گواہ ہی ظاہر ہی صاف چہرہ سی
ہمارا حال تو عالم پہ ہی عیان صیاد

غزل ردیف الدال ہندی سی و ششم

حسن و جمال پر ہی بہت یار کو گھمنڈ
افزون ہی اوس سی گیسوی خمدار کو گھمنڈ

واللہ اتو پہونچی یہ نوبت غرور کی
سایہ تلک سی ہی بت عیار کو گھمنڈ

لایا ہی دل ہزارون کی دام فریب مین
کیونکر نہوئی اوس بت عیار کو گھمنڈ

خالق نے تجکو قاتل عالم بنا دیا
قاتل نہو دی کیون تری تلوار کو گھمنڈ

بلبل کی عاشقی کی سبب اور دیکھیی
گل سے ہی کچھ زیادہ ہی گلزار کو گھمنڈ

ہم اوسکے خود عتاب مین رہتی ہین مبتلا
کیا خاک ہوگا ہم سی گنہگار کو گھمنڈ

جو شخص اپنا تابع فرمان ہو اسقدر
زیبا نہین ہی اوس سی تو سردار کو گھمنڈ

خود ای مسیح قابل درمان یہ ہو گیا
کیا تجھ سی ہوگا اس دل بیمار کو گھمنڈ

خون اہل دل کیی ہین جو دو چار یار نے
دونا ہوا ہی شوخ ستمگار کو گھمنڈ

ملتا ہی دل جلونکو جو آرام کچھ ہی دم
ہی اس سبب سی سایہ دیوار کو گھمنڈ

عالم عجب غرور کا اوسکی نہ کیجیے
ہوتا ہی جوش عشق سی دلدار کو گھمنڈ

غزل ردیف الذال معجمہ سی و ہفتم ٣٧

خط نہیں یار نے تسخیر کا لکھا تعویذ
با اثر کوئی بھی ایسا نہیں دیکھا تعویذ

نامہ پہنچتی ہی مرض دفع ہوا جان آئی
قاصد اکو نہی عامل سمجھی تو دلایا تعویذ

اور بیچین ہوا الٹی یہ تاثیر ہوئی
دلپہ جب وہ اسطی تسکین کی رکھا تعویذ

دل ہی قابو میں ہمارا فرق ہی وحشت میں ہی
خط کی بدلی مجھی کیا یار نی لکھا تعویذ

روز افزون مرض عشق ہو یہ حسرت ہے
درد الفت کا کبھی مینی نہ ڈھونڈھا تعویذ

سادی وضعونسی بہت انس ہا صاحبکو
باز و وپر نہ کبھی آپ نی باندھا تعویذ

بہکی بہکی جو کیا کرتی ہو باتین مجھسی
کیا کوئی گلخانہ مین گھول کی گھوٹا تعویذ

وای تقدیر کہ دیو شب فرقت ہی قوی
کسی عامل نی نہ اس رد کا لکھا تعویذ

جای تسکین گیا اور مری لسی قرار
نامہ یار مجھی ہو گیا الٹا تعویذ

ہمکو پرواہی نہین جان کی اصلا عالم
بخدا پاس حفاظت کا نہ رکھا تعویذ

غزل ردیف الرای سی و ہشتم ٣٨

یاد کاکل مین رہا شب کو پریشان تا سحر — چاک وحشت مین کیا جیب و گریبان تا سحر

کیونکہ اوس گل تک رسائی ہوگی ای باد صبا — بیٹھی رہتے ہین در گلشن پہ دربان تا سحر

ہی شب فرقت مین ایسا ہی اگر وحشت کا حال — ہوئیگا اپنا سفر سوی بیابان تا سحر

صحبت اغیار مین مینی جو دیکھا شب اوسی — وہ رہا دلمین بہت اپنی پشیمان تا سحر

آج بہی وعدہ مری گہر مین جو آنیکا ہوا — شام سی ہوتا رہا مین اوسکی قربان تا سحر

پہونک رہا تہا آتش فرقت سی دل ای شعلہ رو — شام سی رہتین رہی داغ سوزان تا سحر

ایک شب کر دی رہا پہر کیجیو صیاد قید — آج کرلون خوب مین سیر گلستان تا سحر

رات کو اوجہن مین آیا زلف پیچان کا خیال — خواب مین دیکہا کیا مین سنبلستان تا سحر

روح کہتی ہی یہ قالب سی کہ اب گہبرا نہ تو — ہون مین اس شب اور تیری گہر مین مہمان تا سحر

خانہ تاریک روشن تہا مرا اوس نور سی — جلوہ گر تہا بام پر وہ ماہ تابان تا سحر

ہجر مین اوس بحر الفت کی بہا ہی آب بہر — چشمہائی چشم سی اشکونکا طوفان تا سحر

دم بہرک کر بس نکلجائیگا ای صیاد دیکہ — باغ سی لیجا نہ مجکو سوی زندان تا سحر

کیا شفا ہوگی کہ ہون شبہای ہجر اکثر مریض — اور کرلی ہی مسیحا آج درمان تا سحر

آگیا جو کچہ شب وصل صنم کا لطف یاد — آنکہہ مین پہرتا رہا سارا وہ سامان تا سحر

غزل	رات بہر مانی نہ اوسنی بات ای عالم مری منتین کرتا رہا با چشم گریان تا سحر	۳۹ سی و نہم

آتنی اپنی عاشق پہ جفا کر — ذرا تو ای صنم خوف خدا کر

دلا قد مونپہ اوسکی جی فدا کر | وہ سمجھی یا نہ سمجھے تو وفا کر
کہا اوسنی یہ در پردہ سنا کر | کروگی کیا مجھی الفت جتا کر
یہ دلسی عہد ہی روز ازلسی | جو حق جانفشانی ہی ادا کر
جو بوسہ مانگا جھنجھلا کر یہ بولا | سزا پائی یہ سینے منہہ لگا کر
یہ دیکھو انکی چالاکی کہ اوسکو | سنی دشنام سوتی ہی جگا کر
ہوا منظور قاتل کا خوشی سے | ہمارے قتل کا بیڑا اوٹھا کر
انکی بھولی سی ہی دلجوئی اکدن | ملایا خاک مین مجھکو جلا کر

قطعہ

مرا خط دیکی ایقاصد تو اوسکو | زبانی کہیو پاس اپنی بلا کر
نہ لی تونی خبر اکدن بھی میری | پھرایا دربدر وحشی بنا کر

غزل

نہ سمجھا وہ ہماری جانفشانی
بہت پچھتائی عالم دل لگا کر

چہلم

لاکھہ صدمی ہون مگر منہ سی نہ کہنا بہتر | جو گذر جائی وہ دل ہی پہ سہنا بہتر
آج دیکھین اوسی پہنا کی شب ماہ مین ہم | ہاتھہ آجائی اگر پہولون کا گہنا بہتر
گر ہمین ای شہ خوبان تجہی دشوار ہوئی | تیری اس شہر مین ہمنی سی نہ رہنا بہتر
دوست جس شخص کو سمجہی وہی دشمن نکلا | اپنی مقسوم کا ہرگز نہین لہنا بہتر
تیری دیوانونکو پوشاک سی مطلب نہین کچھہ | وطن آوارہ تن کو پہرنا ہی برہنا بہتر

اپنی دشمن کو نہ کمتر کبھی سمجھی انسان
اوس سی غافل نہ کسی آن مین ہونا ہمدم

ہی بہت جان کا نقصان سمجھہ تو عالم
چپ سی ہر وقت کی تو اشکون کا بہنا ہمدم

غزل — ردیف الرای ہندی — چہل و یکم

دامن گل ہاتہہ سی تو بلبل نالان نہ چہوڑ
پہر بہار آئی گی گہبرا کر در جانان نہ چہوڑ

چار دن مین پہر وہی ہین چہچہی ہر جا نہ چہوڑ
مان کہنی کو مری ای دل ریستان نہ چہوڑ

ہہ گر آری بہی چلیجاوین نہ ای دل ہاتہہ سی
پایۂ عشق صنم ہرگز کسی عنوان نہ چہوڑ

دیکہہ پچہتاویگا تو ای شاک لیلی عمر بہر
مثل مجنون دشت مین یون مجہکو سرگردان نہ چہوڑ

کیا عجب صحت مریض ہجر کو ہو ای مسیح
حتی الامکان تجہکو لازم ہی کوئی درمان نہ چہوڑ

جسطرحسی ہو خوشی کر تو ہمارا امتحان
دلمین باقی اپنی ای ظالم کوئی ارمان نہ چہوڑ

ڈوب کر مر جاؤنگا چاہ ذقن کی یاد مین
بندۂ بیدام کو اپنی مہ کنعان نہ چہوڑ

جوش وحشت آجکل حد سی زیادہ مجہکو ہی
چاک کر دست جنون باقی کوئی دامان نہ چہوڑ

عاشقونکو ہوگی بیتابی سی پہر الجہن زیادہ
عارض پرنور پر یون کاکل پیچان نہ چہوڑ

مجہپہ کیا موقوف ہی گر شوق قتل عام ہی
شوق سی کر قتل ای قاتل کوئی انسان نہ چہوڑ

بعد مدت کی ملا ہی آج وہ تنہا مجہی
تو بہی ای میل عیش و عشرتکا کوئی سامان نہ چہوڑ

جان لی گر تونی قاتل اسکو بہی تو ساتہہ لی
ٹہوکرین کہانیکو خالی قالب بیجان نہ چہوڑ

شاید آجائی درِ مقصود عالم ہاتھہ مین
نغزا اس دوسکی گدائی ہی درِ سلطان نچھوڑ

غزل ردیف الزای چہل و دوم ۴۲

نہین کوئی وحشت کا سامان ہنوز — کہ ثابت ہی سب جیب و دامان ہنوز
محبت مین تیری یہ حاصل ہوا — غم ہجر ہی جی کا خواہان ہنوز
تعجب ہی تجھسا مسیحا ہو پاس — نہو درد کا میری درمان ہنوز
مری قتل سی گو بظاہر ہی شاد — مگر دلمین تو ہی پشیمان ہنوز
می زندگی اور دی ساقیا — کہ پہلو مین ہی میری جانان ہنوز
جنون الطبیعت سی آیا عجب — نہ لی مینے راہ بیابان ہنوز
جدائی کی یارب گھڑی آگئی — نظر پھر نہ آیا وہ سامان ہنوز
یکس آئنہ رو کا دیکھا جمال — کہ حیرت مین ہین جن و انسان ہنوز
جنونکی تری آخر کو شورش ہوئی — کہ ٹکڑی ہی سب جیب و دامان ہنوز
صبا وار کس گل کا آیا قدم — کہ ہر گل چمن مین ہی خندان ہنوز

غزل چہل و سوم ۴۳

گئے عمر حسرت مین عالم تری
نہ نکلا کوئی دل کا ارمان ہنوز

وہی چشم تر کا ہی سامان ہنوز — کہ برپا ہی اشکونکا طوفان ہنوز

ہلا کر تری زلف پر پیچ کو
ہوا ہر طرف ہی پریشان ہنوز

اندھیرا ہی قبر و نپہ افسوس ہی
ہی بی شمع گور غریبان ہنوز

یہ پروانے کے سوز کا ہی اثر
کہ روتی ہی شمع شبستان ہنوز

نہین عارض و خط پہ الف سیاہ
مترجم ہی تفسیر قرآن ہنوز

ہوائی ہوس سی ٹہرکتی ہین داغ
ہین آندہی مین دشمن چراغان ہنوز

ترا رخ ہی دیر و حرم سی فزون
تصدق ہین گبر و مسلمان ہنوز

تری زلف سی بل کی لی تہی جب
تو ہی پیچ مین سنبلستان ہنوز

مری بعد ویران ہر اک کوہ ہی
تو سنسان ہی ہر بیابان ہنوز

بتا تجھکو ای شمع ہی کسکا سودا
کہ ہین داغ سر پہ نمایان ہنوز

تری لعل لب کی جو شہرت سنی
ہین وہ پوش لعل بدخشان ہنوز

بجھا رنگ شب رنگ ہین دل مرا
ہدی رات گل ہین چراغان ہنوز

گیا گھر کو عالم وہ قبل از سحر
نہ بولا تہا مرغ سحر خوان ہنوز

غزل — ردیف السین — چہل و چہارم ۴۴

پاس دل اوسکی جفا پہ نسا افسوس
جو ہی مشہور بی وفا افسوس

کون صورت ہی زندگانی کی
ہی مسیحا مرا خفا افسوس

باز آیا نہ اپنی فعلون سی / دلکو سمجھا کے تھک گیا افسوس
سنکی ذکر اوسکی بی وفائی کا / کیا کرتی ہین باوفا افسوس
رنج کیا اوسکا جو ہوا سو ہوا / آشنائی کا ہی مزا افسوس
درد دل بڑھ گیا سوا حد سی / خاک کیا ہوگی اب شفا افسوس
ہای پہلی نہ کچھ خیال ہوا / دیچکی دل تو پھر کیا افسوس

قطعہ

بعد مردن بہی قبر سی ہر دم / یہ صدا آئی گی سدا افسوس
جگر و جان و دل نی فرقت مین / رنج اوٹھائی جدا جدا افسوس
دیکھ اس حال سی مجھی اکثر / کہا کرتی ہین آشنا افسوس
اپنی آنکھون سی بارہا پیاری / عوض اشک خون بہا افسوس
ہین کیونکر نہ مبتلای الم / سمجھی کیا تھی یہ کیا ہوا افسوس

مفت دل ہاتھ سے گیا عالم
بس رہی گا یہی سدا افسوس

غزل ردیف الشین چہل و پنجم ۴۵

نہ صبح سی ہی مطلب نہ کچھ ہی شام کا ہوش / فراق گیسو و رخ مین نہین کلام کا ہوش
بچیگا کوئی نہ ذی روح تیغ ابرو سی / جو آئی گا مری قاتل کو قتل عام کا ہوش
حیات پائی ہی مردون نے مرگئی جسکے / قیامت آئی جو آیا تمہین خرام کا ہوش

مجھی یہ عقدہ تھا دشت میں وحشت گردی کا
جو خیال کوچ کا آیا نہ کچھ مقام کا ہوش

یہ کہیو نامہ بر اوس سی کہ درد دل ہی سوا
جواب نامہ تو کیسا نہیں پیام کا ہوش

وہ رند ہوں نہ بدن کا نہ پیرہن کا ہی ڈر
نہ پاس دولت دخوارش ننگ و نام کا ہوش

کلام اوس سی بھلا کیا کری کوئی زاہد
جسی حلال کا ہوا ور نہ کچھہ حرام کا ہوش

وہ مست بادہ عشق بتان ہون اے ساقی
مجھی نہ شیشہ می سی غرض نہ جام کا ہوش

صغیر سن وہ مرا یار ہی ابھی عالم
سمجھہ نہ بات کی جسکو نہ کچھہ کلام کا ہوش

غزل ردیف الصاد چہل و ششم

پھر کیا غیر ونسی تمنی جو دوبارا اخلاص
یہ نہ دلکو مری ہوئیگا گوارا اخلاص

خار معلوم تمہین ہوتا ہی کہنا میرا
ایکدن گل یہ پہولائیگا تمہارا اخلاص

اپنی ان فعلون سی گر آپ نہ باز آئین گے
کیا عجب ہی جو کری مجہی کنارا اخلاص

یہہ ہی موقوف ہوا وصل تو اے یار کجا
اک دل سازیست کا تھا اپنی سہارا اخلاص

عشق کرنا نہیں آسان کسی سی پیاری
دلکو کر دیتا ہی عاشق کی دوپارا اخلاص

اب جو بائل ہو مری ملنی کی کیا حاصل ہی
کسی کہہ کہہ کی نئی سر سی ابھارا اخلاص

تم جو کہتی ہو کہ عالم نہ ملو غیرون سی
کیا ضرر آپ کا کرتا ہی ہمارا اخلاص

غزل	ردیف الضاد	چہل و ہفتم

باغ سی مطلب ہی سیر بیابان سی غرض	وادیٔ وحشت مین ہی خار مغیلان سی غرض
مسند شاہی سی نی تخت سلیمان سی غرض	مثل مجنون ہی مجھی کوہ و بیابان سی غرض
آگیا ہی جب سی دل زلف دوتا کی پیچ مین	پہر نرکہی عمر بہر کچہہ سنبلستان سی غرض
اسقدر کہائی ہین تن پر فرقت جانان مین گل	ہون سراپا داغ کیا ہی حیراغان سی غرض
اب نہین باقی ہی انکو فرش قالین کی ہوس	جای بستر ہی ہمین ریگ بیابان سی غرض
دشت پیمائی کا جب شوق وحشت مین ہوا	پاون کہتی ہین مری خار مغیلان سی غرض
زندگی تک ہی یکبیرا عاشق و معشوق کا	بعد مردن ہی کسی گور غریبان سی غرض
دل اگر چہوٹ جای انکی ہر سلاسل قید سی	پہر نرکہین عمر بہر زلف پریشان سی غرض
ہین جو وارفتہ خلائق کا نہین کہتی ہین غم	وادیٔ غربت مین کیا ہی ساز و سامان سی غرض

ماہر جب پاس ہو اپنا خدا کی فضل سی
سچ تو ہی عالم ادی کیا ماہ تابان سی غرض

غزل	ردیف الطای مہملہ	چہل و ہشتم

وہ یار جانتا مری الفت اگر غلط	جب جانتا مین آہ کا اپنی اثر غلط
باریک موی ہی ہی کہین یار دیکہہ لو	اپنا قلم لکہی گا نہ وصف کمر غلط

آیا اوسی جو رحم نکچھ میرے حال پر
اظہار درد دل مرا سمجھا اگر غلط

بھولی سی گر قصور ہوا ہو معاف ہو
دانستہ بولتا نہین کوئی بشر غلط

سچ کہیو میری خط کا وہ جو کچھ جواب دین
قاصد نہ مجکو دیجیو آکر خبر غلط

کام آتی نقد جان بھی تو مجکو نہین دریغ
میرا سخن سمجھیو نہ ای سیمبر غلط

مین نی یہ کب کہا تھا کہ بہتر ہی تُس ماہ
ایسی نہین ہی فضل خدا ای نظر غلط

ہر اک کی بات کا جو نہ آیا تمہین یقین
سمجھی ہو سب کی بات مگر سر بسر غلط

بھٹکی ہین راست باز رہِ کعبہ و کنشت
پھرتی ہین بھلی عشق مین وہ در بدر غلط

دعوای شاعری نہین کچھ بہر خلاص
ہم نظم کرتی ہین کوئی سمجھی اگر غلط

ترکیب اور بندش الفاظ خوب ہی
دیوان مین اپنی ہونگی نہ زیر و زبر غلط

عالم اگرچہ لاکھ طرح سی بچی کوئی
ہوتا نہین ہی حکم قضا و قدر غلط

غزل . ردیف ظای . چہل و نہم

سنتی ہی نہین کو چمین گلرو تری ہم وعظ
حاجت نہین کچھ کہنی کی یا بین ارم وعظ

عشق اوس بت بیدین کا ہی ہرگز نہ سنونگا
کر مجھکو نہ تو واعظ بیہودہ رقم وعظ

ناصح تری تقریر سی ہوتا ہی سوا رنج
الفت مین بڑہائی مرا کسطرح نہ غم وعظ

محراب مین ابرو کے ہون شائد جو کبھی تو
باعث ہی عبادت کا پئی اہل حرم وعظ

اگر وزِ فنا جم کو مع جام ہی لاریب — واعظ نی یہ لکھی ہی سر کاسۂ جم و عظ
ناصح نکہین فرق مزین ہو ہماری — سُنّی کی نہین وصل مین دلدار کی ہم وعظ
مین نشہ مین بیہوش ہون واعظ نہ پہرا — سُنتا نہین مین دخترِ رز کی ہی قسم وعظ
منظور جدائی تو نہین وصل مین ناصح — کیا طالب و مطلوب نہین ملکی ہم وعظ
کوشش ہی تری دیر جہان مین عبث اے شیخ — یان کون سمجھتا ہی بجز یاد صنم وعظ
مَی پی کی بیہوش ہین آواز نہین کیا — مدت ہوئی سرشار ہین سُنتی نہین ہم وعظ
دل مردہ ہون بیکار نصیحت نکر اے شیخ — کیا بعد فنا خاک سُنی کشتۂ غم وعظ
کفارۂ دیا بہول گئے چہوٹی نہ الفت — گو شیخ سنایا کیا دیدیکی قسم وعظ

عالم یہ بہار اور یہ دن سنیو نہ ہرگز
عشاق یہ کرتی ہی جوانی مین ستم وعظ

غزل — ردیف العین مہملہ — پنجاہم

غیروں سی ربط تمنی کیا ہی اگر شروع — انصاف سی کہو یہ ہوا کس سی شر شروع
بدنام لوگ تمکو کرین گی جہان مین — پہرنا کیا ہی راتون کو کیون دربدر شروع
سب موشگافیان مری کہلجائین خلق پہ — لکہنا کرون جو یار کا وصفِ کمر شروع
بیمارِ عشق شربت دیدار سی بچے — عیسیٰ مرا معالجہ کر دی اگر شروع
سودای عشق سی ابہی فرصت نہین ملی — طرّہ یہ اور سپہ ہی کہ ہوا درد سر شروع

نکلین گے تہامین تو آخر کو لخت دل
رونا ابہی سی کردی تو ای چشم تر شروع

پیری مین لاکہہ عیب ہزارون مرض ہی ہی
درد جگر کے ساتہہ ہی درد کمر شروع

دیناتو یہ پیام کہ لکہیے جواب بہی
پڑہناکری وہ خط کا جواب نامہ بر شروع

گذری گی انتہا پہ مری کس طرح دلا
ہی ابتدای عشق مین درد جگر شروع

زلفین پکڑ کے یار کی رخسار چہودلا
واللیل پڑہ کے سورۂ والشمس کر شروع

ہوئیگی انتہا مین بسر کسطرح دلا
تو نی تو ابتدا سی کیا شور و شر شروع

دہر کا تہا جو کہ وصل مین عالم عیان ہوا
لو شام سی ہی نالۂ مرغ سحر شروع

غزل ردیف الغین پنجاہ و یکم ۵۱

داغ دل ہی سینۂ سوزانمین یا روشن چراغ
ہی عجب اسکا کہ جلتا ہی بی روغن چراغ

سینۂ پرسوز مین ہی داغ اور بی نور نگہہ
حیف باہر ہی اندہیرا گہر مین ہی روشن چراغ

دانت اختر چاند چہرہ ہین لب گلگون شفق
زلف مشکین رات ہی اور عارض روشن چراغ

دیکہنے پانیکی خاطر سی سما فانوس ہی
ناز معشوقی سی کہتی ہی تہ دامن چراغ

گہر مین آجای مری گر یار تو یہ ہی یقین
خانۂ تاریک کا ہوجای ہر روزن چراغ

عمر جب آخر ہوئی کیا کارگر ہوئی دوا
ہی مثل جلتا نہین دنیا مین بی روغن چراغ

داغ دلکی روشنی کیا کم ہی عالم قرین

کچھ نہین پروا نہوئی گر سر مدفن چراغ

غزل — ردیف الف بے — پنجاہ و دوم

ہوگیا دل جسبی مائل الف پیچانکیطرف
آنکھ بھر کی پھر نہ دیکھا سنبلستانکیطرف

قصد بھی جانیکا کرتا ہون کسی جانب اگر
دل لئی جاتا ہی مجھکو کوئی جانانکیطرف

بعد مجنون ہوگیا خالی بیابان یکقلم
پھر نہ آنکلا کوئی وحشت ویرانکیطرف

دیکھلی گر کوئی میری یار کی رخکی جھلک
عمر بھر دیکھی نہ وہ پھر ماہ تابانکیطرف

پھر ہوا جوش جنون دل شہر مین لگتا نہین
دھیان پھر جانیلگا کوہ و بیابانکیطرف

لیگئی وحشت مجھی جب کوچہ دلدار مین
دیکھکر رویا وہ میری چاک دامانکیطرف

بلبلونکی چہچہون کی پھر صدا آنی لگی
آگئی باد بہاری کیا گلستانکیطرف

اپنی قدرت سی خدا نی اسکو دی ہی روشنی
دیکھ سکتا ہی کوئی مہر درخشانکیطرف

یک قلم عالم جو تمنی ترک دنیا کو کیا
دھیان شاید آگیا کچھ دین و ایمانکیطرف

غزل — ردیف القاف — پنجاہ و سوم

اکرتا ہی اندنون جو مجھی بیقرار عشق
اب دیکھی دکھاتا ہی کیا کیا بہار عشق

کہتا ہی یار کس کو محبت کا ہی یقین
مجھکو جتایا کیجیی اپنا ہزار عشق

گھر سے نکال کر اہی در در پہرائیگا
بی خانمان کریگا مجھی بی دیار عشق

جبتک کہلائیگا نہ یہ در در کی ٹہوکرین
لینی نہ دیگا کوئی گھڑی بہی قرار عشق

اب میری حق مین دیکھیی یہ کیا کریگا او
رکہتا ہی عیسار جو لیل و نہار عشق

گر لاکھہ ان حسینون مین الفت کوئی جتاکے
تو کیجیو دلا نہ کبہی زینہار عشق

عاشق اگرچہ لاکھہ چھپائی اسی مگر
سر چڑھ کے اوسکی ہوتاہی خود آشکار عشق

انداز گریہ سی مجھی ثابت یہ ہوگیا
برسونگا میگا مجھکو اہی اشکبار عشق

سبکو رکہا ہمیشہ یونہین غم مین مبتلا
کیسا ہوا جہان مین بہلا دوستدار عشق

اے دل نہ آئیو تو کبہی اسکے پیچ مین
ہو جاہی اب تیری گلے کا یہ ہار عشق

ہوتا نہ میرا حال یہ عالم فراق مین
کر چکتے ہم کسی سی جو دو چار بار عشق

غزل ردیف الکاف پنجاہ وچہارم

ظاہر اجہہ سی کاہی یہ کنعان اب تک
ہی بہت دلمین مگر اپنی پشیمان اب تک

دربدر ٹہوکرین کہائین ہوئی رسوا و خراب
تو مگر باز نہ آیا دل نادان اب تک

ہیچ بتا ہجر مین کس گل کی تو اہی بلبل زار
نالہ کرتی ہی میان چمنستان اب تک

صبح سی شام ہوئی در پہ کہڑی ہین مشتاق
بام پر آیا نہ کیون وہ مہ تابان اب تک

مر گئے دیوانہ ترا قید مصیبت سی چھٹا
پھر نہ آباد ہوا خانہ زندان اب تک

تیری دیوانونکا یہ حال ہی ای رشک پری
چاک ہی جیب بہ پرزی ہین گریبان اتبک

جب سی دیکھا ہی ترا چہرہ انور ای ماہ
پہر مقابل نہوا مہر درخشان اتبک

ایفلک تو نی جدائیکی گہڑی دکھلائی
دل سی بہولا نہین مین وصل کا سامان اتبک

ہی عجب اسکا سدا روتی ہی گذری عالم
داغ دل دہو نسکا دیدۂ گریان اتبک

غزل — ردیف کاف فارسی — پنجاہ و پنجم

اندرون مجہسی جو کچہہ اور ہی دلدار کا رنگ
سرخ ہی ماری خوشی کی مری اغیار کا رنگ

خیر تو ہی یہ بتا ای شہ خوبان مجہکو
کچہہ نظر آتا ہی بگڑا تری دربار کا رنگ

میری جانب سی تجہی کسنی لگایا پیارے
مجہہ سی جو آج نیا ہی تری گفتار کا رنگ

کس سی آزردہ ہوی کس سی اذیت پہونچی
ہوگیا ہی جو مبدل تری رخسار کا رنگ

دیکہہ کر بعض طبیبون نی دیا مجہکو جواب
طور بی طور ہی اچہا نہین بیمار کا رنگ

بلبلو کون سی گل کی ہی چمن مین آمد
آج بدلا نظر آتا ہی جو گلزار کا رنگ

تیر مژگان کا ہوا دل جو نشانہ قاتل
لال خون سی ہوا میری لب سوفار کا رنگ

چال کو بہولی نہ اپنی کبہی انسان ہرگز
دم مین ہوجاتا ہی کچہہ اور ہی سردار کا رنگ

میری ماتم مین سیہ پوش ہی ای عالم
تا قیامت نہین بدلیگا شب تار کا رنگ

غزل — ردیف اللام — پنجاہ و ششم

کبتک تری جدائی کی صدمی اوٹھائی دل — ہر روز کی ستم کی کہان تاب لائی دل
درد سہار رہا ہی یہ آغاز عشق مین — آخر کو دیکھیی کبھی کیا کیا دکھائی دل
ہنستی ہو میری حال پہ کیا جای رحم ہی — اللہ اسطرح نہ کسیکا پہنسائی دل
دیوانہ کوئی کہتا ہی وحشی کوئی ہین — سب کچھہ سنین گی شکر جو کچھہ پہ سنائی دل
لائی ہی پیچ مین یہ ہزارون کو بیگناہ — پہندیسی زلف یار کی خالق بچائی دل
تا چند سنگدل یہ دل آزاریان تری — رنجیدہ اس قدر نہین کرتی پرائی دل
جو کچھہ کرو ستم وہ سزاوار ہی تمہین — قابل اسیکی ہم ہین یہی ہی سزائی دل
آجائی گر وہ غیرت گل سیر باغ کو — سینی مین اس خوشی سی نہ پہولا سمائی دل

غزل — پنجاہ و ہفتم

بیوجہ آنکھہ آپ نی عالم سی پہیر لی
خون جگر نہ آنکھون سی کیونکر بہائی دل

لب سی جدا نکر مری پیمانہ آجکل — ساقی ہوائی ابر ہی مستانہ آج کل
یون در سی آکی تو مری پہر جانہ آجکل — کافر خدا کیواسطے ترسانہ آج کل
سیر چمن کو مجھکو نہ لیجاؤ دوستو — جوش جنون ہی بہاتا ہی ویرانہ آجکل
جلتا ہی سوز غم سی ہر اک استخوان مرا — اک شمع رو پہ دل جو ہی پروانہ آج کل
سو سو طرحسے یار جلاتا ہی شکر ہی — سمجھا ہی اپنی رخ کا جو پروانہ آج کل
دیوانہ مجھکو کہتی ہین ہر دم وہ طعن سی — بہکا ہوا ہی کیا دل فرزانہ آج کل

ناصح نصیحتوں سی سنبھلتی ہین دل کہین | وحشت ہی عاشقونکو تو بھانہ آجکل
اوس گلعذار کو ہی دلا شوق سیکشی | کیون رشک بوستان نہو میخانہ آجکل

قطعہ

مین نی کہا جو اوس سی کہ یحان فرق ہین | کہا لونگا زہر بس مجھی تڑپانہ آج کل
ہنسکر دیا جواب کہ کیا خوب دیکھیے | پھر آپ نی شروع کیا دھمکانہ آجکل

عالم خمار عشق ہی کسکا بتاییی
کرتے ہو تم کلام جو رندانہ آجکل

غزل | ردیف المیم | ۵۸ پنجاہ و ہشتم

ہمکو دن رات بجز عشق صنم کار نہین | کبریا کی ہی قسم
کون دل ہی غم فرقت سی جو ناچار نہین | ہی عجب طرح کا غم
یاد مین تیری مسیحا ہی لبون پر مری جان | کیا کرون حال بیان
ہاتھ اوٹھائیگی تری عشق سی زنہار نہین | گرچہ ہون لاکھ ستم
ہمدم و ہمسخن و مونس و ہمراز کوئی | اور نہ دمساز کوئی
جز غم درد تری کوئی ہی غمخوار نہین | ہان مگر دیدۂ نم
زندگی خاک ہی بے تیرے مجھی ماہ لقا | اسکا عالم ہی خدا
پاس افسوس مرے تجسا طرحدار نہین | ہو فزون کیون نہ الم

دا تو ہم دیکھلے اب جان بھی لی ہی دلبر ہو اگر قدِ نظر
ہمکو دنیا مین سوا تیری سر و کار نہین چاہو لو اسکی قسم
جس گھڑی سی ہون جدا تجھسی جالم ہی سیاہ حال دل کا ہی تباہ
وحشتِ دل سی گریبان مین اک تار نہین اب تو کر رحم صنم
کیون ہر اسان ہو عالم نہین حیرت کا مقام ہی شیدا یہ کلام
چھوٹتا دام محبت کا گرفتار نہین جبتلک دم مین ہی دم

غزل پنجاہ و نہم

اوسکی فرقت کا جو غم کہاتی ہین ہم
شمع سان ہر دم گہلے جاتی ہین ہم

خار ہوتی ہے ہین سیرِ چمن
بن تری گر باغ مین جاتی ہین ہم

چاک کرتے ہین گریبانِ جنون
وحشتِ دل سی جو گھبراتی ہین ہم

آپ اگر آنے سے آزردہ ہوے
لو خدا حافظ چلی جاتی ہین ہم

تیری رسوائی کا آتا ہی خیال
آہ تک لب پر نہین لاتی ہین ہم

ایسی دنیا سی اوٹھی رسمِ وفا
نام سی الفت کی شرماتی ہین ہم

ضعف سے اپنا یہ حال اب رہی
ہوش مین ہر دن نہین آتی ہین ہم

غیر سے ملنی کی باری مین صنم
تیری قدمونکی قسم کہاتی ہین ہم

جو کری وہ ظلم زیبا ہی اوسی
دل لگانی کی سزا پاتی ہین ہم

خوش نہین آتی کوئی صحبت ہمین / دلکو سو سو طرح بہلاتی ہین ہم
طعن سے کہتی ہین کیا ہی مزاج / اشک جب آنکہون مین بہر لاتی ہین ہم
کرتے ہین لاچار بوسے کا سوال / دلپہ جب قابو نہین پاتی ہین ہم
اپنی نادانی بیان کس سی کرین / دیکہی سب دل تو پچہتاتے ہین ہم

بی وفاؤن مین نہ ہو عالم شمار
بات پر اپنے مٹے جاتے ہین ہم

غزل ردیف النون شصتم

صورت اوس عارض طالع نی جو کملائی نہین / خواب مین بہی ہا ہی مجکو کل سی کل آئی نہین
مہر مہ حور پری نی شکل یہ پائی نہین / کون ہی آفاق مین جو تیرا شیدائی نہین
آگیا شاید صنم کچہہ شب کی باتون کا خیال / بی سبب عاشق سی تیری آنکہہ شرمائی نہین
لڑکہراتی ہی گری پڑتی ہی حسرت سی صبا / سچ بتا پیغام اوس مہکش کا تو لائی نہین
سرفروشی کا مری لازم ہی تمکو اعتبار / عاشق جانباز ہون صاحب تماشائی نہین
گلشن عالم کو چہانا ہر روش مثل صبا / اپنی گل کی بو کسی گل مین مگر پائی نہین
حاجت فصد و دوا کب ہی اہی نادان طبیب / سر مین سودائی محبت ہی مین سودائی نہین
میری جانب سی عبث ہی بدگمانی کا خیال / عشق مین یکرنگ ہون اسجان ہرجائی نہین
وصل سے تمکو اگر انکار ہی ایماہ رو / شکل دکہلادو کہ سکی تو قسم کہائی نہین

جب سی نظر و نسی ہی نہان ہوگیا وہ گلبدن — شل نرگس وا ہین انکہین پر بینائی نہین
در دسری سیکڑون مرجا نسی ٹکرا کی سر — بی سبب در پر تری انکو قضا لائی نہین

غزل

اپنی ان فعلون سی تم عالم نہین آتی ہو باز
دل لگانی کی ابہی شاید سزا پائی نہین

شصت و یکم ۶۱

ایدل کہان پہنسا ہی کہ تیرا پتا نہین — ایسا ہوا خموش کہ گویا صدا نہین
بل کہاؤن پیچ اوٹہاؤن محبت مین زلف کے — زنجیر پہنون اسکے سوا سلسلا نہین
دانا ہی پیچ کہا گئی زلف سیاہ کی — وہ کون ہی جو دام بلا مین پہنسا نہین
کوشش یہ رائگان ہی طبیبو علاج مین — بی شربت وصال مسیحا شفا نہین
جو چاہیے وہ حق مین مری کیجیی ستم — واللہ مجہکو آپ سی مطلق گلا نہین
سینی مین دل ہی ہا کہ یہ جس ہی شکستہ دل — ایسا ہوا خموش کہ مطلق صدا نہین
کیون کر رہی ہو دلشکنی ہی نیا طریق — سب مشرکو نمین دل کا ستانا روا نہین

غزل

عالم رسائی ہی در دلدار تک محال
دان تک کبہی پہونچتی کمند دعا نہین

شصت و دوم ۶۲

رنج و غم فراق مین جو مبتلا نہین — دنیا کی زندگی کا کچہہ اوسکو مزا نہین
مین ہون مریض غم یہ مرض لا علاج ہی — درمان ہزار کیجیے ممکن شفا نہین
دل ہی کباب ہجر مین خون جگر ہی می — کچہہ حاجت شراب گزک ساقیا نہین
اک دلبہ لاکہہ ستم سو طرح کی غم — کیونکر کہون مین یار کہ تو پر جفا نہین

جب تجھسا سالک رہ الفت ہو منحرف
واللہ اب کسی سی امید وفا نہین

یسلو قسم کہ ایک تمہاری سوا کبھی
اس وقت تک یہ دل کو کسیکو دیا نہین

ای درد دل خدا کی لیی کوئی دم ٹہر
کر رحم میری حال پہ اتنا ستا نہین

پائی سزا خراب ہوی کیون یہ کیا عشق
واللہ دل لگانی کا اچھا صلا نہین

رسوائیان خرابیان بدنامیان سہین
ہمپر تمہاری عشق مین کیا کیا ہوا نہین

غزل

عالم مین ساری عاشق و معشوق بیوفا
شرط وفا کسی سے بہی ہوتی نہین

شصت و سوم ۶۳

نہین مشابہ صورت ہمین وہ کہانی مین
کہ اب تو کچھ نہین باقی ہی جان جانی مین

خدا کیواسطی ملجاؤ ہو چکی خفگی
ملیگا لطف تمہین کیا مری ستانی مین

ہزار طرحکی ایذا ہوئی پر اف بھی نہ کی
دقیقہ کوئی نچھوڑا مری جلانی مین

جہانسی نام وفا ایسا اٹھہ گیا افسوس
کہ شرم آتی ہی الفت تمہین جتانی مین

اوٹھا نرکھیگا ہو لیسی میری سر کی قسم
جو کوئی بات بھی باقی ہو آزمانی مین

پھنسا کی دام محبت مین پہر جلاتی ہین
ہوا ہی طور یہی آج کل زمانی مین

ہنسی ہنسی مین جو لیجان مجھی رلاتی ہو
بھلا ملیگا تمہین کیا مری رلانی مین

صفائی تیر مژہ کیا بیان ہو قاتل کی
نشانہ ہو گیا دل پہلی ہی نشانی مین

گدا کو شاہ کرے شاہ کو گدا کر دے
کسیکو دخل ہی کیا اوسکی کارخانی مین

نہین ہی قدر تمہین آج گرچہ عالم کی
نہ ہمسا پاؤ گے ڈہونڈہوگے زمانی مین

غزل شصت و چہارم

مرتی ہین جو کہ عشق مین اوسکو خبر نہین — کیا آہ بی اثر ہی کہ مطلق اثر نہین

آیا ہی کیا سمجھ کی مسیحا علاج کو — مین ہون مریض عشق تجھی کچھ خبر نہین

ہی چاندنی بہی تابش خورشید سی زیاد — پہلو مین میری جب سی وہ رشک قمر نہین

ملتی ہی ہاتھ حال پہ میری تمام خلق — اسپر بہی تمکو رحم کی مطلق نظر نہین

کیا ناصحا ڈراتا ہی تلخی مرگ سی — عاشق وہی ہی جانکا جسکو خطر نہین

بس جان بلب تو کر چکا اب چاہتا ہی کیا — اب بہی ہے تجھے قرار جو درد جگر نہین

ہم مثل سرو باغ جہان مین ہین نا امید — ظاہر تو سر و سبز ہی لیکن ثمر نہین

آخر یہ حال صدمۂ فرقت نی کر دیا — کس وقت تن سی روح کو عزم سفر نہین

غزل شصت و پنجم ۶۵

عالم یہ عمر بہر نہین جاتا وہ در ہی — بی عشق ڈہونڈہی تو کوئی بہی بشر نہین

نہ آیا ہاتھ کچھہ جز سکۂ داغ ابتر مانی مین — یہی ہوگا چلن شاید محبت کی خزانی مین

یہ عشق بد بلا جان و جگر کو خاک کرتا ہی — ڈہلکتا نہین کو بی قیمت دل و کمانی مین

وہ مجھکو دیکھہ کر غشین سبب ہنس کے کہتی ہین — ہمی الفت نہین آسان مہنا اتر مانی مین

ہی اپنی کشتیٔ دل بحر الفت کی تلاطم مین — غرق لجۂ آفت ہوئی دل کی لگانی مین

نہ بولی تم ہمین تو پہر دن گذری منتین کرتی — بہلا کیا ہاتھ آیا آپکو میری ستانی مین

جو شب کو چھپ کی جاتی ہین تو یہہ کہہ پا تہہ آتا ہے | ہزارون گالیان دیتی ہین سونے میں جگاتی ہین

غزل شصت و ششم ٦٦

شب ہجران مین اسد جب نہ تو بیتاب ہو عالم
نہین کچھہ فائدہ ہی شمع سان آنسو بہانے مین

پھرا برسون مین اوسکی جستجو مین | صبا سان خاک چھانی آرزو مین
کیی نالے ہمیشہ مثل بلبل | نظر آئی وہ گل اس آرزو مین
نصیحت کیا مجھے ناصح کریگا | ہوا جو بند اکثر گفتگو مین
وہ گل ہی پاس اور بزم طرب ہے | لگا دی تشنہ مرا ساقی سبو مین
نگر جانا دل عاشق کو لے کر | یہ ادنی بات ہی اک اوسکی خو مین
نگر نظارہ اوس بت کا کہ ڈر ہی | اری اہد نہ فرق آئی وضو مین
نظر آئے پریشان خواب شب بھر | رہا جو دھیان زلف مشکبو مین
جناب عشق جسپر مہربان ہین | تو لائین حرف پہلی آبرو مین
فلک وہ دل نہین رکہتا ہی یا ہم | غضب کا رشک ہی اس کینہ جو مین
مری وحشت پہ روئی پھوٹ چھالی | گذر اپنا ہوا جب دشت ہو مین

غزل شصت و ہفتم ٦٧

کہی جو کچھہ وہ ای عالم بجا ہی
نہین حاصل جواب دو بدو مین

یہہ سا پاؤ گی عاشق گر ڈھونڈھو ہزارون مین | قسم خالق کی یکتا ہین تمہاری جان نثارون مین
ہی غیرو نسی سرگوشی نہانی جو رازدان ہسی | یہ قیمت ہی تمہی ہم آج کیا بی اعتبارون مین

وہ سمجہی یا نہ سمجہی خلق پر سب حال روشن ہی
لقب ہی عاشق جانباز اپنا اشتہاروں مین

امید حسرت دیدار مین اوس گل کی مدت تک
صباسان خاک چہانی کو بکو ہمنی دیاروں مین

بڑہا کیا پہر کسی سی جو رابطہ ہمنی چہپ چہپ کر
ہوا کرتی ہین غمازوں سی باتین اشاروں مین

چمن بہی چہا رہی نظروں مین بی تیری مجہی او گل
صدائی نالہ و فریاد ہی گویا ہزاروں مین

بہت ہشیار رہیو تو فریب دام ہی اوسکی
ہمین صیاد ہی بلبل ہوا ہی شہسواروں مین

مری جل جلکی جو عاشق فراق یار مین انکی
صدائی العطش آئیگی تا محشر مزاروں مین

ہمین سی بل کی لیتی ہو نہ ضعف تن ہو دلمین
ہوی کسکی سبب پیری نشانہ نامداروں مین

کبہی عدہ وفا ہی کیجئیگا وصل کا صاحب
رہون مین تا کجا دلبر شتابان بہاروں مین

شہ دلمین تیری جا باقی رہی میری نہ انعام
ہوئی جیسی نئی اغیار تیری غمگساروں مین

گذاری رات ساری تا سحر گن گن کی عالم
ہوا شب کو جو دہوکا اپنی اختر کا ستاروں مین

غزل — ردیف الواو — شصت و ہشتم

زندگی خاک ہی گر پاس وہ دلدار نہو
درد دل کس سی کہین جب کوئی غمخوار نہو

مرتی سر دہنتی تڑپتی جسی یون شب گذری
اپنی وہ جانسی کیونکر کہو بیزار نہو

ساقیا سہل نہین جام محبت پینا
یہ وہ مئی ہی جسی پیکر کوئی ہشیار نہو

فصل گل آئی کہلی لاکہہ شگوفی لیکن
کیا ہی سیر چمن جبکہ وہ دلدار نہو

ہو جو بازار محبت کی چلن سی واقف | کھوئی داموں کوئی یوسف کا خریدار نہو

باد و فا گلشن ہستی مین نپایا کیئی گل | کوئی گل ایسا نہین جسمین دلا خار نہو

غزل

دل کے تسکین کو مصرع یہ پڑہو ای عالم
لطف کیا وصل کا فرقت کا جو آزار نہو

شصت و نہم ۶۹

تسکین کیا ہو اس دل خانہ خراب کو | دیکھا نہین ہی رات سی اوس ماہتاب کو

اسپر ہی میری قدر نہین تجکو بیوفا | تیری لیی مٹا دیا اپنی شباب کو

ایسا جلا دیا آہ تپ ہجر نے مجھے | رتبہ نہین ہے ہم سے وسی کباب کو

جانیکو اوسکی کوچہین ناصح نہ منع کر | الفت نی سب بھلا دیا شرم و حجاب کو

راتونکو نیند اوڑ گئی ہی ہجر یار مین | آنکھین مری ترس گئین مدت سی خواب کو

ہو کس طرح قرار دل بیقرار کو | قاصد ابھی پہرا نہین لیکر جواب کو

غزل

عالم کو لطف کب ہی نہو گر وہ ہمکنار
ساقی اوٹھا کی طاق پہ رکھدی شراب کو

ہفتادم

مزا ہی وصل مین کیا گرچہ ہجر یار نہو | نہین ہی لطف اگر نشہ مین خمار نہو

کری کسی سے محبت تو نام کرجائی | وہ عشق کیا جو زمانی مین یادگار نہو

ہزار موسم گل ہو کہان شباب کی دن | بہار خار ہی اپنی اگر بہار نہو

وہ قدر ہمسی بھلا دلجلونکی کیا جانی | برنگ شمع جو راتونکو اشکبار نہو

ہلی نہ عاشق صادق کا دل بہلا کیونکر | ہزار بند ہو سیماب پر قرار نہو

یہ مجھپہ کچھ نہین ہو قوف کون ایسا ہی	کہ تیری ناوک مژگان سی جو شکار نہو
ہزار لطف مئی د باغ و سیر و صیا ہو	یہ سب ہین خاک اگر یار پاس وہ لگار نہو
خدانی ایسا ہی تجھکو دیا ہی حسن و جمال	پھر اسپہ تجکو بھلا کیون گھمنڈ یار نہو
اثر دکھاسے محبت نہ اپنا کیا معنی	فدا ہون جسپہ مین سو جان سی وہ نثار نہو

غزل	یہ دلمین آتا ہی لین راہ دشت کی عالم کہ غم کا سامنا پھر ہمسی بار بار نہو	جناب ہنسا دو کچھم

سیر گلزار ہوا ور وہ گل بیخار نہو کیون چمن خار نہو
کسطرح صرف فغان یہ دل بیمار نہو زیست کیون بار نہو

مرغ دل جب سی تری دام محبت مین پھنسا نہ ہی ہوش بجا
قید بی زلف کوئی کافر و دیندار نہو یون گرفتار نہو

چین پڑتا نہین عاشق کو بجز رنج و تعب ہجر مین ہا ئی غضب
جب تلک پیش نظر یار کا دیدار نہو صبر زنہار نہو

حالت نزع مین بھی آ سکے نہ لی تو نی خبر بڑھ گیا درد جگر
جان بلب کیون مری عیسی ترا بیمار نہو زیست کیون بار نہو

حسن دو روزہ پہ مغرور نہو بہر خدا نہ ہی گا یہ سدا
چاہنے والون کی تم درپئے آزار نہو یون ستمگار نہو

باقی اسطرح نہ تم حسن مین پیاری ٹھہرا ہم نہو تی جو خدا

رنج ہی یوسف کی کبہی گرمئ بازار نہو — گر خریدار نہو
جبکہ غیر دنسی مرے ملنی کی تم کہاؤ قسم — کیون نہو دلکو الم
کسطرح لب پہ مری آہِ شرربار نہو — چشم خونبار نہو
واسطے جسکے کیا ترک زمانے کا مزہ — نہوا وہ اپنا
ناوک رنج جگر سے مری کیون پار نہو — جب وہ غمخوار نہو
عشقِ صادق ہی اوسکو جو زبانسی کہدی — قول سی نہ پہری
سر بہی معشوق اگر مانگے تو انکار نہو — دینی مین عار نہو
کون انسی مصیبت مین پہنسا ہی عالم — کسنی جہیلی یہ ستم
ہائے کسطرح یہ دل زیست سی بیزار نہو — جبکہ دلدار نہو

غزل ہفتاد دوم

بڑہ گئی وحشتِ دل پہر تری دیوانیکو — اسکو لیجاؤ نہین کس دشت مین بہلانیکو
کہتا ہی دل کہ اوٹہا کوچۂ دلبر سی قدم — کچہہ سمجہتا نہین ہرگز میری سمجہانیکو
صورتِ تارِ نظر جسم ہوا ہی لاغر — جان باقی ہی فقط تن سی نکلجانیکو
شائد آجائی عزیزو اوسی کچہہ مجہپہ ترس — اوسکو لی آؤ کہانی مری سنوانیکو
چار دن زیست کی ہی لطف اوٹہا لی عالم — کون دنیا مین بہلا آیا ہی رہجانیکو
اب خدا خیر کری دیکہیی کیا ہوتا ہی — جمع اغیار ہوی پہر اوسی بہڑکانیکو
عیش و راحت کی تمنا مین فدا کی تہی جان — دل لگایا تو نہ تہا یار سی پچہتانیکو

حسن کی وہ حال مرا کہتا ہی ہنکر سب سے
یہ بہی اک مکر ہی اوسکا مری دہمکانیکو

نامہ بر ہونیکا میری جو نہین اوسکو یقین
لخت دل ہی می لیجا اوسی دکہلانیکو

جوش الفت مین تقاضا ہی یہی وحشت کا
دل کی آباد کرو اب کسی ویرانیکو

بی سبب شکل دکہانا نہین اوسکا ہمدم
مجھکو معلوم ہوا آئے ہین تڑپانیکو

غزل — نہ یقین کرنا محبت کا کسی کے عالم
شیوہ ہی اسکے بہت ہوتی ہین بہکانیکو

ہفتاد و سوم

جانکنی گر مین گذرتا ہون گذر جانی دو
روز کی مرنی سی اکبار ہی جا جانی دو

اسکی تکرار ہی کیا عشق نہین اپنا صحیح
دلکو صاحب کی نہین ہوتا اثر جانی دو

ہو چکی بس خفگی سینی سی لگ جاؤ مری
یار اللہ یہ ہر روز کا شر جانی دو

صبح پہر شوق سی گہر جائیو اے رشک قمر
رات اتنی بہی جو باقی ہی گذر جانی دو

دیکہو دو ٹکری نہ اکث ہی نہ ہو جائے قلم
شاعرو لکہو نہ مضمون کمر جانی دو

یہ بہی معشوقونکا اک ناز ہی کیا غم ای دل
قتل عاشق جو مکرتا ہی مکر جانی دو

بعد مدت کی جو بولی تو یہ بولی شب وصل
صبح ہوتی ہی کوئی آن مین گہر جانی دو

تم جو کہتے ہو کہ بدنام کیا تمنی مجھے
میرے ملنی سے اگر دیکہو ضرر جانی دو

دوستونکی عجب کیا جو ترس آ جائی
عالم نزع کی اوس تک تو خبر جانی دو

غزل — مجھکو فقرونپہ اوڑاتا ہی یہ کہہ کر عالم
کل ہی آئین گی ہمین آج اگر جانی دو

ہفتاد و چہارم

ابر ہی می ہی ہوا ہی آج تو — کیا ہی گلشن مین فزا ہی آج تو
آگئی بادِ بہاری کیا صبا — بلبلونکی کچھہ صدا ہی آج تو
باغ مین تنہا مجھی وہ گلبدن — بعد مدت کی ملا ہی آج تو
مژدہ جانبخش لائی ہی ضرور — خوش بہت بادِ صبا ہی آج تو
ای شہ خوبان تری دربار کا — رنگ کچھہ بدلا ہوا ہی آج تو
پیچ مین دل آگیا ہی زلف کی — سلسلہ اپنا ملا ہی آج تو
اب دل مضطر رہا ہونا کجا — اوسجگہہ جاکر پہنسا ہی آج تو
ای مسیحا جلد سے جاکر خبر — زیست کا اوسکی خدا ہی آج تو
کل خدا جانی وہ ہوئی مہربان — بر سر جور و جفا ہی آج تو
شب ہجران آنکھونسی اوسکی یاد مین — اشکونکا دریا بہا ہی آج تو
کہتا ہی وہ ملتا ہی تو غیر سی — ہمپہ یہ فقرا بنا ہی آج تو

غزل — بدگمان ہی تجہسی ای عالم وہ شوخ / یہ نیا اک گل کھلا ہی آج تو — ہفتاد و پنجم

بیتابیان ہین کل سی دل ناصبور کو — کیا دیکھہ پایا اپنی کسی شکل حور کو
ایدل نہ پھونک دی کہین آتش فراقکی — سمجھا بہت ساچاہیی تہوڑی فتور کو
مغرور ہین جو آپ بہت اپنی حسن پر — رکھتا نہین عزیز خدا ایسی غرور کو
پیدا کیا یہ عاشقون کی آہ نی اثر — آخر جلا کی خاک کیا تو وہ طور کو

تمکو بھی چاشنی وہ چکھا دیتا عشق کی | لائی فریب مین جو کسی ذی شعور کو
کہتا ہون جبکہ مرتا ہون کہتی ہو جھوٹ ہی | آخر مرا یقین ہو کیونکر حضور کو
چھپتا نہین چھپائی سی خالق پہ ہی عیان | پوشیدہ لاکھہ کیجیے فسق و فجور کو
پھر شوق سی حضور سنا لیتی گالیان | ثابت کیا تو ہوتا ہماری قصور کو

کیون آئے تھے جلانیکو دم بھر کیواسطے
عالم اگرچہ جانا تھا کار ضرور کو

غزل | ردیف الہاے ہوز | ہفتاد و ششم

کچھہ اور رنگ چرخ دکھاتا ہی واہ واہ | میٹھی بٹھائی دل کو پھنساتا ہی واہ واہ
مجبور ہو کی اپنی کیی پر یہ دل مرا | کس لطف سی یہ رنج اٹھاتا ہی واہ واہ
جسکے ہی یہ شکل ہی اپنی دوستو | وہ ہمکو چٹکیون مین اڑاتا ہی واہ واہ
جو یار نامراد ہی اغیار ہو گیا | کیا کیا تماشا چرخ دکھاتا ہی واہ واہ
ای دل تری طرح سی کوئی اس جہان مین | یون ہی شباب اپنا مٹاتا ہی واہ واہ
چاہ ذقن کی یاد مین پھر دیکھیی دل | کیسی کنوین جھانکی جھکاتا ہی واہ واہ
بوسہ لیا جو یار کا جھنجھلا کی کہتا ہی | سوتی سی مجھکو کون جگاتا ہی واہ واہ
ملتا ہی یار ہر تو رقیبون سی برملا | کیا خوب قول اپنا نبھاتا ہی واہ واہ
عاشق کی دل پہ چوٹ [illegible] وہ صاف عشوون کی | ہر روز تازہ گل یہ کھلاتا ہی واہ واہ

پہلے بتایا جس نے محبت کا رستا — وہ ہمکو آج راہ بتاتا ہی واہ واہ

عشاق سی کلام نصیحت ہین ناصحا — تو اور دل جلون کو جلاتا ہی واہ واہ

غزل — ہفتاد و ہفتم

عالم یہ دل مرا بھی اوس گل کی یاد مین
ہر روز سبز باغ دکھاتا ہی واہ واہ

ہماری سر مین سودائی محبت کیا سمایا ہے — کہ بی تیری سحر تک نیند اب آنکھون مین آیا کچھ

الٰہی خیر کیجیو کونسی ساعت گیا قاصد — تعجب ہی جواب خط مرا اب تک لایا کچھ

خریدا آپ ہمنی رنج و غم کو نقد دل دیکر — بجز افسوس الفت مین نہ اپنی ہاتھ آیا کچھ

نہین سوجھا اوسی آنکھ ہمسی پھیر لی یکدل — یقین ہی میرے جانب سی تیرے جیبون نے لگایا کچھ

یہی حسرت ہی ساری عمر گذری ہی حیرت ہا — رجوع اپنی طرف کو دل کبھی اوس کا نہ پایا کچھ

ہزارون طرح چاہا دل کو بہلاؤن کسی جانب — بجز ذکر صنم واللہ فرقت مین نہ بھایا کچھ

عجب کیا حال لکھوا بیدہ گر کچھ یاوری کرتی — زبانی حال اوسی میرا نہ قاصد نے سنایا کچھ

ہوا بی سبب رنج و بلا مین مبتلا ہر گز — یقین ہی تو نی بھی یہ دل کسیکا دل ستایا کچھ

غزل — ہفتاد و ہشتم

کہون کیا اوس ستمگار کی عیاری عالم
کیے وہ تذکرے جس سی رلایا کچھ ہنسایا کچھ

ہوتا جو مجھکو عشق کسی باوفا کی ساتھ — یون کو بکو نہ خاک اڑاتا صبا کی ساتھ

کچھ بس نہ چل سکا مرا اوس دلربا کی ساتھ — دل لیگیا وہ کھینچ کی ناز و ادا کی ساتھ

بیمار ہجر یار ہون صحت محال ہی — بڑھ جائیگا مرض ہی مسیحا دوا کی ساتھ

ہر دم جو بیقرار ہی اے دل تو فائدہ
تدبیر وصل چاہیے فہم رسا کی ساتھ

لازم نہین ہی ای شہ خوبان یہ بیرخی
احسان کیے ہین شاہون نی کیا کیا گدا کی ساتھ

ہوتی نہین بشر کی جو مقبول التجا
تاثیر بھی ہی شرط زبانین دعا کی ساتھ

اے دل کسیکے پیچ مین ہرگز نہ آئیو
ہین عشق اس زمانی مین مکر و دغا کی ساتھ

گاہی گلے لگایا تو گاہی جھڑک دیا
گر لطف بھی ہی اوسکا تو جور جفا کی ساتھ

ای بت تجھی غرور سوا اور ہو گیا
کی مین بندگی جو تری التجا کی ساتھ

ہوتا بلند میرا بھی محشر مین مرتبہ
آشنا ریاض کرتا اگر مین خدا کی ساتھ

اک دم قرار اس دل بیتاب کو نہین
یارب یہ سابقہ ہی مرا کس بلا کی ساتھ

دشنام چھیڑ چھیڑ کی دیتی ہو خیر ہی
کیا خوب اب تو لڑتی ہو صاحب ہوا کی ساتھ

چھٹتا نہین ہی دام بلا سی دل کبھی
الجھا بسان شانہ جو زلف دوتا کی ساتھ

عالم عبث خیال ہی روز قیام کا
محشور ہم تو ہون گی شہ کربلا کی ساتھ

غزل — ردیف الیای — ہفتاد و نہم

کس قدر رہی جانفشانی کی
تمنی کچھ بھی قدردانی کی

ساقیا دی شربت کا کوئی جام
اب تو نوبت ہی سرگرانی کی

وسکی در تک نہ جاسکی افسوس
یہ بھی خوبی ہی ناتوانی کی

در دل بڑھ گیا جو رشک مسیح | کون صورت ہی زندگانی کی
ہی سلیمان وقت وہ بیشک | جسنی اوس در کی پاسبانی کی
وصف دندان مین شعر کہہ کر | بحر معنی مین دُر فشانی کی
اونکو اوجھل کیا نہ آنکھو نسی | یہ بھی شدت ہی بدگمانی کی
کیون نہ ٹھوکہیلو ہنسی تن کی جلیبی | جی منگسا اندنون جوانی کی
دل کو بیٹھے بٹھائی کھو بیٹھے | یہ خبر تھی نہ ناگہانی کی
جسم معدوم ہوگیا اپنا | انتہا ہی یہ ناتوانی کی

غزل ہشتادم

گھر بلا کر جلا یا عالم کو
خوب ایدوست میہمانی کی

کیا سرم اوٹھی حیف مانی سے وفا کی | ہر دوست کی دشمن کیطرح ہمسی دغا کی
جز شکر کبھی شکوہ زبان پر نہین لائے | خوش ہو کی سہی ہمنی اگر تمنی جفا کی
باعث نہین معلوم کہ آزردہ ہوی کیون | للہ بتا دیجیے کیا ہمنی خطا کی

قطعہ

سمجھایا بہت مینی کہ سن ای دل ناداں | دنیا مین کسی سی نہ رکھہ امید وفا کی
میرا نہ کہا مانا تو رسوا ہوا کیا کیا | کیونکر نہوا ایسی کو سزا ایسی خطا کی
دو دوست کی محبت مری پرسی نہین عاشق | ملجائی صنم جائی یہ کعبے مین دعا کی
کمتی کوئی مین نظا سر سبھی شوق جہاد تہ | پر شرط وفا کی تو کسی بندۂ خدا کی

افسوس کہ سربازی عاشق کی نکی قدر | کہتی ہین بناوٹ ہی اگر جان فدا کی
وہ عیسی دوران ہی دم نزع بہی آیا | بیمار محبت کی غرض خوب دوا کی

غزل ہشتاد و یکم ٨١

محشر مین مرا آپ کا ہو جایگا انصاف
دل چہین کی ایجان جو عالم سی دغا کی

یاد رخ و گیسو مین سدا ہمنی بسر کی | رو رو کے کبہی شام کی اور گاہ سحر کی
دل تیری سوا ہم نہ کسی در کو دینگی | ایجان جہان ہمکو قسم ہی تری سر کی
ثابت نہین تقدیر مین کیا اپنی لکہا ہی | کہانیگی ابہی ٹہوکرین کس کس کی نہ در کی
رخ زرد ہی لب خشک مین اشک آنکہونسی جاری | کیا کہی تمثال درد دل و جان و جگر کی
کیا اس کا عجب آبروئی ابر ستادی | جس خط مین حقیقت ہو رقم دیدۂ تر کی
کہتا ہی زمانہ جسی برق شرر افشان | ہی آہ یہ مجہہ عاشق تفتیدہ جگر کی
منظور نہین مجہکو فلک بہی تجہی کہی | مر جاؤنگا اغیار نی گر تجہپر نظر کی
عارض کا تصور تہا کبہی خال سیہ کا | اس حال سی فرقت کی بسر شام و سحر کی
کیا شورش طوفان کو مری اشک سی نسبت | کی ابر نی تقلید مری دیدۂ تر کی

غزل ہشتاد و دوم ٨٢

کیا حال ہوا اوسکا شب وصل مین عالم
آئی جو صدا کان مین یک بار گجر کی

ٹہوکر لگا کی خواب سی بیدار کر چلی | سوتی ہوئی نصیب کو ہشیار کر چلی
جنون وہ برق تہی کہ نشانہ مین ہو گیا | تیر نگاہ دل سی مری پار کر چلی

بی اب نصیب صحبت اغیار ہو تجھے
نظارہ تیری حسن کا ہم یار کر چلی

لیکر چلی ہین بار گنہ باغ دہر سی
کیا خوب سیر ہستی و گلزار کر چلی

در تک رسائی یار کی اپنی محال ہی
جو کھٹ کا اوسکی دور سی دیدار کر چلی

ابرو و چشم و غمزہ و انداز و ناز سی
دم بہر کو آئی اپنی مگر وار کر چلی

رنج و غم و فراق و الم کرب درد و سوز
اتنون کو ایک جی کا خریدار کر چلی

قاتل کو بعد قتل دیا تن نی یہ جواب
صد شکر آج ہمکو سبکبار کر چلی

در پر تمہاری صبح سی عالم کی شام کی
ای شاہ حسن آپ کا دربار کر چلی

غزل ہشتاد و سوم ۸۳

دشمن بہی کری کیون مری حالپہ نالی
فرقت مین تری اب تو پڑی جان کی لالی

معشوق جد ہیکا ہو انصاف کی چاہی
کیونکر نہ پہری رو رو کی وہ اشکو سی تہالی

ہمسا کوئی عاشق نہ ملیگا یہ رہی یاد
گو لاکہہ ہون ظاہر مین تری چاہنی والی

پروا ہی نہین اوسکو خدا لاکہہ کری جان
بی رحم کی اللہ نہ ڈالی کبہی پالی

وہ پائی ہی ایذا کہ دعا آٹھہ پہر ہی
اس عشق کی آفت سی خدا سبکو بچالی

اب تو تپ ہجران سی مرا حال برا ہے
کر رحم مسیحا کہ پڑی جان کی لالی

اِلہٰدین کی اگر سوزش ہجر انکا بیان ہو
ہو شمع زمان اور پڑین ہونٹو نپہ چہالی

دیکہی نہ کبہی سامنی گر حور بہی آلی
ہرگز نہ محبت کی بشر سر پہ بلا لی

فریاد سنیگا نہ تری باغ مین کوئی
کرتی ہی عبث بلبل خوش لہجہ تو نالی

دکھلائی خدا جو ادسی دیکھینگی ہر حال — بی بس ہین پڑی ہا تو ستمگار کی پالی
اس ظلم کی کچھہ حد بھی ہی اب ضبط کہان تک — اک جان ہی باقی ادسی تو لی کہ خدا لی

غزل ہشتاد و چہارم ۸۴

بی رنج کے راحت نہین عالم کبھی ملتی
جو ظلم کری یار خوشی سی وہ اوٹھا لی

ہی دلمین آزمایش تقدیر کیجیی — اوس بیوفا سی ملنی کی تدبیر کیجیی
آتا ہی دلمین خامہ وہ تحریر کیجیی — قائل وہ جسمین ہو وہ تقریر کیجیی
ناصح یہ ہمسی کہتا ہی پچھتائیگا آپ — عشق بتان نہ اتنا گلو گیر کیجیی
مجبور ہین صدمۂ ہجران سی ناصحا — کیونکر نہ دلسی نالۂ شبگیر کیجیی
دو روز کی ہی آپکی الفت وہ کہتی ہین — اسدرجہ اپنا حال نہ تغییر کیجیی
الفت کا اپنی حال تو خالق پہ ہی عیان — کسطرح دلپہ آپ کی تاثیر کیجیی
دشنام پھر تو شوق سی دیجیگا ہمکو آپ — ثابت ہماری پہلی تو تقصیر کیجیی
لازم نہین ہی جان جہان ایک بوسہ پر — عاشق کو اپنی آپ جو دلگیر کیجیی
جسمین خوشی ہو آپکی حاضر ہی سرا — ہرگز نہ میری قتل مین تاخیر کیجیی

غزل ہشتاد و پنجم ۸۵

عالم جو دلکو دیکی گنہگار ہو گئی
تجویز اِس گناہ کی تعزیر کیجیی

باقی کبھی نہ مری واسطی بیداد کوئی — تجھہ سی جانبر نہوا ای ستم ایجاد کوئی
قتل کر قید سی یا کر دی رہا او ظالم — عاقبت ظلم کی بھی ہوتی ہی معیاد کوئی

حیف صد حیف ہی کس کسکو نہ برباد کیا
دلکی ہاتھون سی کبھی دیکھا نہ آباد کوئی

جو پھنسا دام محبت مین نچھوٹا تا زیست
نہین ہوتا کبھی اس قید سی آزاد کوئی

بانہ غمسی مین سبکدوش ابہی ہو جاؤن
کردی سرتن سی جدا اگر مرا جلاد کوئی

عمر بھر کوچہ الفت مین نہ پھر رکھتی قدم
دیکھہ چکتی ہم اگر عشق کی افتاد کوئی

قیدی کنج قفس کی بہی خبر لیتی ہین
آشنا غافل نہین ہو جاتا ہی صیاد کوئی

سچ تو کہتا ہی یہ ناصح کہ نہ دی اپنی جان
چار دن بعد کریگا نہ تجھی یاد کوئی

نہ رہا ہوتی ہین افسوس نہ آتی ہی قضا
جان بلب ہو گئی سنتا نہین فریاد کوئی

دی غم اسدرجہ اذیت جو گذر جاؤن مین
اپنی شیدا کو نہین کرتا ہی برباد کوئی

غزل

آہ و زاری مین یوہین عمر بسر ہوگی سدا
دیگا اس درد کی عالم نہ تجھی داد کوئی

ہشتاد و ششم ۸۶

اے جنون پھر بہار آئی ہی
دل وحشی نی دھوم اوٹھائی ہی

دل کولی کر نہ کیجیو برباد
عمر بھر کی یہی کمائی ہی

عشق سی دانت ہو گئی کھٹی
تو نی وہ چاشنی چکھائی ہی

حال پر میری ہنسکی کہتی ہین
شکل کیا آپ نی بنائی ہی

درد ہجران سی دم لبون پر ہی
ای مسیحا تری دوہائی ہی

عوض دلبری ملین دشنام
یہ بھی قسمت کی نارسائی ہی

کہنا قاصد جواب خط کیا دون
مرد دلسی نہین رہائی ہی

تجھسی کیا وہ کریگا او نادان | جسکی مشہور بی وفائی ہی
ترسین ہم غیر ہوین ہمصحبت | یہی خالق تری خدائی ہی
دام گیسو مین پہنس گئی ایسی | عمر بہر اب نہین رہائی ہی

غزل — ہشتاد و ہفتم

تمکو دنیا سی کیون ہی نفرت
دل مین عالم یہ کیا سمائی ہی

ایسی برگشتہ ہوئی مجہہ سی مری تقدیر ہی | نالہ دل بی اثر ہی آہ بی تاثیر ہی
کوئی ہمدم ہی کوئی یار ہی جز درد و غم | اب شریک حال ایدل نالہ شبگیر ہی
قتل کی سیری جو تم درپی ہوی کیا ہی سبب | کیا گنہ ایسا ہوا ہی کونسی تقصیر ہی
ایک لحظہ بہی نہین جاتا تصور یار کا | ہر گہڑی ہر دم نظر مین یار کی تصویر ہی
ای مسیحا ہی تپ فرقت دو ہپکار ہی | اپنی حق مین گرد راہ یار بس اکسیر ہی
قتل عاشق سی ہوا کیا فائدہ تجہکو بہلا | حشر تک خون اوسکا قاتل تیرا دامنگیر ہی
قصہ فرہاد و مجنون سی ہمین ظاہر ہوا | کوہ و صحرا وحشیان عشق کی جاگیر ہی
درد و غم سی ایکدم فرصت مجہی ملتی نہین | کیا مری تقدیر کی خالق یہی تحریر ہی

غزل — ہشتاد و ہشتم

خاک اب ہوگی ہائی اس دل وحشی کی آہ
زلف کی قیدی ہین عالم یاد نہین زنجیر ہی

کہہ دلا کسکو پیار کرتا ہی | کہ مجھے بی قرار کرتا ہی
کیا جنون پہر بہار آئی ہی | دل وحشی پکار کرتا ہی

اپنی عاشق پہ کوئی اوناداں ظلم یون بی شمار کرتا ہی
تیر غمزہ تیرا او کمان ابرو جان و دل کو فگار کرتا ہی
کر کی دنیا مین ایجون عریان کیون مجھے شرمسار کرتا ہی
ایسی لاکھون ہین اوسکی دیوانی کون ہمکو شمار کرتا ہی
تیر مژگان ترا وہ ہی صیاد سیکڑون دل شکار کرتا ہی
کشتۂ عشق پر تو ای قاتل کیون جفا اختیار کرتا ہی
عشقمین گو ہم اوسکی ہین صادق پردہ کب اعتبار کرتا ہی
دل خدا جانی ہنس گیا ہی کہان آہ جو بار بار کرتا ہی
کر کے انکار وصل او ظالم کیون مجھی اشکبار کرتا ہی
وہ ندین گی جواب خط ای دل تو عبث انتظار کرتا ہی

غزل — اوسکو پروا نہین ہی ای عالم جان کیون تو نثار کرتا ہی — ہشتاد و نہم

داغ جنون نی پھر کئی سامان نئی نئی فرقت مین اوسکی چہائی بیابان نئی نئی
سودائی زلف جیسی ہوا ہی مجھے صنم مین دیکھتا ہون خواب پریشان نئی نئی
ابتو جنونکا حال یہ پہونچا ہی ناصحا ہوتی ہین روز چاک گریبان نئی نئی
بنتی نہین ہی کوئی بھی تدبیر وصل یار ہر چند روز کرتا ہون سامان نئی نئی
در تک تمہاری آنی نہین دیتی ہین مجھی بتلائی خوب آپ نی دربان نئی نئی

الفت مین تیری ہمکو یہ حاصل ہوا صنم
پیدا ہوی ہین جان کی خواہان نئی نئی

غزل نود ام ۹۰

بی شربت وصال کی ممکن نہین شفا
عالم اگرچہ لاکھہ ہون درمان نئی نئی

اوسکی بن کچھہ عیش وعشرت کا نہ سامان چاہیے
صبح فرقت کیطرح ٹکڑی گریبان چاہیے

مسند جم اور نہ کچھہ تخت سلیمان چاہیے
جا کی بستر اب ہمین یک بیابان چاہیے

یہ جنون کا حال ہی دل شہر مین لگتا نہین
ایسی وحشی کی لیی کوہ و بیابان چاہیے

گردش فرقت سی روز و شب کی ہمتو مر چکی
مہر کی تو نظر ای ماہ تابان چاہیے

تیغ ابرو سی ہین اوس قاتل کی ہم زخمی ہوی
ای تن گل گون تو اہر زخم خندان چاہیے

ظاہر اگر آہ نہین سکتی تو چھپ کر آہ ہی
خوف رسوائی ہی دلمین ربط پنہان چاہیے

ای جنون کچھہ غم نہین وحشت مین گرہون بی لباس
گرد کی چادر برای جسم عریان چاہیے

غزل نود و یکم ۹۱

پاس عالم کی نہین وہ گل تو گلشن خار ہی
بہولنا ای دل تجہی راہ گلستان چاہیے

قید کرتا ہی عبث دیکھہ تو صیاد مجھی
رو ونگی مرغ چمن کر کی بہت یاد مجھی

جسکی الفت مین بجز رنج نہ راحت پائی
ایکدن وصل سی اوسنی نکیا شاد مجھی

عزت و آبرو شرم تو کہو دی دل نی
دیکھیی کرتا ہی کیا کیا ابھی برباد مجھی

ذبح کرتا ہی نہ ظالم نہ رہا کرتا ہی
تیری بیداد کی دی جلد خدا داد مجھی

عشق مین جسکی خدا کو بہی فراموش کیا
بہول کر بہی کبہی اوسنی نکیا یاد مجھی

اثر الفت قمری ہوا ظاہر دل پر — پا بگل جب نظر آیا کوئی شمشاد مجھی
ہوں ابھی تازہ گرفتار قفس ہی وحشت — ارے صیاد تو کر سے لینے دے فریاد مجھی
روز کی ظلم اوٹھانے کی نہیں تاب و توان — قتل کر ڈال کہیں او ستم ایجاد مجھی
وصل اکدن بھی میسر ہوا او گل کا نصیب — عمر بھر حیف رکھا چرخ نے ناشاد مجھی

غزل

دل کو دیتی نہ کبھی ہاتھ سے اپنی عالم
ہوتی معلوم اگر عشق کی افتاد مجھی

نود و دوم ۹۲

یہ حال عشق مین کسکی ہوا کہو تو سہی — ہلال کیون ہوئی اے مہ لقا کہو تو سہی
نہ وہ مزاج نہ وہ چہچہے نہ وہ ہنسیان — اوداس رہنے کا باعث ہے کیا کہو تو سہی
یہ کیا سبب ہے کہ لب خشک چشم پرنم ہے — کرو حجاب نہ بہر خدا کہو تو سہی
جواب کچھ مری باتون کا دو خموش نہ ہو — زبان سے اپنی برا یا بھلا کہو تو سہی
ہماری بات جو سنسکی ٹال دیتی ہو — مزا ہی دل کی جلانے مین کیا کہو تو سہی
کلام آج رکاوٹ کی ساتھ کرتی ہو — مرا قصور بتاؤ خطا کہو تو سہی
ہوا وفا کی عوض بے وفائیون کا رواج — یہ کیا زمانے کی بدلی ہوا کہو تو سہی
بیان صاف کرو وجہ چشم پوشی کی — سنا کسی سے جو ہو برملا کہو تو سہی
عبث عبث نہ قسم کھاؤ کل کی آنے کی — کیا ہے کونسا وعدہ وفا کہو تو سہی
غرور حسن دو روزہ یہ ہے تمہین ناحق — شباب کسکا رہا ہے سدا کہو تو سہی
اسیر زلف سے وہ پوچھتی ہین دانستہ — اس انتشار کا کچھ ماجرا کہو تو سہی

ہوا مین سائل بوسہ تو ہنس کی اوسنی کہا
مزاج کیسا ہی بہر خدا کہو تو سہی

وہ جان مجھ کی کہتی ہین مجھ پریشان سی
کمند زلف مین کیونکر پہنسا کہو تو سہی

جو دیکھتا ہی مرا حال زار کہتا ہی
فسانہ دل غمگین ذرا کہو تو سہی

فسانہ شب غم سنکی مجھ سی وہ بولے
ہوئی تہی کونسی نازل بلا کہو تو سہی

غزل	تمہارا دل تو نہ عالم اسیر گیسو تہا یہ کسطرح سے ہوا مبتلا کہو تو سہی	نود و سوم ۹۳

سبب کیا ہی جو دلداری ستم ایجاد کم کر دی
غضب ہی اک قلم دلسی ہماری یاد کم کر دی

ہماری رنج دیکھین خوشی تہی گر تری ظالم
تو پہر کسواسطی بیداد ای جلاد کم کر دی

تصور مین جو کھینچی یار کی تصویر لاثانی
مری صنعت نی قدر مانی و بہزاد کم کر دی

اسیر کاکل پیچان ہون وحشت کی ہی طغیانی
ہماری پاؤنکی زنجیر کیون حداد کم کر دی

مقابل تیری ہو کر سرو نی کچھ سرکشی کی تہی
جو سیر باغ ای رشک قد شمشاد کم کر دی

مری ایذا رسانی مین تو تہی آسایش خاطر
عبث مشق جفا تو نی ستم ایجاد کم کر دی

گنوائی جان شیرین سختیان سہہ کی ترے کن کی
نظر مین ہمنی سکی ہمت فرہاد کم کر دی

کسی نی مژدہ وصل پری کیا سنایا ہی
دل وحشی جو تو نی آجکل فریاد کم کر دی

ستم ڈہایا ہزارونکو پہنسایا دام ناحق مین
توجہ جانب گلزار اب صیاد کم کر دی

رقیبون نی جو بہڑکایا مروت مین بہی کمی آیا
توجہ آپ نی سوی دل ناشاد کم کر دی

کسیکی آہ و زاری نی کیا شاید اثر عالم
اسیران قفس کی دنی جو میعاد کم کر دی

غزل نود و چہارم

دلسی ہم جسکی سدا بندہ بی دام رہی ... وہ بہی اپنا نہو مفت مین بدنام رہی
جسکا معشوق جدا ہو تو ہی بتلا ناصح ... کس طرح اوسکی دلِ زار کو آرام رہی
کیا مخل تہی سی صحبت مین ہین ایساقی ... دورِ ساغر مین جو محروم پی جام رہی
دلتہین کہینچی نہ رسوا ہو زمانی مین کوئی ... یاد آغاز مین گر عشق کا انجام رہی
واٹہی میری جلانی کی نکالا ہی تو ڈہنگ ... جلسۂ عیش و طرب کیون نہ لب بام رہی
جو کہ زلف و رخ دلدار کا شیدا ہو بلا ... بیقراری نہ اوسی کیون سحر و شام رہی
جان نثاری کی مری قدر نہ کی او ظالم ... مہربانی کی عوض موردِ الزام رہی
میری کوچیسی وہ وحشی نگذرنی پائے ... برسون جاری یہ ہماری لیی احکام رہی
بہرِ تسکینِ دلِ زار یہ کہیو دا صمد ... گاہ گاہی تو صنم نامۂ و پیغام رہی
جسکو ہو ورد زبان نام صنم صبح و مسا ... دہیان عقبی کا نہ دنیا سی اوسی کام رہی

غزل	وہ وفا کیشی عالم کہ ہمیشہ جس سی مندرج دفتر عشاق مین تو نام رہی	نود و پنجم ۹۵

فرقت مین تری نالہ و فریاد کرینگی ... جب لطفِ شبِ وصل کا ہم یاد کرینگی
کہینچی ہی تصور مین وہ تصویر صنم کی ... تعریف مری مانی و بہزاد کرینگی
جہسا نملیگا جو اونہین کوئی جفا کش ... اوس دم مری طرز وفا یاد کرینگی

مارا ہی قفس مین مجھی تڑپا کی جو بولی / کیا حق مین دعا ہم تری صیاد کرین گی

نخچیرون کی سنبن گی وہ اسیطرح تو اللہ / بی شبہہ مجھی سخت مین برباد کرین گی

مرجاؤنگا واللہ تڑپ کر مین او بیدردم / گر اپنی غلامی سی وہ آزاد کرین گی

ہی بت نہ سنی آہ بہان تو لی ہماری / محشر مین خدا سی تری فریاد کرین گی

بی جرم کیا ذبح جو تو نی بھی قاتل / افسوس مری حال پہ جلاد کرین گی

اد قیدِ دلجو مین نہ سرو د صنوبر / اوقات بسر با دلِ ناشاد کرین گی

مجنون کیطرح تیری لیی غیرت لیلی / اب ہم بھی بیابان کوئی آباد کرین گی

غزل نود و ششم

عالم وہ طلبگار تری تیغ کی وسعدن / جب تازہ ستم کوئی بھی ایجاد کرین گی

عجب جوش جنون فرقت مین تیری تنگ لایا ہی / بجائی اشک خون دل ان آنکھون سی بہایا ہی

وہ ہوکر مہربان گہر مین ہماری آج آیا ہی / یہانتک تو ہمارا جذبۂ دل کھینچ لایا ہی

چمنمین عندلیبون نی جو شور و غل مچایا ہی / گرفتار بلا کرنی کسی صیاد آیا ہی

مری جانب سی کچھ اغیار نی شاید لگایا ہی / کہ ہر دن ہی شگوفہ یہ تمکو آج پایا ہی

نہ پوچھی بات بھی اگر ذرا ہنسی جابی حیرت ہی / کہ جسکی واسطی ہمنی شباب اپنا مٹایا ہی

ہماری آہ و زاری دیکھ کر وہ ہنسکی کہتا ہی / خدا کی واسطی دیکھو نیا یہ ہانگ لایا ہی

خوشی کی نوبتین بجتی ہین چہرہ سرخ ہی کیسا / ہماری خون سی جو آج وہ قاتل نہایا ہی

دم آخر ہی اے بہر خدا جا کر خبر اوسکی / تری بیمار کو ای مصطفی ان غش آیا ہی

تری بیداد کی چاروں طرف ہی ہوم عالم مین
خدا جانی دل پر درد کس کس کا ستایا ہی

ہزارون دل پہنسائی ہین جو دام زلف مین تونی
بتادی پیچ یہ ظالم تجہی کسنی سکہایا ہی

کبہی پرزی گریبان کی جو بینی شکوہ جہن مین
بہار آئی ہی کیا دلمین جو یہ سودا سمایا ہی

رہائی کی کوئی صورت نظر آتی نہین ہرگز
خدا جانی کہ اِس دل نی کس آفت مین پہنسایا ہی

یہ کیونامہ بر اِس سی خطا کیا ہی کی ایسی
جو دل سی تیغ نی اپنی یکسر قلم مجہکو بہلایا ہی

ہزارون گل جگر کہائی ہین تب فرقت مین سینی پر
تمہاری نذر دینی کو یہ گلدستہ بنایا ہی

کرون گا حشر مین اللہ سی فریاد مین ای بت
دغا سی لیکی دل جیسا مرا تو نی جلایا ہی

غزل	بس اب تو کیجیی مقبول اسکو ای شہ خوبان برای نذر عالم دل سر دربار لایا ہی	نود و ہفتم

پلا تو بزم مین وہ جام خوشگوار مجہی
کہ تا بہ حشر رہی ساقیا خمار مجہی

خوشی سی پہولا سمائی نہ سینی مین دل زار
نظر جو باغ مین آجائی وہ نگار مجہی

رہون گا مین ترا ممنون عمر بہر صیاد
دکہا دی شکل جو اوس گل کی یکبار مجہی

تپ فراق سی خود دل کباب ہی میرا
جلائی دیتی ہی کیون آہ شعلہ بار مجہی

ہزارون گل سی جلی کی کہائی ہین تن پر
ابہی دکہائیگا کیا کیا یہ دل بہار مجہی

نہ اوسکی منہ پہ دلا شکوہ جفا آئی
کہ آنکہین کرنی ہین پہر یار سی دوچار مجہی

نہ پوچہہ نام سی مطلب ہی کیا تجہی ظالم
جہان مین کہتا ہی ہر ایک دلفگار مجہی

خدا کیو سطلی ای دردِ دل ٹہر دم بہر
فراق یار مین لینی دی کچہہ قرار مجہی

غزل — نود و ہشتم ۹۸

فراق یار مین خود جیسی تنگ ہی عالم
ستایا کرنہ دل زار بار بار مجھی

فرقت مین تری ہنی عجب طرح بسر کی
سر ہر در و دیوار سی ٹکرا کی سحر کی

ای عیسی دوران بخدا رحم کی جا ہی
لی اب تو خبر آ کی مری درد جگر کی

پاتا نہین آرام جو دم بہر دل وحشی
چھانیگا ہی خاک کس کسکی نہ در کی

للہ ملو وقت بہت تنگ رہا ہی
چلتی ہی کوئی آن مین اب توپ سحر کی

لاکہون دی دشنام یہ تقدیر کی خوبی
منت سی سماجت سی کبہی بات اگر کی

اس عاشق بی پر کا نہین کوئی ٹہکانا
قدمونکو نچہوڑونگا قسم آپ کی سر کی

اللہ ری نزاکت کہ نگاہونسی ہی معدوم
تعریف قسم کیجی کیا اوسکی کمر کی

رہتا ہی شب وصل مین دہڑکا یہی ہردم
آئی نہ صدا کان مین اللہ گجر کی

جب حال سنا میری تڑپنی کا یہ بولا
عادت یہ ہمیشہ ہی اوس خستہ جگر کی

اللہ رے انکار پس مرگ بہی دسنی
تربت پہ ہماری نہ کبہی حیف نظر کی

غزل — نود و نہم ۹۹

رکہیو نہ کبہی کوچہ الفت مین قدم تو
عالم کہی دیتی ہین یہ ہی جا خطر کی

حال درد جگر وہ کیا جانے
دل مرا جانی یا خدا جانے

مین وہی جان نثار ہون اوسکا
گو مجھے یار بیوفا جانے

آرزو یہ نہین ہی ای زاہد
کبہی مجہکو کوئی با خدا جانے

ہو وہ اوس شمع رو کا پروانہ
ع سان جو کہ دل جلا جانے

دل نہ کوئی لگائی پہر جلشا
عاشقی کی اگر سزا جانے

حال سنکر مرا وہ کہنی لگا
کون ہی وہ مری بلا جانے

درد دل کی خبر اوسیکو ہو
عاشقی کا جو کچھ مزا جانے

ہاتھ اوٹھیگا نہ اوسکی الفت سی
گو جہان ہمکو بی حیا جانے

کام کا ہیکو وہ کری انسان
اپنی نزدیک جو برا جانے

اوسکا رتبہ بہت ہی پیش خدا
جو برن کو سدا بہلا جانے

اوس سا نادان کوئی نہین عالم
جو بھی د اور اوسی جدا جانی

غزل صفدر ام

کیا ہو گئی عادت وہ تری مہر و وفا کی
ہم پھر کبھی اس طرح سی آگے نہ جفا کی

کیا تجھ سی ای بیدرد شہ خوبان ہو وفا کی
سنتا ہی درشہ پہ صدا کون گدا کی

خود صحبت اغیار مین جلسہ کری وہ بت
اولٹی ہمین الزام دہی قدرت ہی خدا کی

جب میرا سینا ہی خفا مجھ سی ہو یارو
بتلاؤ تمہین کونسی صورت ہی شفا کی

موقوف تری ساتھ نہین ای دل غمگین
عادت ہی ہمیشہ سی اوسی مکر و دغا کی

بیباک ہی چالاک ہی فتنہ ہی وہ آفت
رفتار نی ہر گام قیامت ہی بپا کی

دانستہ وہ بت پوچھتا ہی کسکا الم ہی
سچ ہم سی کہو تمکو قسم اپنے خدا کی

دیتی ہو جو الزام محبت مجھی صاحب
کیا بات زمانیکی چلن سی یہ جدا کی

غزل	اس بات کا کیون ہمکو تعجب ہوا عالم دل لیکے مکرنا ادسی عادت ہی سدا کی	یکصد و پنجم

صنم کی یاد مین دل بسر شام و سحر کر دی … زمانی پر عیان اپنی محبت کا اثر کر دی
عجب کیا شاید آجائی ترحم حال عاشق پہ … ہماری درد دل کی گر ادسی کوئی خبر کر دی
دہ گل از خود مری گہر مین اسی شب ناشنیدہ آ کر … جو تو نخل تمنا مین عیان یا رب ثمر کر دی
خدا شاہد ہی بن تیری جہان تاریک ہی دلبر … قدم سی اپنی گہر دشمن مرا رشک قمر کر دی
نہ بولو مین و خود آکر گلی سی ہی لگ جائی … الہی جذبہ دل مین مری ایسا اثر کر دی
وہی عیش و طرب پہر وہی سیر گلستان ہو … عجب کیا پہر وہی سامان خدا اپنی نظر کر دی
پہنچونگا در جانان کبہی ہمسی نہایت تنگ … ادسکی سایہ دیوار مین اب دل بسر کر دی
بہت دیوانی تیری مر گئی کر اکی غم سی … جسی چاہی جنون کمبخت فورا در بدر کر دی
نہ آئی آہ لب پر اور اڑہائی وا اثر کا سکی … نہین کوئی سوا میری کہ یون سینہ سپر کر دی
اذیت روز کی دینی سی بہل ہی مجہی مرگ … کہین سوی عدم راہی نہ یہ درد جگر کر دی
کسیکو دخل کیا ہی کارخانہ مین خدائی کی … جسی چاہی خدا اک آن مین زیر و زبر کر دی

غزل	سراپا مدح کی لکھنی مین ہی یہ بہی تجہی لازم قلم انداز اسی عالم نہ تو وصف کمر کر دی	یکصد و دوم

چہیڑ پہر ویسی نکالی ہی یہ آتی جاتی … خود بخود دیکہ کر دن باتین ہین سنائی جاتی
نئی انداز ہین ہر روز دکہاتی جاتی … دل عشاق مین ہین آگ لگائی جاتی

روز جلتی ہین قیسون سی جاتی جاتی
یاد ہر دم مری سی لیتا بہلاتی جاتی

قتل کیہ کرتی نا پامال کبہی کرتی ہین
فتنہ ہر روز نئی ہین وہ اوٹہاتی جاتی

ہمپر پہی ادہی کچہہ رحم نہین جانی سبب
وہ ہمین خاک مین ہین اور ملاتی جاتی

کیا خطا مجہسی ہوئی کونسا ثابت ہی قصور
چشم وابروسی جو صاحب ہین ڈراتی جاتی

مرغ دل کسکا پہنسی دیکہی یارب اہمین
کسطرح دام ہین صیاد بچہاتی جاتی

حیف ہی سیری جلانیکی لیئی غیرونکو
کر گئی آنکہونسی اشارے ہین بلاتی جاتی

ہم سر عجز ہین قدمونپہ جہکاتی جاتی
وہ ہمین خاک مین ہین اور ملاتی جاتی

ضد سی سیری در گلشن پہ نگہبانی کو
روز دربان نئی گلمین بٹہاتی جاتی

رات باقی تہی بہت ہوئی لاسحر ہوتی ہی
کر گیا ہیچ نیا مجہہ سی وہ جاتی جاتی

غزل

کیون مجہی زلف ستاتا ہی خبر تو ہی
کس لیئی آہی عالم مین ٹہاتی جاتی

یکصد و سوم ۱۰۳

ہمسی وہ تیری پیار محبت کدہر گئی
اگلی وہ تیری بات وہ شفقت کدہر گئی

حیرت ہی وہ نہین وہ چاہت کدہر گئی
وہ تیری دل ہی وہ عنایت کدہر گئی

یارب وہ بزم اور وہ راحت کدہر گئی
باتین تمام شب کی وہ صحبت کدہر گئی

تجہہ سی بہی درد دل کی دوا کچہہ نہو سکی
کیون ای مسیح تیری وہ حکمت کدہر گئی

ایجان مری بغیر نہ دل کو قرار تہا
فرمائی کہ اب وہ طبیعت کدہر گئی

کیون تونی خاک خرمن ہستی نکر دیا
ای برق وہ تیری حرارت کدہر گئی

سرگوشی اہتو غیر وسنی دو دو پہر گئی ہی
وہ شرم لبہان ہی وہ غیرت کدہر گئی

دل کا جو حال ہوتا بجا تہا وہ عشق مین
حیران ہون جسم زار کی طاقت کدہر گئی

آنا ترا جوای بت زہرہ جبین ہوا
طالع کی سیر ہی آج نحوست کدہر گئی

تو کو بکو جو پہرتا ہی اسکی فراق مین
ایدل وہ تیری عقل و فراست کدہر گئی

جنسی سدا تہی عار وہی یار ہو گئی
مجرا مرادہ آپ کی نفرت کدہر گئی

کہینچا جو ہاتہہ عشق سی گوشہ نشین ہوا
ایدل بتا کہ اب تری ہمت کدہر گئی

غزل یکصد و چہارم

جسپر غرور تہا وہ کہان اب شباب ہی
عالم تباہ حسن کی دولت کدہر گئی

لو مری دلسی جو حسرت لگی ہی تو یہ ہی
وعدہ وصل ہی تنہ دیکہ خوشی ہی تو یہ ہی

ابر ہی مے ہی چمن ہی پہ وہ دلدار نہین
ساقیا بس تری محفل مین کمی ہی تو یہ ہی

مجھکو دانستہ کیا تیغ نگہ سی بسمل
دیکہیے غور سی عشاق کشی ہی تو یہ ہی

پہلے ہی نذر کرے دل کو خوشی سی لاکر
شہ خوبان تری دربار سی ہی تو یہ ہی

آپ سی آئے بلانی سے نہ آئی ہرگز
سرکشی نام ہی اسکا جو خودی ہی تو یہ ہی

دیکہہ کیا کیا نہ ان آنکہونسی کرشمی ایدل
گردش چرخ اسی کہتی ہین کجی ہی تو یہ ہی

لاکہہ کر ظلم مگر غیر سے ملنا کر ترک
بس فقط یار مری حق مین بدی ہی تو یہ ہی

دل کو دانستہ ستمگار کی پالی ڈالا
مجہہ پہ اللہ نذر ہا نہین منہی ہی تو یہ ہی

دور ساغر ہی لب بام شب ماہ ہی آج
داغ مے یار اگر بادہ کشی ہی تو یہ ہی

اس طرف سی وہ گذرتی ہین ہمیشہ ہیہات — میری نزدیک بہ از خلد گلی ہی تو یہ ہی
لے گئی مجھکو اوٹھا کر نہ در یار تلک — باد صرصر جو خطا تجھسی ہوئی ہی تو یہ ہی

غزل
یکصد و پنجم ۱۰۵

ہنس کی بیساختہ گردن کا جھکانا عالم
بس ادا اوسکی مری دل مین کھپی ہی تو یہ ہی

یاد اوس لفت مسلسل کی غضب ہوتی ہی — سانپ لہراتی ہین سینی پہ جو شب ہوتی ہی
اس توقع مین بسر عمر غریب ہوتی ہی — دیکھیی کونسی دن وصل کی شب ہوتی ہی
عارضی حسن پہ عاشق سی نہ تو آنکھ لڑا — دیکھنا آہ دل پر درد غضب ہوتی ہی
قاصدا کہدی ہین کیسلیی بلوایا ہی — کبھی بیوجہ نہین اپنی طلب ہوتی ہی
یون گیا ان عاشق گیسو پہ ہی طول شب ہجر — ہماری بیمار پہ جسطرحسی شب ہوتی ہی
مہربان ہمکو وہ خط بھی مرا پڑھ لیتی ہین — محفل عیش سی فرصت انہین جب ہوتی ہی
نالۂ مرغ سحر سنکے یہ بولی شب وصل — جاتی ہین صبح کو آئی انہین اب ہوتی ہی
خط کی بدلی ہی قاصد تو زبانی کہنا — روز و شب ضعف سی فرصت اوسی کب ہوتی ہی
نشۂ عیش مین سرشار رہا کرتا ہی — جسکو صحبت تری ای بنت عنب ہوتی ہی
وصل جو ہان نہ مانہ اوسی ملتا ہی نصیب — مہربانی تری جسپر مری رب ہوتی ہی
محفل عیش مبارک تمہین ہمکو گوشہ — خوش نصیبونکی لیی بزم طرب ہوتی ہی

غزل
یکصد و ششم ۱۰۶

وہ نہ آئین کی بلائی سی بہی عالم تری
صحبت غیر سی فرصت نہین کب ہوتی ہی

عجائب لطف سے یہ دل ناداں اٹھاتا ہے — سزا اپنی کیے کی آپ یہ جس وقت پاتا ہے

کبھی تو خون روتا ہے دل کبھی مسکراتا ہے — کبھی صحرا میں جا کر خاک یہ سر پر اڑاتا ہے

سمجھنا تو نہ اے ناداں کہ باتیں بناتا ہے — بہار آنے دے پھر دل دیکھنا کیا رنگ لاتا ہے

مری نالوں سے لاں ہوں ملک فریاد کرتے ہیں — کہ یہ کمبخت کیوں عرش بریں ہر دم ہلاتا ہے

نہ ہونا پست پا اے دل تو میدان محبت میں — کہ تجھکو بعد مدت آج قاتل آزماتا ہے

پھرایا کو بکو وحشی بنا کر تنکے چنوائے — الہی دیکھوں تو یہ پیر فلک کیا کیا دکھاتا ہے

بہانہ کر کے مہمان کا جلائیگی لیے میری — رقیب روسیہ کو روز وہ گھر پر بلاتا ہے

مٹا دیں صفحہ ہستی سے کیا کیا صورتیں نے — فلک نیرنگ میں افسوس کس کس کو سلاتا ہے

تاسف تا بکجا اے دل اسی کے کارخانہ میں — کوئی دنیا میں آتا ہے کوئی دنیا سے جاتا ہے

کلام تلخ کر تو بھی تجھے کیا فائدہ ظالم — شا اللہ خود دل ہی کیوں سبکو کھاتا ہے

مجھے گلچین بتا سوگند تجھکو زلف سنبل کی — مرکلیسی ہر اک گل باغ میں کیوں خار کرتا ہے

اگر پوچھے وہ میرا حال تو قاصد کہدینا — جگر میں درد ہے اور ضعف سے دل سنسناتا ہے

جسے ہے عشق صادق وہ نصیحت کب سمجھتا ہے — عبث بک بک کیے ہے ناصح تو میرا سر پھراتا ہے

نہیں ممکن ہے بے محنت کسیکو اپنا کر رکھنا — بہت مشکل سے دل پیاری کسیکا ہاتھ آتا ہے

اگر کہتا ہوں ایسے ہی دیکھ مر جاؤنگا کچھ کھا کر — تو کہتا ہے بلا سے کسکو مرنے پر ڈراتا ہے

غزل	مٹایا جسطرح [illegible] کیوں اسطے ہمنی بھلا یوں ہے کوئی غالب شباب اپنا مٹاتا ہے	یکصد و ہفتم

ای باغبان چمن مین یہ کہدی پکار کے — لو بلبلو چلو کہ دن آئی بہار کے

ثابت ہوا کہ دل مین کدورت ہی یار کے — بھیجے جو اوسنی خط بھی خط غبار کے

آثار بد نظر مجھے آئی ہین دوستو — ہر وقت کی تڑپ ہی دل بیقرار کے

ایسا ہون تنگ جینے سی کچھ کھا کی سو رہون — اوٹھتی نہین ستم فلک کجمدار کے

آنکھون مین خواب شبکو مری خواب ہوگیا — یاد آگئی وہ لطف جو بوس و کنار کے

اس ابتدای عشق مین یہ انتہا ہوئی — گھر کی رہی نہ بن کی نہ شہر و دیار کے

وحشی وہ ہون کہ قیس لی جسکی تبرکا — گنڈی بنا کی پہنی گریبان کی تار کے

دو چار خون عاشقون کی ہوئین گی ضرور — ابکی اگر چلین گے وہ سینہ ابھار کے

ہر بار آتے جاتے جو ٹھوکر لگاتی ہو — کیا فائدہ ستانی سی مجھ دلفگار کے

کس برج مین ستارہ مری بخت کا گیا — ای برہمن تو دیکھ تو پوتھی بچار کے

پھر آج آپ غیرون سی ہوتی ہین ہمکلام — بدعہدیان ابھی سی ہوئین قول ہار کے

کرتا ہون بحر عشق مین جو دم شناوری — جسمین کہ ڈوبی سیکڑون دل ہار کے

قدمون پہ تیری سر جو اوٹھا لم نثار ہو — حسرت یہی ہی دل مین تری خاکسار کے

قطعہ

مینی جو اوس سی پوچھا کہ ای گلبدن بتا — کیا وجہ ہی جمع ہین گل پاس خار کے

ہنسکر دیا جواب کہ ہین پاسبان مری — ہتھیار خار ہین یہ مری تیز دھار کے

رسوا مجھی جو کرتی ہو ساری جہان مین — گذرا مین ایسی ربط سی قربان پیار کے

سوجھی ہی نشہ مین تری میخوار کو نئی
کیجیے کباب مرغ جنون کی شکار کی
تونی ستم کیے ہین جو کچھ مجھہ نحیف پر
انصاف ہوگا سامنی پروردگار کی

غزل یکصد و ہشتم

عشق بتان مین ہوش سراپا نہین رہا
عالم مطیع ہم ہین دل بیقرار کی

درتک اوس بت کی گر اپنی رسائی ہوتی
دور تقدیر کی واللہ برائی ہوتی

اور جو چاہتا کر لیتا جفا مین مجھہ پر
پر فلک یاری مجھہ سی نہ جدائی ہوتی

بار احسان سی کبھی سر نہ اوٹھاتا صیاد
شکل گل ہم کو گل [illegible] دکھائی ہوتی

دل تو کہتا ہی مین ایک کی مانع ہی حیا
عقل و عشق مین کیونکر نہ لڑائی ہوتی

کاش تو خرمن ہستی ہی جلا دیتا آہ
آگ یہ خانۂ دلمین نہ لگائی ہوتی

کرتا اظہار جفا ساری جہان مین ظالم
تیری الفت نہ اگر دلمین سمائی ہوتی

زینۂ آہ لگا کر مین پہونچتا تا عرش
کرتا فریاد خدا تک جو رسائی ہوتی

زہرۂ چرخ کو اکبار حسد ہو جاتا
ایسی محفل تو کوئی یار جمائی ہوتی

کرتا پیدا جو نہ تو مجھکو او شاہ عالم
بن میری کیا تیری شان خدائی ہوتی

یون سخن کرتا نہ وہ مجھہ سی کدورت آمیز
مثل آئینہ اگر دل مین صفائی ہوتی

ہون وہ وحشی جو پہونچ جاتا مرا دست جنون
پایۂ عرش کی زنجیر ہلائی ہوتی

تجھہ سی یوسف کا یقین تھا جو نظارہ کرتی
بر سر راہ زلیخا نی دوہائی ہوتی

تنگی جنوانی جو وحشت نہ تری کو حسین
یون نہ مانی مین انگشت نمائی ہوتی

ای شہ حسن مری کشور دلمین تہا یقین | چار سو نام کی تیری ہی دوہائی ہوتی
آمد و مست کی گہر مین تیری ہی بنت عنب | چادر ماہ لب بام بچھائی ہوتی

غزل

خاک مین لیکے جو وہ دل نہ ملاتا عالم
عمر بہر کی نہ یہہ برباد کمائی ہوتی

یکصد و نہم ۱۰۹

ستم ہوئی حق مین ہماری آشنائی آپکی | چاشنی مرگ فرقت نے چکھائی آپکی
بی سبب آپ ہی نہین جانان کہائی آپکی | جان لیلی ایکدن یہہ کج ادائی آپکی
حال پرسی چاہیی ہی ای شہ خوبان ضرور | دیتی ہین در پر کہڑی عاشق دوہائی آپکی
آنکھہ بہر کر بھی کبھی دیکھا نہ ہمنی حور کو | چاند سی صورت جو نظرون مین سمائی آپکی
ہو گئی اغیار کی جب سی رسائی بزم مین | وہ طبیعت ہمنی پہر اکدن نپائی آپکی
ہم سی فرماتی ہو کیون بدنام کرتی ہو مجھے | یہہ بھی ہی اک دلفریبی دلربائی آپکی
جب ملی مہندی ہوی دو چار خون عشاق کے | واہ واہ صاحب حنا کیا رنگ لائی آپکی
بعد مدت کی قدم رنجہ کیا کیا نذر دین | نقد دل تو دے چکے ہین رونمائی آپکی
شب تڑپتے لوٹتے سر دہنتی گذری ہی مجھے | بیقراری بڑھ گئی جب یاد آئی آپکی
بیکلی دونی ہوئی کیا کیا کف حسرت ملی | یاد آئی جب مجھی نازک کلائی آپکی
لی لیا بوسہ جو سوتی مین تو جھنجھلا کر کہا | لائی کیون سر پر قضا کیون شامت آئی آپکی
جب کہا مرتی ہین ہم کہتی ہین بسم اللہ آپ | قتل کرتی ہی مجھی صاحب کہائی آپکی
بعد مردن بھی کیا پھیرا نہ مرقد پر مری | یاد تا محشر رہی گی بیوفائی آپکی

آمد آمد جب سنی محفل مین مجھہ سی بیشتر
دل چلا پہلو سی کرنی پیشوائی آپکی

مرگیا وہ آج نالونسی اوڑی تھی جسکی نیند
آرزو ہی دل پس از مدت بر آئی آپکی

مجھہ سی کیون افسوس کہا کر پوچھتی ہین دو دن
یہ جوانی خاک مین کس نی ملائی آپکی

غزل

یکصد و دہم ۱۱۰

پھر گئی غیرون کی خاطر آپ اپنی قول سی
سخت مشکل اب ہی عالم سی صفائی آپکی

عاشقون پر ظلم اسدرجہ نہ دلبر چاہیی
کچھہ تجھے خوف خدا بہی ا وستمگر چاہیی

حال عاشق فرقت جانان مین ابتر چاہیی
چشم تر لب خشک ہر دم جسم لاغر چاہیی

دی ہمی خود مستیون عشق شراب ناز سی
ساقیا بی یار کیا مینا و ساغر چاہیی

کان خود کان گہرمین حاجت گوہر نہین
ہان تصدق کی لیی اوس کی گوہر چاہیی

جز ضرر کی عشق مین شاہ و گدا کی لطف کیا
خط دنیا کی لیے معشوق ہمسر چاہیی

ہی جو مضمون دل بیتاب نامی مین رقم
نامہ کی جا مجھی بسمل کبوتر چاہیی

کہیلو تقاصد نہو گر میری الفت کا یقین
بہیجدون تصدیق کیخاطر جو محضر چاہیی

وصل کی دولت سی کوئی شاد کوئی نامراد
کوچہ الفت مین بہی یار و مقدر چاہیی

کیون نہو در پر تیری دلبر ہجوم عاشقان
شہرہ آفاق کا شہرہ ہی گھر گھر چاہیی

غزل

یکصد و یازدہم ۱۱۱

کیا کہی عالم شکایت کی اسی عادت نہین
گر لکھے شکوی ترے ظالم تو دفتر چاہیے

ہی دشوار اب زندگانی ہماری
یہ رنج و الم یہ جوانی ہماری

کہا لاکھہ غیر دلنی ہلیو نہ پیاری
تیرا بات سے ہمنے نہ مانی ہماری

ابہی آرزو مین کٹی عمر ساری
نہ کی غور کچہہ جانفشانی ہماری

چلین ہم رکہو شاد اوردنکو پیاری
یہی چاہیی قدردانی ہماری

ہمین کرنکا کشتہ غم جو دلبر
ہوس ہین بہت خاک چہانی ہماری

اگر بار سر تن سی قاتل اتاری
ابہی دور ہو سر گرانی ہماری

تمنا یہ ہی گوشش دلسی کبہی تو
برآئی خدا اسن کہانی ہماری

بہت رو یا صیاد بہی بوستان مین
سنی اودنی جب خوش بیانی ہماری

قطعہ

عوض خط کی قاصد برآئی صداقت
دُرِ اشک لیجا نشانی ہماری

بیان حال سب مو بمو اوس سی کیجیو
سنا ہی جو تونی زبانی ہماری

غزل

پہنسی جب سی دام محبت مین عالم
گئے بہول سب لن ترانی ہماری

یکصد و دوازدہم ۱۱۲

مرے حال سی اب وہ ماہر ہوا ہی
اثر جذبہ دل کا ظاہر ہوا ہی

تری در پہ عرصہ سی ایشاہ خوبان
گنہگار پہر تیرا حاضر ہوا ہی

بتا تونی کس سی یہ سیکہا ہی جادو
کوئی قوم مین تیری ساحر ہوا ہی

نہ کیون مثل بلبل کرین نالی پیہم
وہ گل مجہہ سی آزردہ خاطر ہوا ہی

مری کعبہ دل کو ڈہایا جو اوسنی
مسلمان کہتی ہین کافر ہوا ہی

ہوا یادِ زلفِ سیہ میں جو بیدم — اثر مار گیسو کا ظاہر ہوا ہے
کیا بند پر قینچ کر کے قفس میں — کوئی مجھسا صیاد جابر ہوا ہے
مری بات دشمن بناکر اوڑالی — یہ فقرہ ترا یار نادر ہوا ہے
وہ کہتا ہے کہ حال دل نہیں مجھ سے — کیا حکم مجھ پر یہ صادر ہوا ہے
کسی عہد پیمان کا تیرے یقین ہو — تو کب قول پر اپنے قادر ہوا ہے
کیا قصۂ دل نہ فیصل کسی نے — ہر اک محکمے میں یہ دائر ہوا ہے
ہے اختر قمر اور مانند انجم — پس و پیش ہر ایک شاعر ہوا ہے

غزل — دم نزع ہے آفت کی سی عالم — کوئی مجھسا دنیا میں صابر ہوا ہے — یکصد و سیزدہم ۱۱۳

یاد مژگان یار دونی ہے — طپش دل فگار دونی ہے
آتش عشق میرے سینے میں — شعلہ زن بار بار دونی ہے
قتل قاتل کریگا کس کس کو — تیغ جو آبدار دونی ہے
مہر و مہ سے دو چند ہے وہ ماہ — جان عاشق نثار دونی ہے
ضعف و ناطاقتی میں مجنون سے — کاہش جسم زار دونی ہے
خرمن جان و دل نہ کیوں جلجائیں — برق غم شعلہ بار دونی ہے
دیکھ تیری گلو نسی ای بلبل — میری گل پر بہار دونی ہے
اوسکی زلف دوتا کی فرقت میں — چشم تر اشکبار دونی ہے

دشمنی میری سا تہہ دوں بت کی — بخدا آشکار دونی ہی
کونسا گل نیا چمن مین کہلا — نکہتِ گلعذار دونی ہی
وصل کیونکر ہو ہجر سی چہٹ کر — فکر لیل و نہار دونی ہی
جل گیا آج کوئی پروانہ — شمع جو اشکبار دونی ہی
جوش وحشت سی اس س رغبت — طرفِ کوہسار دونی ہی
نہ بجی دو پہر گجر کیسا — کیا شبِ انتظار دونی ہی
چار سو تیری ظلم کی ظالم — اب جہان مین پکار دونی ہی
کب فقیرون کی آگی دنیا مین — عزت تاجدار دونی ہی
قدر عاشق کی کیا اوسی اتبو — صحبتِ بد شعار دونی ہی
اتبو الفت تری مری دلمین — اختر ذی وقار دونی ہی
کہول صیاد پر مری دونون — ابکی فصل بہار دونی ہی
کس سے دلمین غبار ہی جو — مشق خطِ غبار دونی ہی

غزل

جب سی دنیا سی دل ہٹا عالم
یار پروردگار دونی ہی

یکصد و چہاردہم ۱۱۴

فراق یار مین جو چشم نم ہی — اوسیکی دلکو لطفِ درد و غم ہی
سدا کی عشق کی در کی گدائی — نہ سمجہی کیا بلا جاہ و حشم ہی
نہ کیجی وصل کی ہرگز تمنا — فراق یار کیا جلنی کو کم ہی

ہی جسکا یار ہم پہلو جہان مین — یہین اوسکے لیے باغ ارم ہی

نہ لیجیے عشق کی افتاد سر پر — غنیمت جانیے جو دم مین دم ہی

یہ خوف ہجر ہی انکار مہلت — کہ ہر شادی مین غم کا ہی قدم ہی

جلے خط سے نہ تیرا ہاتھ قاصد — کہ اسمین حال سوز دل رقم ہی

اوٹھائی ہجر کے صدمہ تو اسکی — سفر بہتر سوی ملک عدم ہی

مری نزدیک گر پوچھو تو عالم
یہ نام عاشقی واللہ سم ہی

الحمد اللہ تعالی شانہ کہ دیوان بلاغت عنوان من تصنیفات مریم عصر بلقیس دہر ملکہ مخدرہ عظمی نواب بادشاہ محل صاحبہ دام اقبالہا

نامہ و مخمس و رباعیات

ستم ایجاد ظالم نامسلمان — حبیب بیوفا غارت گر جان

نہوئی پائی تجھسے ہم قدمبوس — یہی رہجائیگا تا مرگ افسوس

ہوا دل تیر مژگان کا نشانہ — نہین بہاتا ہی مجھکو آب و دانہ

یہ کبتک ہجر کی صدمی سہون — ہی دلمین کہا کی اب کچھ سہون

جفا سے ابتو اپنے باز آؤ — مری گہر آؤ اور صورت دکہاؤ

ذرا تو ای صنم خوف خدا کر — حذر کر آہ عاشق سے ڈرا کر

نہ مونس ہی مرا کوئی نہ ہمدم / تڑپتا ہون پڑا بستر پہ ہردم
قلق سے جان جائیگی ہماری / یہ ہوگا خون گردن پر تمہاری
ہوا ہی زرد چہرہ چشم نم ہی / فقط اک یار اپنا درد و غم ہی
کوئی کہتا ہی اسکو ہی جہپیٹا / اکیلا مونہہ لپیٹے ہی جو لیٹا

قطعہ

کوئی کہتا ہی ہین آثار وحشت / بہت دشوار ہی ایسی کی صحت
نہ آسیب اور نکچہہ سایا ہی اسکو / کسی کے عشق نی مارا ہی اسکو
کوئی ہی عطر خس مجھکو سنگھاتا / کوئی تعویذ ہی لاکر پلاتا
مری قابو مین دم بہر دل نہین ہی / کہون کیا شرح کی قابل نہین ہی
جواب صاف طاقت نی دیا ہی / بہت مشکل سے یہ نامہ لکھا ہی
اگر اک شب کی لکھون بیقراری / گذر جائی اوسی مین عمر ساری
گئی امید بس ہی یاس باقی / نہین جینے کی مجھکو آس باقی
ہر اک آ آ کے سمجھاتا ہی مجھکو / خدا کیواسطے دل کو سنبہالو
نہین بہتر ہی اتنی بی قراری / کہو تو کیا یہ حالت ہی تمہاری
سبب کیا ہی کرو للہ ظاہر / کہ تا اسحال سی ہم بہی ہون ماہر
اگر ہین اوس بات کی واللہ تدبیر / لڑائین جان آگئے تن پہ تقدیر
اگر بیمار ہو لازم دوا ہی / مرض کیواسطی ممکن شفا ہی

مگر ہان دل جو آیا ہو تمہارا — حقیقت مین نہین کچھ اسمین چارہ
نہ دو اللہ یون گٹ گٹ کی تم جان — رکھی تقابو مین اپنی دل کو انسان
تڑپنا کرتے ہین لی لیکی پیہم — اوٹھانا صدمہ و اندوہ ہر دم
یہ تمنی کونسی ہی بات ٹھانی — مٹاتا ہی کوئی یون بہی جوانی
مگر تدبیر سے ملتا ہی مطلب — انوکھی کیا تمہین نی کی محبت
ہوا جسپر تمہارا دل گرفتار — زمانی کا سمجھہ لو ہی وہ عیار
صنم ہین تیری الفت کی یہ معنی — برغبت سبکی مین سنتا ہون طعنی
ہوا ہی اب تو یہ احوال میرا — تمہاری ہاتھہ ہی انصاف اسکا
کیا خالق نی تمکو صاحب شوق — پنہایا عشق کا گردن مین ہان طوق
نہ تہی ہم یہ ادا الفت سی خبردار — یکایک ہو گئی ہین اب گرفتار
متـ .. نی تماشا یہہ دکھایا — کہان تہی بٹھائے دل پہنسایا
جسے پروا نہین گر کوئی مر جائے — گذرتا ہی اگر جانسی گذر جائے
تڑپتا ہون مثال مرغ بسمل — مرا دل ہو گیا خود میرا قاتل
زمانی مین ہوا یہ رسم جاری — گنوائی آبروی عشق ساری
لحاظ آتا ہی لیتے نام الفت — جہان سی یہ اوٹھی رسم محبت
مگر مجبور اِس دل نی کیا ہے — کہ عالم نی تجھے نامہ لکھا ہی
غلط اوسمین نہین اک حرف واللہ — لکھا ہی ٹھیک مطلب حسب دلخواہ

جواب نامہ

لکھی جو خط مین اپنی آہ وزاری | کہ جو ہی اشک ہی آنکھونسی جاری
یقین آیا مگر حیرت بڑی ہی | کہ جسکے واسطے ایذا سہی ہی
خبر کچھہ اوسکے دل کو ہو نہ اصلا | سبب اسکا بتاؤ ہم سے یہ کیا
تمہارا عشق سچ ہوتا اگر کچھہ | ہماری دل کو بھی ہوتا اثر کچھہ
جو گل کی عشق مین بلبل ہی گریان | ہی گل بھی اوسکی غم مین چاکدامان
ہوا تھا قیس جب لیلی کا مجنون | ہی لیلی بھی اوسپر ویسی مفتون
ہوا جو مارکر تیشے کو فرہاد | گئی ہی دہر سی شیرین بھی ناشاد
یہ دو ہی انکی ساری دلولی ہین | عبث اسدرجہ صاحب بڑھہ چلی ہین
نہ کھینچو جھوٹی جھوٹی اتنی آہین | محبت کی بہت مشکل ہین راہین
یہہ اپنا حال ناحق ہو بنالی | عبث نقرونپہ ہمکو ہو چڑہالی
کس وناکس کی آگی آہ وفریاد | بھرم بھی مفت مین کرلی ہو برباد
جو ہین معشوق وہ سب بیوفا ہین | کسیکی بھی نہین یہ آشنا ہین
بہت عاشق کو اپنی ہین جلالی | سدا ہین خون دل وسکو پلالی
نہ آئی گا یقین ہمکو کسی حال | بچھایا یجیے ایسی بہت جال
نہین لازم ہی جھوٹی بی قراری | جہان مین ہو گی رسوائی ہماری
محبت مین تو نقصان ہی سراسر | جو بازآؤ تو ہی احسان ہمپر

ترپ کر کاٹتا ہی کون راتین | بہت ہمنی سُنی ہین ایسی باتین
عبث ہین نیش غم دلمین کھٹکتی | بلا سی میرے گرہو سر پٹکتے
جہان سو شغل ہین انسان کی ہمراہ | وہان اک شعبدہ یہ بہی ہی واللہ
نہ دل کو دام الفت مین پہنساؤ | مناسب ہی کہ اس سی باز آؤ
کنارہ بحر الفت سی کرو تم | غریق لجۂ آفت نہو تم
یہ وہ بدہی کہ چہوتا ہی تنکی | سنبہلتی ہین نہین دیوانی اسکی
جلاتا ہی یہانتک سوز ہجران | بجا رہتی نہین ہین ہوش و انسان
بہت سی ایسی عاشق دیکہہ ڈالی | کہ جینے کے پڑے تہے جنکو لالے
وہ تہی پر خندہ زن یون مخلوقون مین | کہ روغن تہا نہ گویا ان تلون مین
زمانی کا بہت ہی رنگ بیرنگ | اگرین اب آپ ہی موقوف یہ ڈہنگ
یہ دودن کی ہی ساری بیقراری | کرو موقوف میری خواستگاری
کرو موقوف اب خواہش ہماری | کہین شامت نہ آجائی تمہاری
ادا ہوگی نہ اک بہی شرط الفت | فقط ہی عارضی صاحب کی چاہت
بہلا ہملوگ کب ہین ہاتہہ آتے | عجب نادان ہو جو ہو تلملاتی
جو ایسی ہی کسی پر مہربان ہون | تو شاید وصل کی سامان عیان ہون
جوانی پر تمہاری رحم کہا کر | جواب خط لکہا عالم نی یکسر
بی خالق نہ اب ہاتہون کو جوڑو | جواب نامہ لو بس جان چہوڑو

طرز نامہ معشوقانہ

رفیق مہربان وحشی گمنام — بخیر اسکا کری اللہ انجام
عجب انداز کی ہی خط مین تحریر — سمجھہ مین کچھ نہین آتی یہ تقریر
نیا مضمون جو اسمین رقم ہی — حقیقت کچھہ اسکی یا کہ دم ہی
کیا تم نی جو اظہارِ محبت — ہوئی تمکو جو دل سی میری الفت
ذرا پہلے ہمین یہ تو بتاؤ — پہر اوسکی بعد فقرون پہ چڑہاؤ
شناسا آپ ہین کب کی ہماری — نہین ہم نام سی واقف تمہاری
نہ دل کو بیٹھے بٹھلائی پہنساؤ — کسی کے کہنی سننے پر نجاؤ
عبث تمکو ہماری جستجو ہی — غلط شہرہ ہمارا کو بکو ہی
وہ ساری لکہنو تک چہپی تہے — عجائب صحبتین تہین قہقہے تہی
نہ مجکو مفت مین بدنام کیجیے — کسی سی اور یہ پیغام بہیجیے
نہ رکہیے راہِ الفت مین قدم کو — غنیمت جانیے ہر ایک دم کو
مجہی دے جو اپنا دوست جانو — تو میری اس نصیحت کو بہی مانو
جوانی پر تم اپنی رحم کہاؤ — نہ دل کو دامِ الفت مین پہنساؤ
یہ عشق بد بلا وہ بی وفا ہے — نہین مارا کوئی اسکا بچا ہی
اسی نے قیس کو مجنون بنایا — مگر بل اسکے تیور پر نہ آیا
گئی ہی جان شیرین کوہکن کی — خبر اوسکو رہی سر کی نہ تن کی

زلیخا کو کیا یوسف پہ شیدا | اثر دلمین ہوا اوسکے ہویدا
ہزارون لی ہین پروانون کی جانین | بہت مشہور ہین یہ داستانین
کیا شمشاد پر قمری کو قربان | رہی بلبل فراق گل مین نالان
نہ اسکو اپنی دل مین راہ دو تم | بلائی عشق کو سر پر نہ لو تم
قدم جب خانۂ دل مین ہی دہرتا | ذلیل و خوار و رسوا ہی یہ کرتا
مصاحب بی بدل پُر فتنہ انگیز | غضب کا سنگدل خونخوار خونریز
سدا عاشق کو یہ رکہتا ہی نالان | دکہاتا ہی عجب خواب پریشان
فریب اسنی ہزارون کو دِئی ہین | سلوک ایک ایک سی کیا کیا کئی ہین
یہ دل قابو سی کر دیتا ہی باہر | یہ سودائی بناتا ہی سراسر
ہزارون گہر کئی برباد و ویران | دکہائی کوہ و صحرا و بیابان
بہت سی اِس نی خون سر پر لیی ہین | دلون پر داغ لاکہون کی دئی ہین
مٹا دیتا ہی سیرت اور صورت | کہ جیسی ہو توئی مٹی کی مورت
کٹہن ہو جاتی ہین عاشق کی راتین | کس دنا کس کی سنواتا ہی باتین
زبان قاصر ہی بس اسکی بیان مین | کسی قابل نہین رکہتا جہان مین
مبدّل شکل کر دیتا ہی دم مین | نہ ہرگز آیو تم اس کی دم مین
غرض یہ ہر خفا عاشقان ہی | یہی خستہ دلون کا امتحان ہی
یہ قول عالم اسکو غور کیجیی | اگر سچ ہو تو پڑہ کر داد دیجیی

غزل

دلا کیون اوس پری کا مبتلا ہی
اری غافل یہ سامانِ قضا ہی

کوئی کیا درد کی لذت کو سمجھی
جو عاشق ہی ترا وہ جانتا ہی

کری الفت نہ انسان حتی الامکان
بتون کا لطف بھی قہرِ خدا ہی

نہین دلمین حسینون کی ترحم
ہر اک اپنی غرض کا آشنا ہی

سراپا دل کی دینی مین ہی نقصان
سوا اندوہ غم سے اور کیا ہی

شکایت کیا کرین ایجان تمہاری
جسی دیکھا جہان مین بیوفا ہی

نہین چھپتی عداوت ہو کہ الفت
عجب آئینہ دل مین صفا ہی

بھلا کس جرم پر آزردہ ہو تم
بتاؤ تو ہماری کیا خطا ہی

جو افتادین محبت کی ہین عالم
کہون کیا مین کہ عالم آشنا ہی

نہ گھبراؤ ذرا دل تو سنبھالو
بھلا دنیا کا کچھ تو دیکھو بھالو

کہ اب رنگِ جہان کسطور پر ہی
فلک ہی مہربان یا جور پر ہی

یوہین امڈ ہی سا دل آتا ہی پہلی
جو ہو خلدِ برین وان بھی نہ بہلی

نہین بھاتی ہی اوسکو سیر گلزار
جدا جس شخص کی پہلو سی ہو یار

یوہین ہوتا ہی پہلی جوش وحشت
بہت ہوتی ہی دل کی غیر حالت

خدا کی فضل سی ہین آپ عاقل
کلام اچھی نہین مانند جاہل

خدا جانی کوئی کیسی گھڑی ہی
بہت یہ منزلِ الفت کڑی ہی

کیا آگاہ ہم نے دوستانہ
یقین تم سمجھو اِسکو یا فسانہ

اگر ڈھونڈھی زمین و آسمان مین
نہ پائی عاشق صادق جہان مین

ہی تم لوگونکی آب و گلِ وفا کی
پڑے کہا یا کرو قسمین خدا کی

یہ دم تم اونکو دو جو ہون اُنیلی
نہین ہم گولیان کچی ہین کھیلی

مگر لازم بشر کو صبر بہی ہی
مقدم دل پہ اپنی جبر بہی ہی

بہت ہی طول عالم یہ حکایت
ہی دانشمند کو نکتہ کفایت

نامہ

ای مری رازدان مری غمخوار
کیا حقیقت بہلا کرون اظہار

حالِ دل کا نہین عیان کرتی
شرم سی کچھ نہین بیان کرتی

داغ دلمین طپش کچھ ایسی ہی
جس بیان سی زبان جلتی ہی

ایک لحظہ نہین کل آتی ہی
مفت افسوس جان جاتی ہی

یاد گیسومین دم اُلجھتا ہی
ہاتھون سینی مین دل اچہلتا ہی

رات جیسی گذرتی ہی رو کر
ایسی گذری کسی نہ دشمن پر

نہ تو کھاتی ہین کچھ نہ سوتی ہین
یہ غزل پڑھ کی آہ روتی ہین

غزل

رات دن دل کو بیقراری ہی | ہر گھڑی شغل آہ و زاری ہی
ای طبیبو مرا کرو نہ علاج | کہ مجھی زیست اپنی بھاری ہی
نہ بھرے گا یہ اور مرہم سے | زخم دل کا ہماری کاری ہی
ہر گھڑی یاد مین تری جانان | خون دل چشم تر سی جاری ہی

کہو عالم یہ کیا ہوا تمکو
کس لیے اتنی اشکباری ہی

ہای کیا دن وہ ہو گئی جانان | کہ عجب طرح کی تہی وہ سامان
کیا خطا ہو گئی خدا ہم سے | جو اسے کر دیا جدا ہم سے
کیا کرین بخت کا گلا اپنے | یون مقدر مین تہا لکھا اپنے
ہای دانستہ کیا کیا ہم نے | مفت دل تمکو دیدیا ہمنے
ایسی کچھ ہی تڑپ صنم دل کو | نہین تڑپ ہی مرغ بسمل کو
ہم جو دیوانہ وار بکتے ہین | لوگ حیرت سی منہ کو تکتے ہین
کبھی پہر رحم کہا کی سکتے ہین | کیا قلق ہی جو اشک بہتے ہین
کبھی کہتے ہین یا خدا اسیر | فضل کر لطف کر ترحم کر
ہای تقدیر کیا بری ہی مری | کہ ملاقات تک نہین ہوتی
سیف اپنا تو ہی یہ حال صنم | پر تجہی کچھ نہین خیال صنم
ای مری قاصدا ای انیس شفیق | تجہ سی بہتر نہین کوئی ہی رفیق

جا مری دوست کیطرف تو شتاب
اور اس خط کا میری لا تو جواب

پہلے اونکی بلائین لے لینا
شعر دو چار پہر تو پڑھ دینا

کہیو صیاد ہمکو بھول گیا
کرکے تو صید دل کو بھول گیا

سکہ داغ عشق ہاتھہ آیا
اس زمانے کا یہ چلن پایا

میرے قاصد تجھے خدا کی قسم
اور محبوب کبریا کی قسم

کہیو مین جب ادہر کو آیا تھا
جان بلب ادسکو غم سی پایا تھا

نہین بستر سی تاب ہلنی کی
پر تمنا ہی تم سے ملنے کی

گر خبر لیتے ہو تو لو جلدی
شربت وصل وسکو دو جلدی

پھر یہ تجھہ سی ہے التجا میری
ردکی کہنا یہ بات عالم کی

عرصہ آنے مین گر لگاؤ گے
پھر نہ جیتا تم اوسکو پاؤ گے

نامہ

ای مری جان نثار دل افگار
حالت دل مین کیا کرون اظہار

چین دن کو نہ شب کو ہی آرام
یاد مین تیری خواب و خور ہی حرام

ہجر مین زندگی ہی اپنی خاک
مثل گل ہون سدا گریبان چاک

دل کسی بات مین نہین لگتا
صدمہ سہ سہ کے ہو گیا سکتا

غم و درد و الم نے گھیرا ہے
کیا کہون جو کہ حال میرا ہی

دمبدم دل میں درد ہوتا ہی | رنگ چہرے کا زرد ہوتا ہی
کبھی ہوں ہوش میں کبھی بیہوش | گاہ گویا ہوں گاہ ہوں خاموش
گاہ دیوانہ وار کچھہ بکنا | کبھی حیرت سے سب کی منہ تکنا
میری وحشت پہ کوئی ہنستا ہی | کوئی کہتا ہی رحم کی جا ہی
کیا قلق دل پہ ہی خدا اسکے | کہ نہیں ہوش ہی بجا اسکے
جانجان اب یہ حال پہونچا ہی | مجھہ دشمن بھی میرا روتا ہی
آہ کیا دن تھی وہ تو کیا راتیں | تیری سنوائے پھر خدا باتیں
ابتو ہم یاد میں ترے جانان | یہ غزل پڑھتی ہیں بہ آہ و فغان

غزل

جان بلب ہوں ذرا ادھر آؤ | ابتو بہر خدا ادھر آؤ
چاندنی تم میں ہی لطف وصال | ای مری مہ لقا ادھر آؤ
ہمکو شکوہ نہیں ہی کچھہ تمسی | جو ہوا سو ہوا ادھر آؤ
حال بیمار غم سے ابتر ہی | ای مسیحا ذرا ادھر آؤ
ہی تمہاری خوشی یہ ہجر و وصال | مینی کس دن کہا ادھر آؤ
سخت دم ابھی ہی بسمل ہیں | پیئے مشق جفا ادھر آؤ

غم سے عالم کا اور عالم ہی

رحم کی ہے یہ جا ادھر آ او

حیف صد حیف او ستم ایجاد — اسقدر کوئی کرتا ہی بیداد
قدر میری نہین گر آج تجھے — یاد لیکن کریگا بعد مجھے
ای مری قاصدا صبا رفتار — تجھہ سی بہتر نہین کوئی غمخوار
یہ پریشانی اور حالت زار — مو بمو اوس سے کیجیو اظہار
پھر یہ کہنا تو اوس سی باندھکی ہاتھہ — تمنا اچھی نہ کی ہمارے ساتھہ
ایسی غفلت بہی کوئی کرتا ہی — یہ نہ سمجھی کہ کوئی مرتا ہے
قاصدا پڑھ چکے وہ خط جسدم — اوس سی کہیو تجھے خدا کی قسم
نہ لکھا خط نہ بھیجی اپنی خبر — گر نشانی بہی دی تو داغ جگر
داغ دل صورت قمر پایا — نخل الفت کا یہ ثمر پایا
کہیو کیون جان جان بہلائی یاد — مفت کیون کر دیا ہمین برباد

گر خطا کچھہ ہوئی ہو عالم سی
اب نہوگی نوشتہ لی ہم سی

نامۂ عاشقانہ شکایت آمیز

بی وفا سنگدل ستم ایجاد — کر نہ عاشق کو ہاتھہ سے برباد
قدر دان اپنا گر کوئی پاتے — چاک دل اپنا اوسکو دکھلاتی

لطف کیا ہی جو ہو زبانسی بیان / عشق وہ ہی کہ شکل سی ہو عیان

حال میرا سا آپ کا جب ہو / صدمہ عشق کا مزا تب ہو

منہ نہ کھلواؤ چپ رہوا تو / حال خستہ دلون کا مت پوچھو

لشکر عشق کی چڑہائی ہی / غیر ممکن ہیں اب رہائی ہے

دن گذرتا ہی آہ و زاری مین / رات کٹتی ہے بیقراری مین

لب پہ نالہ ہی دل طپان غمسی / اشک جاری ہین چشم پرنم سے

حالت دل کی کیا خبر تمکو / مر ہی جائین نہو اثر تمکو

غم و اندوہ جبکہ بڑہتا ہی / یہ غزل حسب حال پڑہتا ہی

غزل

کون پہلو سے لیگیا دل کو / کیا ہوا ای مری خدا دل کو

کسی پہلو نہین ہی اب تسکین / پہلے آزار یہ نہ تہا دل کو

وہ ہی بیر جسم پرزی پرزی کری / دون مین کیا ادر بہ دعا دل کو

دام مین لاکے وہ یہہ کہتے ہین / نہ کرونگا کبھی رہا دل کو

نہین جاتا مرض محبت کا / کی طرح روگ لگ گیا دل کو

سیکڑون داغ ہین مصیبت کی / آکے دیکھو تو اک ذرا دل کو

تیغ ابرو کے وار سے قاتل / تو نے بسمل بنا دیا دل کو

دور ہون آہ اوس مسیحا سے
ہو گی عالم نہ اب شفا دل کو

یا تو عیش و طرب کی تہی سامان	یا غم و درد و یاس ہی ہر آن
ایک دن تو مری زبانی سن	درد دل کی ذرا کہانی سن
جبکہ عاشق کی تو نہ پوچہی بات	پہر نکیون دل پکاری یہ دن رات
اچہا الفت کا اختتام کیا	بی وفائی کا خوب نام کیا
ہم یہ سمجہے تہے باوفا ہو تم	یہ نہ سمجہے تہے پر جفا ہو تم
آرزو دل مین تہی کہ رہتی ساتہ	بعد مرنے کی بہی نہ چہوٹی ہاتہ
عمر بہر مین یہ آشنائی کی	چاہ کی تمکو جگ ہنسائی کی
راہ الفت کو غور کر دیکہا	بخدا جان کا ضرر دیکہا
ایسی ناقدر کو کوئی دل دے	لیکے دل جو کبہی خبر بہی نہ لے
حیف صد حیف ہم جدا ہوئین	آپ غیرون پہ مبتلا ہوئین
واہ کیا خوبی مقدر ہے	عقل سجا کمال ششدر ہے
یاد الفت وہ ربط وہ صحبت	یا یہ نفرت یہ طرز یہ قلت
عشق صادق کا تہا گمان ہمکو	پر ہوا اب یہ امتحان ہمکو
ہمسری و پوشی اب خوش آئی ہی	یان ہی دل مین یہی سمائی ہی
تیری جانب اگرچہ کعبہ ہو	ای صنم ترک او دہر سی سجدہ ہو

نامہ عالم بن اب تمام کرو
اس ملاقات کو سلام کرو

مخمس ہا

سنیگا مرغ چمن کی نکچھ فغان صیاد
قفس کے صد مونسی کر دیگا نیمجان صیاد
کوئی شگوفہ پہلائیگا اور ان صیاد
ہوا ہی جانب گلزار سپر روان صیاد
پہنسا ئیگا کسی اب دیکھیے دہان صیاد

خبر یہ سنتی ہی جانون کی پڑ گئی لالی
اسیر کرنیکو صیاد ہی چلا گہر سے
ہر اک کی سینونمین ڈسی ٹہر ائی لگے
رہی حواس ٹہکانی نہ عندلیبون سے
گیا چمن کیطرف جبکہ ناگہان صیاد

خبر ہی آمد صیاد شب سی چارطرف
ہر اک کی آہ نکلتی ہی لب سی چارطرف
غرض ہی خشر بپا اس سبب سی چارطرف
وہ سیر کرتا ہی گلشن مین جب سی چارطرف
صدای مرغ خوش الحان ہی الامان صیاد

مری نظر مین ہی تاریک کسطرح جہان
چمن مین رکہا نہ باقی ہمارا نام و نشان
بہٹکتی پہرتی ہی جانمان یہان و ہان
خدا کری یہ ہین تو بہی ہو بی سر و سامان
کیا ہی جیسا ہمین تو نے لامکان صیاد

صبا کی شکل جو چہائی ہی بوستانون کو
ضرر دیگا یہ ایذا شکستہ جانون کو

عجب طرح کی وحشت ہی بیزبانون کو — ادجاڑی دیکھی کس کس کی آشیانونکو

ہی چمن مین ہی اب جا پہ سوختان صیاد

فراق آتش گل سی دل برشتہ ہون — قسم خدا کی کہ از جملہ کار رفتہ ہون

بشر ہون جن پری حور نی فرشتہ ہون — نہ اتنا ظلم و ستم کر کہ نو گرفتہ ہون

گذر نہ جائے قفس مین یہ ناتوان صیاد

نہ تیری ذات سی اکدن ملی مجھی راحت — گئی نہ مجھسی وہ برعکس کی تری عادت

یہی وہ امر کہ دونی ہوئی مری وحشت — ہزار حیف کہ برسون رہا تو ہمصحبت

پر آج تک نہوا کچھ مزاج دان صیاد

نہ پوچھا حال مرا آہ ظاہر و باطن — عجب طرح سی دن کاٹی زیست کی گن گن

اسی امید مین گذرا ہی اتنا میرا سن — سنی نہ تو نی کبھی گوش دل سی ہی اکدن

ہماری درد کی افسوس داستان صیاد

نہ کس طرح سی ہو فرق اب مری قرینی مین — یہی جو ڈھنگ رہا شک ہی میری جینی مین

تمام جسم ہوا ہی جو تر پسینی مین — فراق گل نی لگائی ہی آگ سینی مین

مثال آبلہ رہتا ہی دل طپان صیاد

بھلا نہ کچھ کہ ہوا کیا ہی بدنصیبون سی — کہ بدگمان ہوا تو آج ان غریبون سی

بتا تو ہمکو سنا تو نی کیا رقیبون سی — ہوئی ہی کونسی تقصیر عندلیبون سی

بٹھائی کیون در گلشن پہ پاسبان صیاد

ہزار طرح کی کی مینی اوس سی گستاخی — نہ میری شافسی نہ بیا تھی کی وہ چالاکی
مگر ہوا نہ کسی سے جو وہ مرا شاکی — یقین ہی اور ہی کچھ روز زندگی باقی
ملا جو اپنے مقدر سے قدردان صیاد

نصیب ہوگا نہ برسون کبھی نظارۂ گل — سنیگا ایک نہ ظالم مچائی لاکھ تو غل
غضب ہوا جو اگر کہا گئی یہان پر چل — نہونا چاہیی غافل تجھے اری بلبل
ہی زیر نخل تری تاک مین نہان صیاد

دکہائی تاک جو کچھ آج اپنا چرخ کہن — سوائی شکر کے لب پر نہ آئی کوئی سخن
خوشی سی ہو ہی رہا نہ ہر ایک سوی وطن — ابہی رہا ہون اسیران درد و رنج و محن
ذرا جو حال پہ ہو اِن کے مہربان صیاد

وہی ہی تیز روی آجتک طبیعت مین — نہین ہوا ابہی ہی فرق دلکی عادت مین
نظیر رکہتا نہین اپنا وہ شرارت مین — پہنسائے دیکہیی کس کسکو دام الفت مین
ابہی تو فضل خدا سی ہی نوجوان صیاد

اگرچہ صدق مری قول کا نہین تجھکو — تو ہی بتا کہ ہو کسطرح دلنشین تجھکو
سوائے اسکے کہے کیا یہ دل حزین تجھکو — نہین ہے میری محبت کا گر یقین تجھکو
تو مستعد ہو ابہی بہر امتحان صیاد

نہ پوچھ بہر خدا اور دل کا حال مری — جو کچھ گذرتی ہی دلپر مری گذرنے دے
نہین ہے اسکی ضرورت کہ مین سناؤن تجہی — خدا گواہ ہی ظاہر ہی صاف چہرہ سی

ہمارا حال تو عالم پہ ہی عیان صیاد

خمسہ حجاب بر غزل عالم

تڑپ بجلی سے بڑھکر ہی کہیں ہم بیقراروں مین
ہماری چشم تر دو ابر غم مین اشکباروں مین
دلا یکتا ہین ہم بہی اوس صنم کی دوستداروں مین
نہین ملنے کا عاشق ہمسا گر ڈہونڈو ہزاروں مین
قسم خالق کی یکتا ہین تمہاری جان نثاروں مین

مناسب تہا کہ اے پیاری عیان ہو راز دل ہمسے
چہپائی آپ نے کیون بدگمان ہو راز دل ہمسے
قیامت ہے نہ ظاہر جانجان ہو راز دل ہمسے
رہی غیر دنسے سرگوشی نہان ہو راز دل ہمسے
یہ قدرت ہی ہوی ہم آج کیا بے اعتباروں مین

ہمارا تن مین سب آتش الفت سے گلخن ہے
جو اشک گرم ہے اے ہمدم و ما روغن ہے
یہان تو داغ سینے کا چراغ زیر دامن ہے
وہ سمجھا یا نہ سمجھی خلق پر سب حال روشن ہے
لقب ہے عاشق جانباز اپنا اشتہاروں مین

تمنائی گل رخسار مین اوس گلکی مدت تک
تلاش کاکل خمدار مین اوس گلکی مدت تک
ہلوئی نرگس بیمار مین وہ گل کے مدت تک
امید حسرت دیدار مین اوس گل کی مدت تک
صبا ساں خاک چہانی کو بکو ہمنے بہاروں مین

نہ پوچہو ماجرا بیتی ہین آنسو آنکہہ مین بہر بہر
جلا کرتی ہین چپ بیٹہی ہوئی ہم شمع سان دلبر
گہٹا جاتا ہے اپنے سینہ مین دل دم گہٹتا ہے اکثر
بڑا پہر کیا کسی سے ربط ہمسے چہپ چہپ کر

ہوا کرتی ہین غمازی سے باتین ابشار دنین

صنوبر دار ہی نظرون مین بن تیرے مجہی و گر — یہ سنبل مار ہی نظرون مین بن تیری مجہی او گل

جو گل ہی بار ہی نظرون مین بن تیرے مجہی او گل — چمن ہی خار ہی نظرون مین بن تیرے مجہی او گل

صدائے نالہ و فریاد ہی گویا ہزار و نین

زبس نا کامیان ہین ہم صفیرو کام مین اسکی — خلل پڑ جائیگا اس راحت و آرام مین اوسکے

قفس کیا ہی چہری ہی ایکدن انجام مین اوسکے — بہت ہشیار رہیو تو فریب دام مین اوسکے

کہین صیاد ہی بلبل ہوا ہی دوستدار دنین

بری کسکے سبب الفت دو تا منصف تو ہو دلمین — بنایا کسنے تمکو کج ادا منصف تو ہو دلمین

یہ طرفہ بانکپن ہے آپکا منصف تو ہو دلمین — ہمین سے بل کی لیتے ہو ذرا منصف تو ہو دلمین

ہوی کسکے سبب پیاری بتاؤ نامدار دنین

رہی تا چند دام ہجر مین دل مبتلا صاحب — برنگ ماہی بی آب تڑپی تا کجا صاحب

کہانتک آپ کی اقرار ہی انتہا صاحب — کبھی وعدہ وفا ہی کیجیے گا وصل کا صاحب

رہو نمین تا کجا دلبر بتاؤ ان سہار دنین

تعلق جب تھی بو نسی او دہر تو نی کیا ظالم — برنگ اشک نظرو نسی ادہر سے گرا ظالم

نہ انکھو نمین ہا وہ مرتبہ گئے جو تھا ظالم — نہ دلمین جا تیری باقی رہی میری فدا ظالم

ہوی جیسی نئی اغیار تیری غمگسار دنین

کہین کیا ای حجاب آخر دیکہا انکہہ سی ہمنے — کیا طوفان بپا بحر سرشک چشم پرنم نی

اوڑادی نیند اوسکی جب فراق یار نی ظالم نی | گذاری رات سارے تارے ہی گن گن کی عالم نی

ہوا شب کو جو دہو کا اپنی اختر کا ستارہ مین

مخمس دیگر

یکایک آئی کہان سی بلا کہو تو سہی | یہ کیون اوتر گیا منہ چاند سا کہو تو سہی
ہوئی ہی کاہشونکی وجہ کیا کہو تو ہی | یہ حال عشقین کسکے ہوا کہو تو سہی

ہلال کیون ہوی اے مہ لقا کہو تو سہی

جبین سے نور وہ کیا ہو گیا کہو تو سہی | ضیای رخ نی کدہر رخ کیا کہو تو سہی
مریطرح ہو کہین مبتلا کہو تو سہی | یہ حال عشق مین کسکے ہوا کہو تو سہی

ہلال کیون ہوی اے مہ لقا کہو تو سہی

خدا کیواسطے بتلاؤ کیا ہین سیامان | کلفت کیون ہوی ایسی کہو کچھہ مری جان
وہ شوخیان نہ وہ غمزی وہ خوشیکی نشان | نہ وہ مزاج نہ وہ چہچی نہ وہ ہنسیان

اوداس ہونے کا باعث ہی کیا کہو تو سہی

بیان ہمسی کرو کونسا تمہین غم ہی | یہ بی سبب نہین اصلا مزاج برہم ہی
ہوا ہی کچھہ نکچھہ ایسا کہ فکر ہر دم ہی | یہ کیا سبب ہی کہ لب خشک چشم پرنم ہی

کرو حجاب نہ بہر خدا کہو تو سہی

نہین ہو وصل تو رنجہی اگر تم اے خوشنخو | تو چاہیی لب نگین کا ایک بوسہ دو

کرو نہ شرم جو منظور ہی تو صاف کہو | جواب کچھ مری باتونکا دو خموش نہو

زبان سی اپنے برا یا بھلا کہو تو سہی

نہین ہے خوب رقیبونسی ربط اے خوشخو | بدی کرین گی یہ سمجھائی دیتی ہین تمکو

اگر عقیل ہو تو نیک و بد کو بہی سمجھو | جواب کچھ مری باتون کا دو خموش نہو

زبان سے اپنی برا یا بھلا کہو تو سہی

ہمین کو رنج دم قیل و قال دیتی ہو | رقیب کو نہین ایسا ملال دیتی ہو

جواب غیر کو قبل از سوال دیتی ہو | ہماری بات جو سن سن کی ٹالدیتی ہو

مزا ہی دل کے جلانیمین کیا کہو تو سہی

ملال کی تو کوئی بات تہی نہ اے خوشخو | گئی تہے چھوڑ کی ہمتو ہنسی خوشی تمکو

بہرا رقیب نی شب کو اگرچہ تم نہ کہو | کلام آج رکاوٹ کی ساتھہ کرتی ہو

مرا قصور بتاؤ خطا کہو تو سہی

ہزار دن گذری ہین لیلی جمال قیس مزاج | ہمیشہ ہوتی ہین عاشق گدا و صاحب تاج

نہ قحط جنس محبت تہا اسطرح جو ہی آج | ہوا وفا کی عوض بیوفائیونکا رواج

یہ کیون زمانی کے بدلے ہوا کہو تو سہی

بڑہا ہے الفتین پہلے وہ گرمجوشیکی | شریک بزم رہی خوب بادہ نوشیکی

نہ تہا حجاب نہ عادت تہی یون خموشیکی | بیان صاف کرو وجہ چشم پوشی کی

سنا کسی سے جو ہو برملا کہو تو سہی

ہین یاد تمکو دغا بازیان زمانیکی
ہمیشہ سی یونہین عادت ہی قسمین کہانیکی
فقط یہ گہات ہی پہلو سی اوٹہہ کی جانیکے
عبث عبث نہ قسم کہاؤ کل کے آنیکی

کیا ہی کونسا وعدہ وفا کہو تو سہی

بہار کا ہی نہین ہی مدام و نظم و نسق
خزان نی دفتر گل کے اولٹ دئی ہین ورق
خوشی کیواسطے ہی اک ایک ذرہ قلق
غرور حسن دو روزہ یہ ہی تمہین ناحق

شباب کسکا رہا ہی سدا کہو تو سہی

اسیری ہی یہ تقریر اونکی شایستہ
کبہی ملے تو کہا کان ہین یہ آہستہ
مزاج کیسا ہی کیا ہو گئے وابستہ
اسیر زلف سی وہ پوچہتے ہین دانستہ

اس انتشار کا کچہہ ماجرا کہو تو سہی

بیان ہو نہین سکتا ہی اوسکی شوخی کا
جواب ہی نہین دیتا سوال کا سیدہا
سڑی بنا دیا مجہکو یہ واقعہ ہی نیا
ہوا مین سائل بوسہ تو ہنسکی اونسی کہا

مزاج کیسا ہی بہر خدا کہو تو سہی

خیال کاکل شبگون جو ہی دل جانسی
سیاہ خانہ مجہی کم نہین ہے زندانسی
خبر ہی سر بسر اونکو ہی قلب نالانسی
وہ جان بوجہہ کی کہتی ہین مجہہ پریشانسی

کمند زلف مین کیا دل پہنسا کہو تو سہی

عیان ہی خیمہ مرے دل جو رنج سہتا ہی
جگر کا خون سدا آنسوؤن مین بہتا ہی
کہین چہپانی سے پوشیدہ عشق رہتا ہی
جو دیکہتا ہی مرا حال زار کہتا ہی

فسانۂ دل غمگین ذرا کہو تو سہی

کرو بیان خدارا کچھہ اپنی وحشت کا
وہاں جان ہوئی پیچ کیا پڑا ایسا
ہوا ہی کیوں تمہین مجنوں کسطرح سودا
تمہارا دل تو نہ عالم اسیر گیسو تہا
یہ کس طرح سے ہوا مبتلا کہو تو سہی

رباعیات

دنیا مین جواب نام وفا عنقا ہی
اس وجہ سی اعتبار بہی اوٹہا ہی
دین جان ہم اپنی تو نہوا دنکو یقین
سچی بہی خبر ہو تو کہین جہوٹا ہی

رباعی

آنکہوں سی ہم اشک سدا بہتی ہین
کس سی کہین دلپر جو الم سہتی ہین
کرتی ہین جلا جلا کی عاشق کو خاک
ثابت لب قول پر حسین ہی ہین

رباعی

کسطرح بہلا صبر یہ دلگیر کری
کبتک احوال دل کو تغیر کری
کیونکر تجہے رحم آئے مجہپر ظالم
جب آہ مری تجہپہ تاثیر کرے

رباعی

آزردہ نہو کلام کچھہ اور کرو	عاشق پہ نہ اپنے ستم و جور کرو
کس شخص کے قتل پہ کمر باندہی ہی	دل مین اے مہربان ذرا غور کرو

رباعی

ایدل رہِ عشق مین تو رسوا ہوگا	اچھا نہین گیسو کا جو سودا ہوگا
حاصل نہین کچھہ اور سوا ایذا کی	پچھتائیگا دیکھنا جو شیدا ہوگا

رباعی

زیبا تمکو نہ کج ادائی ہوگی	رسوا ہوگی جو بیوفائی ہوگی
محشر مین صنم چھپ کی کہان جاوگی	اوس روز تو اور کی خدائی ہوگی

رباعی

صدمی تری ہجر کی سہونمین کبتک	احباب سی یہ غم نلکھون مین کبتک
ظالم کچھہ انتہا بھی ہی صدمونکی	پابند مصیبت مین ہونمین کبتک

رباعی

جاتی ہین جہانسی اک نفس باقی ہی	اب قید کو قبر کا قفس باقی ہے

حسرت نہین کوئی دلمین لیکن تم سی
دو دو باتون کی بس ہوس باقی ہی

رباعی

مرمرکے شب ہجر سحر کرتے ہین
ضبط قلق و درد جگر کرتے ہین
جب دیکھتے ہین عاشق معشوق ہم
حسرت سی سوی چرخ نظر کرتے ہین

رباعی

لازم ہی مری قید کی میعاد نہو
سب ظلم گوارا ہی یہ بیداد نہو
بس ہی یہی دل کی بی تقصیر کی سزا
زلفون سی ترکی حشر تک آزاد نہو

رباعی

وحشت ہوئی دلکو آئی جب فصل بہار
تلوونسی مری خار مغیلان ہوی پار
اسپر بھی نہ اوس گل کی خبر لی آکر
افسوس نہ کیونکر مجھے آئی ہربار

رباعی

گر مہر تری او بت بے پیر نہین ہو جائی
موقوف ابھی فغان و شیون ہو جائی
عالم کو غرض نہین ہی کچھ عالم سی
تو دوست رہی زمانہ دشمن ہو جائی

رباعی

احوال مرا مری زبانی تو سنو
کہاں نہ ترس درد نہانی تو سنو
اپنی بیتی ہوئی کہونگا تم سے
ای یار کسی دن یہ کہانی تو سنو

رباعی

دیوانہ ہون جا و دان پہرا کرتا ہون
دن رات دوان دوان پہرا کرتا ہون
جنگل کہسار دشت بتخانہ حرم
دیکہو تو کہان کہان پہرا کرتا ہون

رباعی متضمن تاریخ طبع دیوان ہذا

کیونکر یہ کلام ہو نہ سبکو مرغوب
بندش مضمون تمام ہین خوش اسلوب
لکہی تاریخ طبع دل نی اسکی
چہاپا گیا کلیات عالم کیا خوب
۱۲۹۴ھ

تمت

بعد گہر ریزی کلک صناعت سلک

بدر مُضامین صاحب تصنیف مطلع دیوان کن فکان و

تنظیم آلِ محمد مقطع کلیات رسالت و منقبت آلہ العظام صلوٰت

اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ من اللہ ذی العزۃ و الاحترام مخفی مبادکہ

این مجموعۂ فصاحت آئین و دفتر نکات رنگین از نتائج افکار

شمع کاشانۂ عفت چراغ دودمان عصمت ملکہ مخدرہ عظمیٰ

نواب بادشاہ محل صاحبہ ام اقبالہا در مطبع نامی واقع

لکھنؤ بعد اخذ اجازت طبع مورخہ ۱۲ جون ۱۸۷۸ء باہتمام

کارکنان مطبع نامی بماہ رمضان المبارک مطابق جون ۱۸۷۸ء

چون خورشید جہانتاب چہرہ نورانی از نقاب طبع برآوردہ

نور افروز بزم اختتام گردید فقط۔

دیوان عالم	دیوان حضرت علیؑ	دیوان عبیدی	دیوان غالب	دیوان نیاز	دیوان صبا
فضای چمنستان	سرود سرمستان	واسوخت صفیر	علاج الغربا کامل	تریاق اکبر	خلاصۃ الامراض
مفردات ناصری	ریاض العارفین	مراۃ عالم	تذکیۃ الفہوم	اخلاق محسنی	مثنوی مولانا روم
شرح مثنوی مولانا روم	مثنوی شاہ بو علی قلندر	تفسیر سورہ یوسف	میلاد شریف مولفہ شہید	صبح ازل شام ابد	چراغ کعبہ
خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر بدر الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر محمد الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
نور الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر النجات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات	کحل العینین فی ذکر سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
مسیح الاحزان فی ذکر نبی آخر الزمان	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	گلدستہ جنت	خدا کی رحمت	صبح تجلی
قصہ دائی حلیمہ	میزان منشعب	پنج گنج زبدہ	صرف میر	نحو میر	ہدایت النحو
شرح مائۃ عامل	دستور المبتدی	شافیہ	فصول اکبری	کافیہ	شرح ملا جامی
مصباح	ہنس جواہر اردو	ہنس جواہر بھاکا	تالیف سلیمانی	طومار غم	رسالہ عجائب غرائب
عہد نامہ	مخارج الحروف	تقریب التجوید	رسالہ رنگ	مناجات کلمہ	قصائد نعتیہ
الف سے یے تک	مجموعہ خطب عالمی	طریق الارشاد	رسالہ خضاب	نعلین شریف	قندیل عرش
احسن القواعد	بہار بے خزاں	محمود نامہ	انشاء منیر	نصاب الصبیان	وقائع نعمت خان عالی
انشاء اردو	ریحان القرآن	شجرۃ الامانی	شیرین خسرو	خیابان شرح گلستان	شرح سکندر نامہ
گلستان حکیم قاآنی	بہارستان جامی	تحفۃ الاحرار جامی	شرح یوسف زلیخا جامی	تحفۃ العارفین	نلدمن فیضی
مادھورام	شبنم شاداب	صحیفہ شاہی	سوداگر بچہ	بنات النعش	اخوان الصفا
فسانہ عجائب	قصہ ممتاز	داستان امیر حمزہ	بستان حکمت	بیتال پچیسی	سنگھاسن بتیسی
پدماوت بھاکا	گلزار ابراہیم	الف لیلہ اردو	حکایات دلپسند	سمجھ بوجھ	حکایات لطیف
عروض سیفی	شجرۃ العروض	میزان الافکار	بحر العروض	حرز سلیمانی	محبوب الرمل
نیر اعظم	شمس الرمل	دلائل الخیرات	مترجم دلائل الخیرات	اوراد احسانی	عینی شرح ہدایہ
عینی شرح کنز	زاد المعاد	فتح القدیر شرح ہدایہ	کنز الدقائق	قدوری عربی	فتاویٰ عالمگیری
در مختار	شرح الیاس	جامع الرموز	شرح وقایہ چلپی	سنن ابی داؤد	جامع ترمذی
صراح	غیاث اللغات	منتخب اللغات	کشف اللغات	برہان قاطع	بہار عجم
ہفت قلزم	فرہنگ جہانگیری	فرہنگ رشیدی	قاموس	دیوان آتش	دیوان شاہ تراب
دیوان ذوق	کلیات سودا	کلیات انشاء اللہ خان	کلیات نظیر	کلیات تسلیم	کلیات میر تقی

کلیات ظفر	کلیات مومن	انتخاب ظفر	دیوان رند	دیوان شہید	مراۃ الغیب	
دیوان قلق	دیوان نسیم	دیوان خواجہ میر درد	دیوان میر وزیر	مجمع الاشعار	واسوخت قلق	
کلیات نظیری	واسوخت امانت	طب اکبر اردو	طب اکبر فارسی	میزان الطب فارسی	مجربات اکبری	
تکشیف الحکمۃ	شفاء الامراض	دستور العلاج	مفرح القلوب	قرابادین قادری	زبدۃ الحکمۃ	
روضۃ الصفا	روضۃ الاحباب	مدارج النبوت	معارج النبوت	مناہج النبوت	مجموعہ فتوح الشام	
شاہنامہ فارسی	عجائب المخلوقات	[illegible]	تاریخ سید سالار مسعود غازی	عجائب القصص	اخلاق جلالی	
احیاء العلوم	مذاق العارفین	کیمیائے سعادت	اکسیر ہدایت	تفسیر حسینی	رضی شرح کافیہ	
مجموعہ منطق	قال اقول	ملا حسن	میر قطبی	قطبی	تحفہ شاہجہانی	
شرح دیوان حماسہ	شرح الشرح قاضی مبارک	شمس بازغہ	مطول کامل	مختصر معانی	مجربات دہلی	
اعجاز غوثیہ	ذکر الشہادتین	تقریر الشہادتین	مفید الاجسام	حدائق البلاغت	عناصر الشہادتین	
مکتب نامہ	معلومات الآفاق	جامع الرموز	شفاء قاضی عیاض	رکن اعظم	دیوان حافظ	
ارژنگ چین	نظم پروین	ہفت سورہ	بست سورہ	نصاب خسرو	بہارستان جامی	
فرہنگ گلستان	فرہنگ بوستان	فرہنگ سکندرنامہ	انشائے سبعہ لقاط	بہارستان	افیون	نفیس سلیمان
وسیلۂ نجات	مثنوی سراپا سوز	سندر کلی	قصہ سیاہ پوش	جادو تسخیر	الف لیلہ منظوم	
مجموعہ قصص	بھاگوت خورد نثر	ایکادشی مہاتم نظم	معجزہ ہرلی	فسانۂ بیخود	بازار سکندری	
رامائن بھاکا	ریاض نادریہ	بھگوت گیتا فیضی	دبدبۂ عشق	مثنوی وامق عذرا	قصہ دہرم سنگھ	
تحفہ اثنا عشریہ	ازالۃ الغین	انتصار الحق	زر کامل العیار	جامع التعویذات	بحر الطلسمات	
انوار النجوم	مفتاح الجفر	صواعق محرقہ	گلشن حقیقت	تخریج ہدایہ	ہدایہ	
ہدایہ مع الکفایہ	مشکوٰۃ شریف	دارمی شریف	نسائی شریف	بخاری شریف	مشارق الانوار	
گلزار داغ	آفتاب داغ	دیوان قبول	دیوان یاس	تمغۂ عشاق	روضۂ رضوان	

سوا اسکے اور بھی ہر قسم کی کتابیں مطبع میں موجود ہیں اور ہر قسم کا کام مطبع میں طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کے مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

العبد

قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان ماہ جون [illegible]